عکسی

مدنی مکمل

# بہشتی زیور

گیارہ حصے

باضافہ جدید کشیدہ کاری


مصنفہ:
حضرت مولانا
اشرف علی
تھانوی


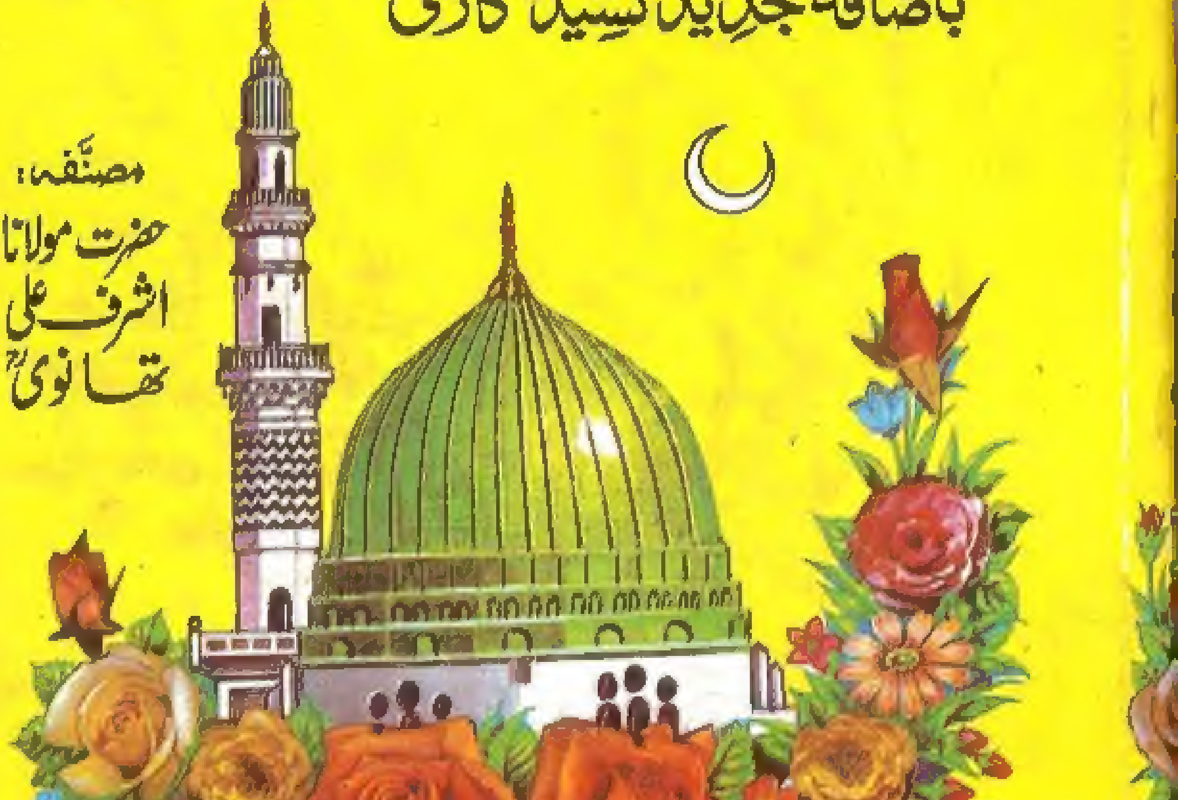


ناشر
مقیم بک ڈپو، ۱۳۴۷، بازار چتلی قبر دہلی ۶

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ ؕ
نیک بیبیاں فرماں بردار ہیں خیال رکھنے والی ہیں پیٹھ پیچھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے

لڑکیوں اور عورتوں کو
اس آیت کے مضمون پر عمل کرنیکا طریقہ بتلانے کے لیے یہ رسالہ لکھی ہے

# اصلی بہشتی زیور مکمل
## اشرفی عکسی

حصہ اوّل ۱

اور اس کے مجموعہ حصص میں مستورات کی تمام ضروریات عقائد و مسائل اخلاق و ادب معاشرت اور تربیت اولاد وغیرہ مذکور ہیں

مصنفہ: حکیم الامّت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ


جسیم بکڈپو

۴۰۱، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی ۱۱۰۰۰۶

"جملہ حقوق محفوظ ہیں"

کتاب ــــــــــــــــــــ بہشتی زیور
تصنیف ــــــــــــــــــــ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی ؒ
ناشر ــــــــــــــــــــ
تعداد ــــــــــــــــــــ
بار اوّل ــــــــــــــــــــ
صفحات ــــــــــــــــــــ
قیمت ــــــــــــــــــــ
طابع ــــــــــــــــــــ

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ
نیک بیبیاں فرماں بردار ہیں خیال رکھنے والی ہیں پیٹھ پیچھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے

لڑکیوں اور عورتوں کو
اس آیت کے مضمون پر عمل کرنیکا طریقہ بتلانے کے لیے یہ رسالہ مسمّٰی بہ

# اصلی بہشتی زیور مکمّل اشرفی عکسی

کامل

اور اس کے مجموعہ حصص میں مستورات کی تمام ضروریات عقائد و مسائل اخلاق و ادب معاشرت اور تربیت اولاد وغیرہ مذکور ہیں

مصنف: حکیم الامّت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی ؒ

جسیم بکڈپو
۴۰۱، مٹیامحل، جامع مسجد، دہلی ۱۱۰۰۰۶

# فہرست مضامین اشرفی عکسی اصلی بہشتی زیور حصہ اوّل


| مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|
| دیباچہ | ۱۷ | تیسری کہانی | ۴۱ |
| اصلی انسانی زیور | ۲۱ | چوتھی کہانی | ۴۲ |
| مفرد حروف کی صورت | ۲۲ | عقیدوں کا بیان | ۴۳ |
| بہنوں کے نام | ۲۷ | فصل | ۴۹ |
| جملے | " | کفر اور شرک کی باتوں کا بیان | " |
| قواعد مخصوصہ | ۲۸ | بدعتوں اور بری رسموں کا بیان | ۵۰ |
| حرکات وسکنات | ۳۰ | بعضے بڑے بڑے گناہ جن کے کرنے والے پر بہت سختی آئی ہے | ۵۱ |
| خط لکھنے کا بیان | ۳۱ | | |
| بڑوں کے القاب | ۳۲ | گناہوں سے بعضے دنیا کے نقصانوں کا بیان | " |
| چھوٹوں کے القاب | ۳۳ | عبادت سے بعضے دنیا کے فائدوں کا بیان | ۵۲ |
| شوہر کے القاب | " | وضو کا بیان | " |
| بیوی کے القاب | ۳۴ | وضو کو توڑنے والی چیزوں کا بیان | ۵۵ |
| باپ کے نام خط | " | غسل کا بیان | ۵۹ |
| بیٹی کے نام خط | " | کس پانی سے غسل کرنا درست ہے اور کس پانی سے درست نہیں | ۶۱ |
| بیٹی کی طرف سے خط کا جواب | ۳۶ | کنوئیں کا بیان | ۶۳ |
| بھانجی کے نام خط | ۳۷ | جانوروں کے جھوٹے کا بیان | ۶۶ |
| خط کے پتے لکھنے کا طریقہ | ۳۸ | تیمم کا بیان | ۶۷ |
| گنتی | ۳۹ | | |
| سچی کہانیاں | ۴۰ | موزوں پر مسح کرنے کا بیان | ۷۱ |
| دوسری کہانی | " | جن چیزوں سے غسل واجب ہوتا ہے ان کا بیان | ۷۴ |


# فہرست مضامین اشرفی عکسی اصلی بہشتی زیور حصہ دوم


| مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|
| نجاست کے پاک کرنے کا بیان | ۷۸ | نماز کے وقتوں کا بیان | ۸۵ |
| استنجے کا بیان | ۸۲ | نماز کی شرطوں کا بیان | ۸۷ |
| نماز کا بیان | ۸۴ | نیت کرنے کا بیان | ۸۸ |





| مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|
| قبلہ کی طرف منہ کرنے کا بیان | ۸۹ | سجدۂ سہو کا بیان | ۱۰۵ |
| فرض نماز کے پڑھنے کے طریقہ کا بیان | " | سجدۂ تلاوت کا بیان | ۱۰۹ |
| قرآن مجید پڑھنے کا بیان | ۹۳ | بیمار کی نماز کا بیان | ۱۱۲ |
| نماز توڑ دینے والی چیزوں کا بیان | ۹۴ | مسافرت میں نماز پڑھنے کا بیان | ۱۱۴ |
| جو چیزیں نماز میں مکروہ اور منع ہیں ان کا بیان | ۹۵ | گھر میں موت ہوجانے کا بیان | ۱۱۷ |
| | | نہلانے کا بیان | ۱۱۸ |
| جن وجہوں سے نماز کا توڑ دینا درست ہے ان کا بیان | ۹۷ | کفنانے کا بیان | ۱۲۰ |
| | | مسائل ذیل کے پڑھانے کا طریقہ | ۱۲۲ |
| نماز وتر کا بیان | ۹۸ | حیض اور استحاضہ کا بیان | ۱۲۲ |
| سنت اور نفل نمازوں کا بیان | ۹۹ | حیض کے احکام | ۱۲۴ |
| فصل، دن میں نفل پڑھنے کے متعلق | ۱۰۱ | استحاضہ اور معذور کے احکام | ۱۲۶ |
| استخارہ کی نماز کا بیان | ۱۰۲ | نفاس کا بیان | ۱۲۷ |
| نماز توبہ کا بیان | ۱۰۳ | نفاس اور حیض وغیرہ کے احکام کا بیان | ۱۲۸ |
| قضا نمازوں کے پڑھنے کا بیان | " | جوان ہونے کا بیان | ۱۲۹ |


# فہرست مضامین اشرفی عکسی اصلی بہشتی زیور حصہ سوم


| مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|
| روزے کا بیان | ۱۳۲ | جن وجوہات سے روزہ توڑ دینا جائز ہے ان کا بیان | ۱۴۳ |
| رمضان شریف کے روزہ کا بیان | ۱۳۳ | جن وجوہات سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے ان کا بیان | ۱۴۴ |
| چاند دیکھنے کا بیان | ۱۳۴ | فدیہ کا بیان | ۱۴۵ |
| قضا روزے کا بیان | ۱۳۵ | اعتکاف کا بیان | ۱۴۷ |
| نذر کے روزے کا بیان | ۱۳۶ | زکوٰۃ کا بیان | " |
| نفل روزے کا بیان | ۱۳۷ | زکوٰۃ ادا کرنے کا بیان | ۱۵۱ |
| جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور جن سے ٹوٹ جاتا ہے اور قضا یا کفارہ لازم آتا ہے ان کا بیان | ۱۳۸ | پیداوار کی زکوٰۃ کا بیان | ۱۵۳ |
| | | جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے ان کا بیان | ۱۵۴ |
| | | صدقۂ فطر کا بیان | ۱۵۷ |
| سحری کھانے اور افطار کرنے کا بیان | ۱۴۱ | قربانی کا بیان | ۱۵۸ |
| کفارے کا بیان | ۱۴۲ | عقیقہ کا بیان | ۱۶۳ |

| مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|
| حج کا بیان | ۱۶۴ | کپڑے وغیرہ کی قسم کھانے کا بیان | ۱۷۴ |
| زیارت مدینہ کا بیان | ۱۶۶ | دین سے پھر جانے کا بیان | ۱۷۵ |
| منت ماننے کا بیان | ″ | ذبح کرنے کا بیان | ۱۷۶ |
| قسم کھانے کا بیان | ۱۶۹ | حلال وحرام چیزوں کا بیان | ۱۷۷ |
| قسم کے کفارے کا بیان | ۱۷۱ | نشہ کی چیزوں کا بیان | ۱۷۸ |
| گھر میں جانے کی قسم کھانے کا بیان | ۱۷۲ | چاندی سونے کے برتنوں کا بیان | ″ |
| کھانے پینے کی قسم کھانے کا بیان | ۱۷۳ | لباس اور پردہ کا بیان | ″ |
| نہ بولنے کی قسم کھانے کا بیان | ″ | متفرقات | ۱۸۱ |
| بیچنے اور مول لینے کی قسم کھانے کا بیان | ۱۷۴ | کوئی چیز پڑی پانے کا بیان | ۱۸۳ |
| روزے نماز کی قسم کھانے کا بیان | ″ | وقف کا بیان | ۱۸۴ |


## فہرست مضامین اشرفی عکسی اصلی بہشتی زیور حصہ چہارم


| مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|
| نکاح کا بیان | ۱۸۶ | کسی شرط پر طلاق دینے کا بیان | ۲۰۶ |
| جن لوگوں سے نکاح کرنا حرام ہے ان کا بیان | ۱۸۷ | بیمار کے طلاق دینے کا بیان | ۲۰۷ |
| ولی کا بیان | ۱۸۹ | طلاق رجعی میں رجعت کر لینے یعنی روک رکھنے کا بیان | ۲۰۸ |
| کون لوگ اپنے میل کے اور اپنے برابر کے ہیں اور کون برابر کے نہیں | ۱۹۳ | بی بی کے پاس نہ جانے کی قسم کھانے کا بیان | ۲۱۰ |
| مہر کا بیان | ۱۹۴ | خلع کا بیان | ۲۱۱ |
| مہر مثل کا بیان | ۱۹۷ | بی بی کو ماں کے برابر کہنے کا بیان | ۲۱۳ |
| کافروں کے نکاح کا بیان | ۱۹۸ | ظہار کے کفارہ کا بیان | ۲۱۴ |
| بیبیوں میں برابری کرنے کا بیان | ″ | لعان کا بیان | ۲۱۵ |
| دودھ پینے اور پلانے کا بیان | ۱۹۹ | میاں کے لاپتہ ہو جانے کا بیان | ۲۱۵ |
| طلاق کا بیان | ۲۰۱ | عدت کا بیان | ۲۱۶ |
| طلاق دینے کا بیان | ۲۰۲ | موت کی عدت کا بیان | ۲۱۷ |
| رخصتی سے پہلے طلاق ہو جانے کا بیان | ۲۰۴ | سوگ کرنے کا بیان | ۲۱۸ |
| تین طلاق دینے کا بیان | ۲۰۵ | روٹی کپڑے کا بیان | ۲۱۹ |





| مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|
| رہنے کے لئے گھر ملنے کا بیان | ۲۲۱ | ادھار لینے کا بیان | ۲۲۸ |
| لڑکے کے حلالی ہونے کا بیان | ۲۲۲ | پھیر دینے کی شرط کر لینے کا بیان اور اس کو شرع میں خیار شرط کہتے ہیں | ۲۲۹ |
| اولاد کی پرورش کا بیان | ۲۲۳ | | |
| بیچنے اور مول لینے کا بیان | ۲۲۴ | بے دیکھی ہوئی چیز کے خریدنے کا بیان | ۲۳۱ |
| قیمت کے معلوم ہونے کا بیان | ۲۲۶ | سودے میں عیب نکل آنے کا بیان | ″ |
| سودا معلوم ہونے کا بیان | ۲۲۷ | بیع باطل اور فاسد وغیرہ کا بیان | ۲۳۳ |


## فہرست مضامین اشرفی عکسی اصلی بہشتی زیور حصہ پنجم


| مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|
| نفع لے کر یا دام کے دام بیچنے کا بیان | ۲۳۸ | اجارہ توڑ دینے کا بیان | ۲۶۵ |
| سود کی لین دین کا بیان | ۲۳۹ | بلا اجازت کسی کی چیز لے لینے کا بیان | ″ |
| چاندی سونے اور اس کی چیزوں کا بیان | ۲۴۰ | شرکت کا بیان | ۲۶۶ |
| جو چیزیں تول کر بکتی ہیں ان کا بیان | ۲۴۳ | ساجھے کی چیز تقسیم کرنے کا بیان | ۲۶۸ |
| بیع سلم کا بیان | ۲۴۶ | گروی رکھنے کا بیان | ″ |
| قرض لینے کا بیان | ۲۴۸ | وصیت کا بیان | ۲۶۹ |
| کسی کی ذمہ داری لینے کا بیان | ۲۴۹ | | |
| اپنا قرضہ دوسرے پر اتار دینے کا بیان | ۲۵۰ | تجوید یعنی قرآن مجید کو سنبھال کر صحیح پڑھنے کا بیان | ۲۷۳ |
| کسی کو وکیل کر دینے کا بیان | ۲۵۱ | | |
| وکیل کو برطرف کر دینے کا بیان | ۲۵۳ | استاد کے لئے ضروری ہدایات | ۲۷۷ |
| مضاربت کا بیان یعنی ایک کا روپیہ ایک کا کام | ″ | شوہر کے حقوق کا بیان | ۲۷۸ |
| امانت رکھنے اور رکھانے کا بیان | ۲۵۴ | میاں کے ساتھ نباہ کرنے کا طریقہ | ۲۷۹ |
| مانگے کی چیز کا بیان | ۲۵۷ | اولاد کی پرورش کرنے کا طریقہ | ۲۸۲ |
| ہبہ یعنی کسی کو کچھ دے دینے کا بیان | ۲۵۸ | کھلانے کا طریقہ | ۲۸۵ |
| بچوں کو دینے کا بیان | ۲۶۰ | محفل میں اٹھنے بیٹھنے کا طریقہ | ″ |
| دے کر پھیر لینے کا بیان | ۲۶۱ | حقوق کا بیان | ″ |
| کرایہ پر لینے کا بیان | ۲۶۲ | عام مسلمانوں کے حقوق | ۲۸۶ |
| اجارہ فاسدہ کا بیان | ۲۶۳ | ہمسایہ کے حقوق | ۲۸۷ |
| تاوان لینے کا بیان | ۲۶۴ | محتاجوں کے حقوق | ″ |

| مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|
| جو حقوق صرف آدمی ہونے کی وجہ سے ہیں | ۲۸۷ | ضمیمہ اصلی بہشتی زیور | ۲۸۸ |
| حیوانات کے حقوق | 〃 | اضافہ : مولوی محمد رشید صاحب | ۲۹۴ |
| ضروری بات | ۲۸۸ | (مدرس مدرسہ جامع العلوم) | |
| اطلاع اور ضروری اصلاح | 〃 | | |


# فہرست مضامین اشرفی عکسی اصلی بہشتی زیور حصہ ششم


| مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ناچ کا بیان | ۲۹۶ | حضرت فاطمہ زہرا رضی کا نکاح | ۳۳۵ |
| کتا پالنے اور تصویروں کے رکھنے کا بیان | ۲۹۸ | حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کا نکاح | ۳۳۶ |
| آتش بازی کا بیان | 〃 | شرع کے موافق شادی کا ایک نیا قصہ | ۳۳۷ |
| شطرنج، تاش، گنجفہ، چوسر، کناؤے وغیرہ کا بیان | 〃 | بیوہ کے نکاح کا بیان | ۳۳۸ |
| بچوں کا بیچ میں سے سر کھلوانے کا بیان | ۲۹۹ | تیسرا باب | ۳۳۹ |
| باب دوسرا | | فاتحہ کا بیان | 〃 |
| ان رسموں کے بیان میں جن کو لوگ جائز سمجھتے ہیں | 〃 | ان رسموں کا بیان جو کسی کے مرنے | |
| بچہ پیدا ہونے کی رسموں کا بیان | ۳۰۰ | میں برتی جاتی ہیں۔ | ۳۴۵ |
| عقیقے کی رسموں کا بیان | ۳۰۵ | رمضان شریف کی بعض رسموں کا بیان | ۳۴۸ |
| ختنہ کی رسموں کا بیان | ۳۰۶ | عید کی رسموں کا بیان | ۳۴۹ |
| مکتب یعنی بسم اللہ کی رسموں کا بیان | ۳۰۸ | بقرعید کی رسموں کا بیان | 〃 |
| تقریبوں میں عورتوں کے جانے اور جمع | | ذیقعدہ اور صفر کی رسم کا بیان | ۳۵۰ |
| ہونے کا بیان | 〃 | ربیع الاول یا اور کسی وقت میں | |
| منگنی کی رسموں کا بیان | ۳۱۲ | مولود شریف کا بیان | 〃 |
| بیاہ کی رسموں کا بیان | ۳۱۴ | رجب کی رسموں کا بیان | ۳۵۱ |
| مہر زیادہ بڑھانے کا بیان | ۳۲۲ | شب برات کا حلوہ اور محرم کا | |
| نبی علیہ السلام کی بیبیوں اور بیٹیوں کے | | کھچڑا اور شربت | 〃 |
| نکاح کا بیان | ۳۳۵ | تبرکات کی زیارت کے وقت اکٹھا ہونا | ۳۵۲ |




# فہرست مضامین اشرفی عکسی اصلی بہشتی زیور حصہ ہفتم


| مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|
| عبادتوں کا سنوارنا | ۳۵۶ | دنیا اور مال کی محبت کی برائی اور اس کا علاج | ۳۶۸ |
| وضو اور پاکی کا بیان | 〃 | کنجوسی کی برائی اور اس کا علاج | ۳۶۹ |
| نماز کا بیان | 〃 | نام اور تعریف چاہنے کی برائی اور اسکا علاج | ۳۷۰ |
| موت اور مصیبت کا بیان | ۳۵۷ | غرور شیخی کی برائی اور اس کا علاج | 〃 |
| زکوٰۃ اور خیرات کا بیان | 〃 | اترانے اور اپنے آپ کو اچھا سمجھنے کی برائی اور | ۳۷۱ |
| روزہ کا بیان | 〃 | اس کا علاج | |
| قرآن مجید کی تلاوت کا بیان | 〃 | نیک کام دکھلانے کے لئے کرنے کی برائی اور اس کا | 〃 |
| دعا و ذکر کا بیان | ۳۵۸ | علاج | |
| قسم و منت کا بیان | ۳۵۹ | ضروری بات بتلانے کے قابل | 〃 |
| برتاؤ کا سنوارنا۔ لینے دینے کا بیان | 〃 | ایک اور ضروری کام کی بات | ۳۷۲ |
| نکاح کا بیان | ۳۶۰ | توبہ اور اس کا طریقہ | 〃 |
| کسی کو تکلیف دینے کا بیان | ۳۶۱ | خدائے تعالیٰ سے ڈرنا اور اس کا طریقہ | 〃 |
| عادتوں کا سنوارنا۔ کھانے پینے کا بیان | 〃 | اللہ تعالیٰ سے امید رکھنا اور اس کا طریقہ | 〃 |
| پہننے اوڑھنے کا بیان | ۳۶۲ | صبر اور اس کا طریقہ شکر اور اس کا طریقہ | ۳۷۳ |
| بیماری اور علاج کا بیان | ۳۶۳ | خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا اور اسکا طریقہ | ۳۷۴ |
| خواب دیکھنے کا بیان | 〃 | خدا تعالیٰ سے محبت کرنا اور اس کا طریقہ | 〃 |
| سلام کرنے کا بیان | ۳۶۴ | خدا تعالیٰ کے حکم پر راضی رہنا اور اس کا طریقہ | 〃 |
| بیٹھنے، لیٹنے، چلنے کا بیان | 〃 | سچی نیت اور اس کا طریقہ | 〃 |
| سب میں مل کر بیٹھنے کا بیان | 〃 | مراقبہ یعنی دل سے خدا کا دھیان کرنا اور اس کا طریقہ | 〃 |
| زبان کے بچانے کا بیان | ۳۶۵ | قرآن مجید پڑھنے میں دل لگانا۔ نماز میں دل لگانا | ۳۷۵ |
| متفرق باتوں کا بیان | ۳۶۶ | پیری مریدی کا بیان | 〃 |
| دل کا سنوارنا | | پیری مریدی کے متعلق تعلیم | 〃 |
| زیادہ کھانے کی حرص کی برائی اور اس کا علاج | | مرید کو بلکہ ہر مسلمان کو اس طرح رات دن رہنا چاہئے | ۳۷۸ |
| زیادہ بولنے کی حرص کی برائی اور اس کا علاج | ۳۶۷ | نیت خالص رکھنا | ۳۸۰ |
| غصہ کی برائی اور اس کا علاج | 〃 | سنانے اور دکھلانے کے واسطے کام کرنا | 〃 |
| حسد کی برائی اور اس کا علاج | ۳۶۸ | | |

| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| قرآن اور حدیث کے حکم پر چلنا | ۳۸۰ |
| نیک کام کی یا بری بات کی بنیاد ڈالنا | ۳۸۱ |
| دین کا علم ڈھونڈنا | 〃 |
| دین کا مسئلہ چھپانا۔ مسئلہ جان کر عمل نہ کرنا | 〃 |
| پیشاب سے احتیاط نہ کرنا | 〃 |
| وضو اور غسل میں خوب خیال سے پانی پہنچانا مسواک کرنا | ۳۸۲ |
| وضو میں اچھی طرح پانی نہ پہنچانا | 〃 |
| عورتوں کا نماز کے لئے باہر نکلنا۔ نماز کی پابندی | 〃 |
| اول وقت نماز پڑھنا | ۳۸۳ |
| نماز کو بری طرح پڑھنا | 〃 |
| نماز میں اوپر یا ادھر اُدھر دیکھنا | 〃 |
| نمازی کے سامنے سے نکلنا | 〃 |
| نماز جان کر قضا کرنا | 〃 |
| قرض دے دینا | ۳۸۴ |
| غریب قرضدار کو مہلت دے دینا۔ قرآن مجید پڑھنا | 〃 |
| اپنی جان اور اولاد کو کوسنا | 〃 |
| حرام مال کمانا اور اس کا کھانا | 〃 |
| دھوکا کرنا۔ قرض لینا | ۳۸۵ |
| مقدور ہوتے ہوئے کسی کا حق ٹالنا | 〃 |
| سود لینا یا دینا۔ کسی کی زمین دبا لینا | 〃 |
| مزدوری فوراً دے دینا۔ اولاد کا مرجانا | ۳۸۶ |
| غیر مردوں کے روبرو عورت کا عطر لگانا | 〃 |
| عورت کا باریک کپڑا پہننا | 〃 |
| عورت کا مردوں کی سی وضع و صورت بنانا | 〃 |
| شان دکھانے کو کپڑا پہننا | ۳۸۷ |
| کسی پر ظلم کرنا۔ رحم اور شفقت کرنا | 〃 |
| اچھی باتیں دوسروں کو بتلانا اور بری باتوں سے منع کرنا۔ | 〃 |

| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| مسلمان کا عیب چھپانا | ۳۸۸ |
| کسی کی ذلت اور نقصان پر خوش ہونا | 〃 |
| کسی کو کسی گناہ پر طعنہ دینا | 〃 |
| چھوٹے چھوٹے گناہ کر بیٹھنا | 〃 |
| ماں باپ کا خوش رکھنا | 〃 |
| رشتہ داروں سے بدسلوکی کرنا | ۳۸۹ |
| بے باپ کے بچوں کی پرورش کرنا | 〃 |
| پڑوسی کو تکلیف دینا | 〃 |
| مسلمان کا کام کر دینا۔ شرم اور بے شرمی | 〃 |
| خوش خلقی اور بدخلقی۔ نرمی اور روکھاپن | ۳۹۰ |
| کسی کے گھر میں جھانکنا | 〃 |
| کنسوئیں لینا۔ غصہ کرنا | 〃 |
| بولنا چھوڑنا۔ کسی کو بے ایمان کہہ دینا یا پھٹکار ڈالنا۔ کسی مسلمان کو ڈرا دینا | ۳۹۱ |
| مسلمان کا عذر قبول کرنا | 〃 |
| غیبت کرنا۔ چغلی کھانا۔ کسی پر بہتان لگانا | ۳۹۲ |
| کم بولنا۔ اپنے آپ کو سب سے کم سمجھنا | 〃 |
| اپنے آپ کو اوروں سے بڑا سمجھنا۔ سچ بولنا اور جھوٹ بولنا۔ ہر ایک کے منہ پر اس کی سی بات کہنا۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کی قسم کھانا۔ ایسی قسم کھانا کہ اگر میں جھوٹ بولوں تو ایمان نصیب نہ ہو۔ | ۳۹۳ |
| راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا | ۳۹۴ |
| وعدہ اور امانت پورا کرنا | 〃 |
| کسی غیب کے حال بتانے والے کے پاس جانا | 〃 |
| کتا پالنا یا تصویر رکھنا | 〃 |
| بدون لاچاری کے الٹا لیٹنا | ۳۹۵ |
| کچھ دھوپ میں کچھ سائے میں بیٹھنا لیٹنا | 〃 |





| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| بدشگونی اور ٹوٹکا۔ دنیا کی حرص نہ کرنا | ۳۹۵ |
| موت کو یاد رکھنا۔ | 〃 |
| بلا اور مصیبت میں صبر کرنا | ۳۹۶ |
| بیمار کو پوچھنا۔ مردے کو نہلانا اور کفن دینا | 〃 |
| چلا کر اور بیان کر کے رونا | 〃 |
| یتیم کا مال کھانا | 〃 |
| قیامت کے دن کا حساب کتاب | ۳۹۷ |
| بہشت و دوزخ کا یاد رکھنا | 〃 |

| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| تھوڑا سا حال قیامت کا اور اس کی نشانیوں کا | ۳۹۸ |
| خاص قیامت کے دن کا ذکر | ۴۰۲ |
| بہشت کی نعمتوں اور دوزخ کی مصیبتوں کا بیان | ۴۰۳ |
| ان باتوں کا بیان کہ ان کے بدون ایمان ادھورا رہتا ہے۔ | ۴۰۵ |
| اپنے نفس کی اور عام آدمیوں کی خرابی | ۴۰۶ |
| نفس کے ساتھ برتاؤ کا بیان | ۴۰۷ |
| عام آدمیوں کے ساتھ برتاؤ کا بیان | ۴۰۹ |


# فہرست مضامین اشرفی عکسی اصلی بہشتی زیور حصہ ہشتم


| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| نیک بیبیوں کے حال میں | ۴۱۳ |
| پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور وفات | 〃 |
| پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج عادت کا بیان | ۴۱۶ |
| حضرت حوا علیہا السلام کا ذکر | ۴۱۸ |
| حضرت نوح علیہ السلام کی والدہ کا ذکر | 〃 |
| حضرت سارہ علیہا السلام کا ذکر | 〃 |
| حضرت ہاجرہ علیہا السلام کا ذکر | ۴۱۹ |
| حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی دوسری بی بی کا ذکر | ۴۲۱ |
| نمرود کافر بادشاہ کی بیٹی کا ذکر | 〃 |
| حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹیوں کا ذکر | ۴۲۲ |
| حضرت ایوب کی بی بی کا ذکر | 〃 |
| حضرت لیا یعنی حضرت یوسف کی خالہ کا ذکر | ۴۲۳ |
| حضرت موسیٰ کی والدہ کا ذکر | 〃 |
| حضرت موسیٰ کی بہن کا ذکر | 〃 |
| حضرت موسیٰ کی بی بی کا ذکر | ۴۲۴ |
| حضرت موسیٰ کی سالی کا ذکر | ۴۲۵ |
| حضرت آسیہ کا ذکر | 〃 |

| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| فرعون کی بیٹی کی خواص کا ذکر | ۴۲۶ |
| حضرت موسیٰ کے لشکر کی ایک بڑھیا کا ذکر | 〃 |
| حیسور کی بہن کا ذکر۔ حیسور کی ماں کا ذکر | ۴۲۷ |
| حضرت سلیمان کی والدہ کا ذکر | ۴۲۸ |
| حضرت بلقیس کا ذکر | 〃 |
| بنی اسرائیل کی ایک لونڈی کا ذکر | ۴۲۹ |
| بنی اسرائیل کی ایک عقلمند بی بی کا ذکر | 〃 |
| حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ کا ذکر | ۴۳۰ |
| حضرت مریم کا ذکر | 〃 |
| حضرت زکریا کی بی بی کا ذکر | ۴۳۱ |
| حضرت خدیجہ کا ذکر | ۴۳۲ |
| حضرت سودہ کا ذکر | 〃 |
| حضرت عائشہ کا ذکر حضرت حفصہ کا ذکر | ۴۳۳ |
| حضرت زینب خزیمہ کی بیٹی کا ذکر | 〃 |
| حضرت زینب جحش کی بیٹی کا ذکر | ۴۳۴ |
| حضرت ام حبیبہ کا ذکر | ۴۳۵ |
| حضرت جویریہ کا ذکر | 〃 |

| مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|
| حضرت میمونہ کا ذکر | ۴۳۶ | بن جوزی کی پھوپھی | ۴۵۰ |
| حضرت صفیہ کا ذکر۔ حضرت زینب کا ذکر | ۴۳۷ | امام ربیعۃ الرائے کی والدہ کا ذکر | 〃 |
| حضرت رقیہ کا ذکر۔ حضرت ام کلثوم کا ذکر | ۴۳۸ | امام بخاری کی والدہ اور بہن کا ذکر | ۴۵۱ |
| حضرت فاطمہ زہرا کا ذکر | ۴۳۹ | قاضی زادہ رومی کی بہن | 〃 |
| حضرت حلیمہ سعدیہ کا ذکر۔ حضرت ام ایمن کا ذکر۔ | ۴۴۰ | حضرت معاذہ عدویہ کا ذکر | 〃 |
| حضرت ام سلیم کا ذکر | ۴۴۱ | حضرت رابعہ عدویہ کا ذکر | 〃 |
| حضرت ام حرام کا ذکر۔ حضرت ام عبد کا ذکر | ۴۴۲ | حضرت ماجدہ قرشیہ کا ذکر | ۴۵۲ |
| حضرت ابوذر غفاری کی والدہ کا ذکر | 〃 | حضرت عائشہ بنت جعفر صادق کا ذکر | 〃 |
| حضرت ابوہریرہ کی ماں کا ذکر | ۴۴۳ | رباح قیسی کی بی بی کا ذکر | 〃 |
| حضرت اسماء بنت عمیس کا ذکر | 〃 | حضرت فاطمہ نیشاپوری کا ذکر | ۴۵۳ |
| حضرت حذیفہ کی والدہ کا ذکر | 〃 | حضرت رابعہ شامیہ بنت اسماعیل کا ذکر | 〃 |
| حضرت فاطمہ بنت خطاب کا ذکر | ۴۴۴ | حضرت ام ہارون کا ذکر | 〃 |
| ایک انصاری عورت کا ذکر | 〃 | حبیب عجمی کی بیوی حضرت عمرہ کا ذکر | ۴۵۴ |
| حضرت ام فضل لبابہ بنت حارث کا ذکر | ۴۴۵ | حضرت امۃ الجلیل کا ذکر | 〃 |
| حضرت ام سلیط کا ذکر | 〃 | حضرت عبیدہ بنت کلاب کا ذکر | 〃 |
| حضرت ہالہ بنت خویلد کا ذکر | 〃 | حضرت عفیرہ عابدہ کا ذکر۔ | 〃 |
| حضرت ہند بنت عتبہ کا ذکر | ۴۴۶ | حضرت شعوانہ کا ذکر حضرت آمنہ رملیہ کا ذکر | ۴۵۵ |
| حضرت ام خالد کا ذکر۔ حضرت صفیہ کا ذکر | 〃 | حضرت منفوسہ بنت الفارس کا ذکر | 〃 |
| حضرت ابوالہیثم کی بی بی کا ذکر۔ | ۴۴۷ | حضرت سیدہ نفیسہ بنت حسن بن زید بن حسن | ۴۵۶ |
| حضرت اسماء بنت ابی بکر کا ذکر | 〃 | بن علی کا ذکر | 〃 |
| حضرت ام رومان کا ذکر۔ | 〃 | حضرت میمونہ سودا کا ذکر۔ حضرت ریحانہ مجنونہ کا ذکر | 〃 |
| حضرت ام عطیہ کا ذکر۔ حضرت بریرہ کا ذکر | ۴۴۸ | حضرت سری سقطی کی ایک مریدنی کا ذکر حضرت تحفہ کا ذکر | ۴۵۷ |
| فاطمہ بنت ابی حبیش اور رمنہ بنت جحش اور | | حضرت جویریہ کا ذکر | ۴۵۸ |
| حضرت عبداللہ بن مسعود کی بی بی زینب کا ذکر | 〃 | حضرت شاہ بن شجاع کرمانی کی بیٹی کا ذکر | ۴۵۹ |
| امام حافظ ابن عساکر کی استاد بیبیاں | ۴۴۹ | حضرت حاتم اصم کی ایک چھوٹی سی لڑکی کا ذکر | 〃 |
| حفیدہ بن زہر الطبیب کی بہن اور بھانجی | 〃 | حضرت ست الملوک کا ذکر | 〃 |
| امام یزید بن ہارون کی لونڈی | 〃 | ابو عامر واعظ کی لونڈی کا ذکر | ۴۶۰ |
| ابن سماک کوفی کی لونڈی | 〃 | رسالہ کسوۃ النسوۃ جزوی از حصہ ہشتم | 〃 |
| | | فصل اول نیک بیبیوں کی خصلت اور تعریف | ۴۶۱ |





| مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|
| آیتوں کا مضمون | ۴۶۲ | تیسری فصل بہشتی زیور کے ترہیبی مضمون میں | |
| حدیثوں کا مضمون | 〃 | عورتوں کے بعضے عیبوں پر نصیحت | ۴۶۸ |
| دوسری فصل | ۴۶۴ | آیتوں کا مضمون | 〃 |
| کنز الاعمال کے ترغیبی مضمون میں | | حدیثوں کا مضمون | ۴۶۹ |
| اضافات از مشکوٰۃ | ۴۶۷ | بقیہ بہشتی زیور حصہ ہشتم کا مضمون | ۴۷۱ |


# فہرست مضامین اشرفی عکسی اصلی بہشتی زیور حصہ نہم


| مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|
| مقدمہ | ۴۷۴ | مسہل کا بیان | ۴۹۷ |
| ہوا کا بیان | ۴۷۵ | جگر کی بیماریاں | ۴۹۸ |
| کھانے کا بیان | ۴۷۶ | تلی کی بیماریاں | 〃 |
| عمدہ غذائیں خراب غذائیں | 〃 | انتڑیوں کی بیماریاں | ۴۹۹ |
| پانی کا بیان | ۴۷۹ | گردہ کی بیماریاں | ۵۰۱ |
| آرام اور محنت کا بیان | 〃 | مثانہ یعنی پھکنے کی بیماریاں۔ رحم کی بیماریاں | ۵۰۲ |
| علاج کرانے میں جن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے | ۴۸۰ | کمر اور ہاتھ پاؤں اور جوڑوں کا درد | ۵۰۶ |
| بعض طبی اصطلاحوں کا بیان | ۴۸۳ | بخار کا بیان | ۵۰۸ |
| بعض بیماریوں کے ہلکے ہلکے علاج | ۴۸۴ | کمزوری کے وقت کی تدبیروں کا بیان | ۵۱۱ |
| سر کی بیماریاں | 〃 | ورم اور دنبل وغیرہ کا بیان | ۵۱۳ |
| آنکھ کی بیماریاں | ۴۸۵ | ورم کی کچھ دواؤں کا بیان | 〃 |
| کان کی بیماریاں | ۴۸۸ | آگ یا کسی اور چیز سے جل جانے کا بیان | ۵۱۶ |
| ناک کی بیماریاں | ۴۸۹ | بال کے نسخوں کا بیان | 〃 |
| زبان کی بیماریاں | ۴۹۰ | چوٹ لگنے کا بیان | ۵۱۷ |
| دانت کی بیماریاں | 〃 | زہر کھا لینے کا بیان | ۵۱۸ |
| حلق کی بیماریاں | ۴۹۱ | زہریلے جانوروں کے کاٹنے کا بیان | ۵۱۹ |
| سینہ کی بیماریاں | 〃 | کیڑے مکوڑوں کے بھگانے کا بیان | ۵۲۱ |
| دل کی بیماریاں | ۴۹۲ | سفر کی ضروری تدبیروں کا بیان | ۵۲۲ |
| معدہ یعنی پیٹ کی بیماریاں | ۴۹۳ | حمل کی تدبیروں اور احتیاطوں کا بیان | ۵۲۳ |
| نسخہ نمک سلیمانی | ۴۹۶ | اسقاط یعنی حمل گر جانے کی تدبیروں کا بیان | ۵۲۵ |

| مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|
| زچہ کی تدبیروں کا بیان | ۵۲۶ | متفرق ضروریات اور کام کی باتیں | ۵۴۲ |
| بچوں کی تدبیروں اور احتیاطوں کا بیان | ۵۲۹ | مچھلی کا کانٹا گلانے اور پکانے کی ترکیب | " |
| بچوں کی بیماریوں اور علاج کا بیان | ۵۳۱ | خاتمہ اور بعض نسخوں کی ترکیب | ۵۴۳ |
| پھوڑا، پھنسی وغیرہ ۵۳۸ طاعون | ۵۳۹ | جھاڑ پھونک کا بیان | ۵۵۱ |


# فہرست مضامین اشرفی عکسی اصلی بہشتی زیور حصہ دہم


| مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|
| بعض باتیں سلیقہ اور آرام کی | ۵۵۸ | نان پاؤ اور بسکٹ بنانے کی ترکیب | ۵۸۶ |
| بعض باتیں جن سے تکلیف کی جو عورتوں میں پائی جاتی ہیں۔ | ۵۶۲ | ترکیب نان پاؤ کے خمیر کی | " |
| | | ترکیب نان پاؤ کے پکانے کی | ۵۸۷ |
| بعض باتیں تجربہ اور انتظام کی | ۵۶۶ | ترکیب نان خطائی کی، ترکیب میٹھے بسکٹ کی | ۵۸۸ |
| بچوں کی احتیاط کا بیان | ۵۷۲ | ترکیب نمکین بسکٹ کی۔ آم کے اچار کی ترکیب | ۵۸۹ |
| بعض باتیں نیکیوں کی اور نصیحتوں کی | ۵۷۴ | چاشنی دار اچار کی ترکیب، نمک پانی کے اچار کی ترکیب | |
| تھوڑا سا بیان ہاتھ کے ہنر اور پیشہ کا | ۵۷۸ | شلجم کا اچار بہت دن رہنے والا | ۵۹۰ |
| بعضے پیغمبروں اور بزرگوں کے ہاتھ کے ہنر کا بیان | " | نورتن چٹنی بنانے کی ترکیب، مربہ بنانے کی ترکیب | " |
| بعضے آسان طریقے گزر کرنے کے | ۵۷۹ | نمک پانی کے آم کی ترکیب | " |
| صابن بنانے کی ترکیب | ۵۸۰ | لیموں کے اچار کی ترکیب، کپڑا رنگنے کی ترکیب | ۵۹۱ |
| نام اور شکل برتنوں کی جن کی حاجت ہوگی | ۵۸۲ | چھٹانک سے من تک لکھنے کا طریقہ | |
| دوسری ترکیب صابن بنانے کی | " | چھدام سے دس ہزار روپے تک لکھنے کا طریقہ | |
| کپڑا چھاپنے کی ترکیب، لکھنے کی روشنائی بنانے کی ترکیب | ۵۸۴ | گز اور گرہ لکھنے کا طریقہ۔ تولہ ماشہ لکھنے کا طریقہ | |
| | | چھوٹی اور بڑی گنتی کی نشانیوں کا جوڑنا | ۵۹۷ |
| انگریزی روشنائی بنانے کی ترکیب | " | مثال رقموں کے جوڑنے کی | " |
| لکڑی رنگنے کی ترکیب | ۵۸۵ | روزمرہ کی آمدنی اور خرچ لکھنے کا طریقہ | ۵۹۸ |
| برتن پر قلعی کرنے کی ترکیب | " | تھوڑے سے گروں کا بیان | ۶۰۰ |
| مٹی جوش کرنے کی یعنی پکا ٹانکا لگانے کی ترکیب | " | بعضے لفظوں کے معنی جو ہر وقت بولے جاتے ہیں | ۶۰۱ |
| پینے کا تمباکو بنانے کی ترکیب | " | مہینوں کے عربی اور اردو نام، رخوں کے نام | |
| خوشبودار تمباکو بنانے کی ترکیب | ۵۸۶ | بعض غلط لفظوں کی درستی | ۶۰۲ |
| | | ڈاک خانہ کے کچھ قاعدے | " |





| مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|
| رجسٹری کا قاعدہ، بیمہ کا قاعدہ | ۶۰۳ | کتاب کا خاتمہ۔ پہلا مضمون | ۶۱۰ |
| پارسل کا قاعدہ، وہ صورتیں جن میں رجسٹری کرانا ضروری ہے۔ | " | بعض کتابوں کے نام جن کے دیکھنے سے نفع ہوتا ہے | ۶۱۱ |
| | | بعض کتابوں کے نام جن کے دیکھنے سے نقصان ہوتا ہے۔ | ۶۱۲ |
| وی۔ پی کا قاعدہ | ۶۰۵ | | |
| منی آرڈر کا قاعدہ | ۲۰۶ | دوسرا مضمون | ۶۱۳ |
| خط لکھنے پڑھنے کے طریقے اور قاعدے | " | تیسرا مضمون | ۶۱۴ |


# فہرست مضامین اشرفی عکسی اصلی بہشتی گوہر گیارھواں حصہ


| مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|
| اصطلاحات ضروریہ | ۶۱۶ | متفرق مسائل۔ نماز کی شرطوں کا بیان | ۶۳۷ |
| دیباچہ جدیدہ، دیباچہ قدیمہ | ۶۱۷ | قبلہ کے مسائل، نیت کے مسائل | ۶۳۹ |
| پانی کے استعمال کے احکام | ۶۱۹ | فرض نماز کے بعض مسائل تکبیر تحریمہ کا بیان | ۶۴۰ |
| پاکی ناپاکی کے بعض مسائل | ۶۲۰ | تحیۃ المسجد | ۶۴۲ |
| پیشاب پاخانہ کے وقت جن امور سے بچنا چاہئے | ۶۲۳ | نوافل سفر، نماز قتل، تراویح کا بیان | ۶۴۳ |
| جن چیزوں سے استنجا درست نہیں | " | نماز کسوف وخسوف، استسقاء کی نماز کا بیان | ۶۴۵ |
| وضو کا بیان۔ جن چیزوں سے استنجا درست ہے | ۶۲۴ | فرائض وواجبات صلوٰۃ کے متعلق بعض مسائل | ۶۴۶ |
| موزوں پر مسح کرنے کا بیان | ۶۲۵ | نماز کی بعض سنتیں | ۶۴۷ |
| حدث اصغر یعنی بے وضو ہونے کی حالت کے احکام | ۲ ۲۶ | جماعت کی فضیلت اور تاکید | ۶۴۹ |
| غسل کا بیان | " | جماعت کی حکمتیں اور فائدے | ۶۵۲ |
| جن صورتوں میں غسل فرض نہیں | ۶۲۸ | جماعت کے واجب ہونے کی شرطیں | ۶۵۴ |
| جن صورتوں میں غسل واجب ہے جن صورتوں میں غسل سنت ہے جن صورتوں میں غسل مستحب ہے۔ | ۶۲۹ | جماعت کی شرطیں | ۶۵۶ |
| | ۶۳۰ | مقتدی اور امام کے متعلق مسائل | ۶۶۲ |
| حدث اکبر کے احکام، تیمم کا بیان | ۶۳۱ | جماعت میں شامل ہونے نہ ہونے کے مسائل | ۶۶۷ |
| تتمہ حصہ دوم بہشتی زیور، نماز کے وقتوں کا بیان | ۶۳۲ | نماز جن چیزوں سے فاسد ہوتی ہے | ۶۶۹ |
| اذان کا بیان | ۶۳۳ | نماز جن چیزوں سے مکروہ ہوتی ہے | ۶۷۱ |
| اذان واقامت کے احکام | ۶۳۴ | نماز میں حدث ہو جانے کا بیان | " |
| اذان واقامت کے سنن اور مستحبات | ۶۳۵ | سہو کے بعض احکام، نماز قضا ہو جانے کے مسائل | ۶۷۴ |

| مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ |
| --- | --- | --- | --- |
| مرض کے بعض مسائل، مسافر کی نماز کے مسائل | ۶۷۴ | بکری اور بھیڑ کا نصاب۔ زکوٰۃ کے متفرق مسائل | ۷۱۶ |
| خوف کی نماز | ۶۷۶ | تتمہ حصہ پنجم بہشتی زیور، بالوں کے متعلق احکام | 〃 |
| جمعہ کی نماز کا بیان | ۶۷۷ ۶۷۸ | شفعہ کا بیان، مزارعت یعنی کھیتی کی بٹائی | ۷۱۸ |
| جمعہ کے فضائل | ۶۸۰ | اور مساقات یعنی پھل کی بٹائی کا بیان | 〃 |
| جمعہ کے آداب | ۶۸۲ | نشہ دار چیز کا بیان۔ شرکت کا بیان | ۷۲۰ |
| جمعہ کی نماز کی فضیلت اور تاکید | 〃 | تتمہ حصہ نہم بہشتی زیور۔ مردوں کے امراض | ۷۲۱ |
| نماز جمعہ کے واجب ہونے کی شرطیں | ۶۸۴ | ضعف باہ اور سرعت کا بیان | ۷۲۳ |
| نماز جمعہ کے صحیح ہونے کی شرطیں | 〃 | ضعف باہ کی چند دواؤں اور غذاؤں کا بیان | ۷۲۷ |
| جمعہ کے خطبے کے مسائل | ۶۸۶ | بطور اختصار چند مقوی باہ غذاؤں کا بیان | ۷۳۰ |
| نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ جمعہ کے دن | ۶۸۷ | ضعف باہ کی دوسری صورت کا بیان | 〃 |
| نماز کے مسائل | ۶۸۸ | تیسری قسم ضعف باہ کی چند کام کی باتیں | ۷۳۲ |
| عیدین کی نماز کا بیان | ۶۸۹ | کثرت خواہش نفسانی کا بیان | 〃 ۷۳۳ |
| کعبہ مکرمہ کے اندر نماز پڑھنے کا بیان | ۶۹۲ | کثرت احتلام۔ چند متفرق نسخے | ۷۳۴ |
| سجدۂ تلاوت کا بیان | ۶۹۳ | آتشک کا بیان | 〃 |
| میت کے غسل کے مسائل | ۶۹۴ | سوزاک کا بیان | ۷۳۵ |
| میت کے کفن کے مسائل | ۶۹۵ | خصیہ اوپر کو چڑھ جانا | ۷۳۷ |
| جنازے کی نماز کے مسائل | 〃 | آنت اترنا اور فوطے کا بڑھنا | 〃 |
| دفن کے مسائل | ۷۰۰ | قسم دوم قیلہ ریحی یعنی فوطہ میں ریاح آجانے کا | 〃 |
| شہید کے احکام | ۷۰۲ | بیان | ۷۳۸ |
| جنازے کے متفرق مسائل | ۷۰۴ | قسم سوم فوطوں میں پانی آجانے کا بیان | 〃 |
| مسجد کے احکام، تتمہ حصہ سوم بہشتی زیور | ۷۰۶ | فوطوں میں یا جنگاسوں میں خارش ہوجانا | ۷۳۹ |
| روزہ کا بیان | ۷۰۷ | عضو تناسل کا ورم | 〃 |
| اعتکاف کے مسائل | ۷۱۰ | ضمیمہ بہشتی گوہر موت اور اس کے متعلقات | 〃 |
| زکوٰۃ کا بیان۔ سائمہ جانوروں کی زکوٰۃ کا بیان | ۷۱۲ | اور زیارت قبور کا بیان | 〃 |
| اونٹ کا نصاب | ۷۱۴ | مسائل | ۷۴۵ |
| گائے بھینس کا نصاب۔ | 〃 | حقوق الوالدین | ۷۴۷ |




بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# دیباچہ قدیمہ

الحمد للہ الذی قال فی کتابہ یا ایہا الذین اٰمنوا قوا انفسکم و اھلیکم نارا وقودھا الناس والحجارۃ وقال تعالیٰ واذکرن مایتلی فی بیوتکن من اٰیات اللہ والحکمۃ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد صفوۃ الانبیاء الذی قال فی خطابہ کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ وقال علیہ السّلام طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ وعلی اٰلہ واصحابہ الھادین والمؤدبین بآدابہ۔

(تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنی کتاب میں فرمایا۔ اے ایمان والو بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ (یعنی) دوزخ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور یاد کرو (اے عورتو) جو پڑھی جاتی ہیں تمہارے گھروں میں اللہ کی آیتیں اور دانائی کی باتیں۔ اور درود اور سلام آپ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو برگزیدہ ہیں انبیاء کے آپ نے فرمایا اپنے ارشادات میں ہر ایک تم میں سے راعی (نگہبان) ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھ ہوگی۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاصل کرنا علم کا ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر فرض ہے اور درود نازل ہو آپ کی اولاد اور اصحاب پر جو آپ کے اخلاق وعادات کو سیکھنے اور سکھانے والے ہیں ۱۲)

امابعد۔ یہ حقیر ناچیز اشرف علی تھانوی حنفی عفی عنہ عرض کرتا ہے کہ ایک مدت سے ہندوستان کی عورتوں کے دین کی تباہی دیکھ دیکھ کر قلب دکھتا تھا اور اسکے علاج کی فکر میں رہتا تھا اور زیادہ وجہ فکر کی یہ تھی کہ یہ تباہی صرف انکے دین تک محدود نہیں تھی۔ بلکہ دین سے گذر کر ان کی دنیا تک پہنچ گئی تھی اور ان کی ذات سے گذر کر ان کے بچوں بلکہ بہت سے آثار سے انکے شوہروں تک اثر کر گئی تھی۔ اور جس رفتار سے یہ تباہی بڑھتی جاتی تھی اسکے اندازہ سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اگر چندے اور اصلاح نہ کی جائے تو شاید یہ مرض قریب قریب لاعلاج کے ہوجاتے۔ اسلئے علاج کی فکر زیادہ ہوئی۔ اور سبب اس تباہی کا باتفاق الٰہی اور تجربہ اور دلائل اور خود علم ضروری سے محض یہ

ے ترجمہ اصل کتاب میں نہیں تھا۔ اس ترجمہ عام فائدہ کے واسطے لکھوا دیا گیا اور اسی وجہ سے قوس میں دیا گیا ہے۔ ۱۲

ثابت ہو کہ عورتوں کا علوم دینیہ سے ناواقف ہونا ہے جس سے اُن کے عقائد اُن کے اعمال اُن کے معاملات اُن کے اخلاق اُن کا طرزِ معاشرت سب برباد ہو رہا ہے مگر ایمان تک بچنا مشکل ہے کیونکہ بعضے اقوال و افعال کفریہ تک اُن سے سرزد ہو جاتے ہیں اور چونکہ بچے اُن کی گودوں میں پلتے ہیں زبان کے ساتھ ان کا طرزِ عمل اُن کے خیالات بھی ساتھ ساتھ دل میں جمتے جاتے ہیں جس سے دین تو ان کا تباہ ہوتا ہی ہے مگر دنیا بھی بے لطف و بدمزہ ہو جاتی ہے۔ اس وجہ سے کہ بد اعتقادی سے بد اخلاقی پیدا ہوتی ہے اور بد اخلاقی سے بد اعمالی اور بد اعمالی سے بد معاملگی جو جڑ ہے تکدر معیشت کی۔ اور شوہر گراں ہی جیسا ہوا تو دو مفسدوں کے جمع ہو جانے سے فساد میں اور ترقی ہوئی جس سے آخرت کی تو تباہی و ویرانی ضروری ہے مگر اکثر اوقات اس فساد کا انجام باہمی نزاع ہو کر دنیا کی خانہ ویرانی بھی ہو جاتی ہے۔ اور اگر شوہر میں کچھ صلاحیت ہوئی تو اس بیچارہ کو جنم بھر کی قید نصیب ہوئی۔ بی بی کی ہر حرکت اس بیچارہ شوہر کے لئے ایذا رساں اور اسکی ہر نصیحت اس بی بی کو ناگوار اور گراں۔ اور اگر صبر نہ ہو سکا تو نوبت نااتفاقی اور علیحدگی کی پہنچ گئی اور اگر صبر کیا تو قید تلخ ہونے میں شبہ ہی نہیں۔ اور اس ناواقفیت علوم دین کی وجہ سے انکی دنیا بھی خراب ہوتی ہے مثلاً کسی کی غیبت کی اس سے عداوت ہو گئی اور اس سے کوئی ضرر پہنچ گیا۔ اور مثلاً طلب جاہ و ناموری کے لئے فضول رسوم میں اسراف کیا اور ثروت مبدل بہ افلاس ہو گئی۔ اور مثلاً شوہر کو ناراض کر کے اس نے نکال باہر کیا یا بے التفاتی کر کے نظر انداز کر دیا۔ اور مثلاً اولاد کی بیجا ناز برداری کی اور وہ بے ہنر و ناکارہ رہ گئی ان کو دیکھ دیکھ کر ساری عمر کوفت میں گذری اور مثلاً مال و زیور کی حرص بڑھی اور بقدر حرص نصیب نہ ہوا تو تمام عمر اسی اُدھیڑ بن میں کاٹی۔ اور اسی طرح بہت سے مفاسد لازمی و متعدی اس ناواقفیت کی بدولت پیدا ہوتے ہیں۔ چونکہ علاج ہر شے کا اس کی ضد سے ہوتا ہے اسلئے اس کا علاج واقفیت علم دین یقینی قرار پایا۔ بناءً علیہ مدت دراز سے اس خیال میں تھا کہ عورتوں کو اہتمام کر کے علم دین گو اردو ہی میں کیوں نہ ہو ضرور سکھایا جاوے۔ اس ضرورت سے موجودہ اردو کے رسالے اور کتابیں دیکھی گئیں۔ تو اس ضرورت کے رفع کرنے کے لئے کافی نہیں پائی گئیں۔ بعضی کتابیں تو محض نامعتبر اور غلط پائی گئیں۔ بعضی کتابیں جو معتبر تھیں انکی عبارت ایسی سلیس نہ تھی جو عورتوں کے فہم کے لائق ہو پھر بعض وہ مضامین بھی مخلوط تھے جن کا تعلق عورتوں سے کچھ بھی نہیں بعضی کتابیں عورتوں کے لئے پائی گئیں مگر وہ اس قدر تنگ اور کم تھیں کہ ضروری مسائل اور احکام کی تعلیم میں کافی نہیں۔ اسلئے یہ تجویز کی کہ ایک کتاب خاص اُن کے لئے ایسی بنائی جاوے جس کی عبارت بہت سہل ہو اور جو جمیع ضروریات دین کو حاوی ہو اور جو احکام صرف مردوں کے ساتھ مخصوص ہیں ان کو اس میں نہ لیا جاوے۔ اور وہ ایسی کافی و وافی ہو کہ صرف اس کا پڑھ لینا ضروریات دین روزمرہ میں اور کتابوں سے مستغنی کر دے۔ اور یوں تو علم دین کا محیط ایک کتاب میں ظاہر ہے کہ ناممکن ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کو علماء سے استغناء محال ہے۔ کئی سال تک یہ خیال



دل میں پکتا رہا لیکن بوجہ عروض عوارض مختلفہ کے جن میں بڑا امر کم فرصتی ہے اس کے شروع کی نوبت نہ آئی۔ آخر ۱۳۲۰ھ میں جس طرح بن پڑا خدا کا نام لے کر اسکو شروع ہی کر دیا۔ اور خدا کا فضل شامل حال یہ ہوا کہ ساتھ ہی اس کا سامان طبع بھی کچھ شروع ہو گیا۔ اس میں اللہ تعالےٰ نے رنگون کے مدرسہ نسواں سورتی کے مہتمم سیٹھ صاحب کا اور جناب مولانا عبدالغفار صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی مرحومہ کا جو حکیم عبدالسلام صاحب ڈابوی سے منسوب تھیں جو ہدیہ رکھا تھا کہ ان کی بدولت سے یہ کام نیک فرجام شروع ہوا اللہ تعالےٰ قبول فرماویں۔ دیکھئے آئندہ اس میں کس کس کا حصہ ہے۔ تالیف اسکی برائے نام اس ناکارہ و ناچیز کی طرف منسوب ہے اور واقع میں اسکے کل مسودہ حبیبی عزیزی مولوی سید احمد علی صاحب فتحپوری سلمہ اللہ تعالیٰ بالذوات والافاضات ہیں۔ جزاہم اللہ تعالےٰ خیر الجزاء عنی وعن جمیع المسلمین والمسلمات۔ اب یہ کتاب انشاء اللہ تعالیٰ چشم بد دور اکثر ضروریات بلکہ آداب دین کو بلکہ بعضی ضروریات معاش تک کو ایسی حاوی ہے کہ اگر کوئی اسکو اول سے آخر تک سمجھ کر پڑھ لے تو واقفیت دین میں ایک متوسط عالم کی برابر ہو جائے۔ اسکے ساتھ ہی عبارت اس قدر سلیس ہے کہ اس سے زیادہ سلاست ہم لوگوں کی قدرت سے بظاہر خارج تھی جن امور کی عورتوں کو ضرورت واقع نہیں ہوتی جیسے احکام جمعہ و عیدین و امامت وغیرہ ان کو قلم انداز کر دیا گیا۔ صرف دو قسم کے احکام لئے گئے ایک وہ جو مردوں عورتوں کی ضروریات میں مشترک ہیں دوسرے وہ جو عورتوں کے ساتھ مخصوص ہیں۔ اور ان مخصوص مسائل میں یہ بھی التزام کیا گیا ہے کہ حاشیہ پر اس باب میں مردوں کے لئے جو حکم ہے اس کو بھی لکھ دیا تاکہ مردوں کو بھی اس سے انتفاع ممکن ہو اور ایسے مسائل میں غلطی نہ پڑے۔ اور اس لحاظ سے کہ ضرورت کے لئے اور کوئی کتاب نہ ڈھونڈنی پڑے شروع میں الف با بھی لگا دیا گیا جسکا ماخذ رسالہ ترکیب الحروف مصنفہ مخدومی جناب مولوی منشی شوکت علی صاحب مرحوم ہے۔ بس قرآن مجید ختم کرتے ہی اس کتاب کا شروع کر دینا ممکن ہے اور نام اسکا بمناسبت مذاق نسواں کے بہشتی زیور رکھا گیا کیونکہ اصلی زیور یہی کمالات دین ہیں چنانچہ جنت میں ان ہی کی بدولت زیور پہننے کو ملے گا کما قال اللہ تعالیٰ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تَبْلُغُ الْحِلْیَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ یَبْلُغُ الْوُضُوْءُ۔ چونکہ اس وقت صحیح اندازہ نہیں ہو سکتا کہ یہ کتاب کس قدر تک پہنچ جاوے گی۔ اسلئے ختم کے انتظار کو موجب تاخیر فی الخیر سمجھ کر مناسب معلوم ہوا کہ اسکے متعدد چھوٹے چھوٹے حصے کر دیئے جاویں۔ اسمیں اشاعت کی بھی تعجیل ہے نیز پڑھنے والوں کا دل بھی بڑھے گا کہ ہم نے ایک حصہ پڑھ لیا۔ دو حصے پڑھ لئے۔ اور تالیف میں بھی گنجائش رہے گی کہ جہاں تک ضرورت سمجھو لکھتے چلے جاؤ اور یہ بھی فائدہ ہے کہ اگر کوئی لڑکی بعض حصوں کے مضامین کو دوسری کتابوں سے حاصل کر چکی ہو تو پڑھانے میں اس حصہ کی قدر تخفیف نکل آئے گی۔ یا کسی وجہ اس سے کوئی خاص حصہ پڑھانا ضروری اور مقدم ہو تو اسکی تقدیم و تحصیل میں آسانی ہو جاوے گی۔ چنانچہ یہ پہلا حصہ ہے جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالےٰ

سے دعا کیجیے کہ بخیر و خوبی جلد اختتام کو پہنچے۔ اور بدلالت آیات و احادیث مندرجۂ دیباچہ مردوں پر واجب ہے کہ اس میں اپنی بیٹیوں، لڑکیوں کو لگا دیں اور عورتوں پر واجب ہے کہ اسکو حاصل کریں۔ اور اولاد کو مخصوص لڑکیوں کو اس پر متوجہ کریں۔ دل اس وقت مسرور ہوگا کہ جو مضامین جس جس میں ہیں وہ سب جمع اور طبع ہو جائیں اور میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں کہ لڑکیوں کے درس میں عام طور سے یہ کتاب داخل ہو گئی ہے۔ اور گھر گھر اس کا چرچا ہو رہا ہے آئندہ توفیق حق جل و علا شانہ کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ میں جس وقت دیباچہ لکھنے کو تھا یہ حصۂ گلزار علی نور میں ایک نظم اس کتاب کے نام و مضمون کے مناسب نظر سے گذری جو دل کو بھلی معلوم ہوئی۔ جی چاہا کہ اپنے دیباچہ کو اسی پر ختم کروں تاکہ ناظرین خصوصاً لڑکیاں دیکھ کر خوش ہوں۔ اور مضامین کتاب میں ان کو زیادہ رغبت ہو۔ بلکہ اگر یہ نظم اس کتاب کے ہر حصہ کے شروع پر ہو تو قند مکرر کی حلاوت بخشے۔ وہ نظم یہ ہے۔

نوٹ: یہ نظم اصلی انسانی زیور کو صفحہ ۲۱ پر پڑھو ۱۲



# اصلی انسانی زیور

ایک لڑکی نے یہ پوچھا اپنی اماں جان سے — آپ زیور کی کریں تعریف مجھ انجان سے
کون سے زیور ہیں اچھے یہ جتا دیجے مجھے — اور جو بد زیب ہیں وہ بھی بتا دیجے مجھے
تا کہ اچھے اور برے میں مجھ کو بھی ہو امتیاز — اور مجھ پر آپ کی برکت سے کھل جائے یہ راز
یوں کہا ماں نے محبت سے کہ اے بیٹی مری — گوش دل سے بات سن لو زیوروں کی تم ذری
سیم و زر کے زیوروں کو لوگ کہتے ہیں بھلا — پر نہ میری جان ہونا تم کبھی ان پر فدا
سونے چاندی کی چمک بس دیکھنے کی بات ہے — چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیری رات ہے
تم کو لازم ہے کرو مرغوب ایسے زیورات — دین و دنیا کی بھلائی جس سے اے جاں آئے ہاتھ
سر پہ جھومر عقل کا رکھنا تم اے بیٹی مدام — چلتے ہیں جس کے ذریعہ سے ہی سب انساں کے کام
بالیاں ہوں کان میں اے جان گوش ہوش کی — اور نصیحت لا کہ تیرے جھمکوں میں ہو بھری
اور آویزے نصائح ہوں کہ دل آویز ہوں — گر کرے ان پر عمل تیرے نصیبے تیز ہوں
کان کے پتے دیا کرتے ہیں کانوں کو عذاب — کان میں رکھو نصیحت در جو اوراق کتاب
اور زیور گر گلے کے کچھ تجھے درکار ہوں — نیکیاں پیاری مری تیرے گلے کا ہار ہوں
قوت بازو کا حاصل تجھ کو بازو بند ہو — کامیابی سے سدا تو خرم و خورسند ہو
ہیں جو سب بازو کے زیور سب کے سب بیکار ہیں — ہمتیں بازو کی اے بیٹی تری درکار ہیں
ہاتھ کے زیور سے پیاری دستکاری خوب ہے — دستکاری وہ ہنر ہے سب کو جو مرغوب ہے
کیا کرو گی اے مری جاں زیور خلخال کو — پھینک دینا چاہیے بیٹی بس اس جنجال کو
سب سے اچھا پاؤں کا زیور ہے نور البصر — تم رہو ثابت قدم ہر وقت راہ نیک پر

سیم و زر کا پاؤں میں زیور نہ ہو تو ڈر نہیں
راستی سے پاؤں پھسلے گر نہ میری جاں کہیں

۱ بڑا ۲ مطلق فرق تمیز ۳ بھید ۴ دل کے کان یعنی غور و توجہ ۵ ذرا ۶ چاندی ۷ سونا ۸ پسند ۹ ہمیشہ ۱۰ سبب ۱۱ ہوش کے کان، یعنی غور و توجہ ۱۲ کان کا زیور ۱۳ بندے ۱۴ تکلیف دکھ ۱۵ خوش ۱۶ پازیب یعنی پاؤں کی چوڑی ۱۷ آنکھ کی روشنی ۱۸ سچائی ۱۲
یہ نظم لڑکیوں کو حفظ کرا دی جائے تو مناسب ہے ——— بچوں کو سطر ۲۲ سے پڑھانا شروع کرا دیا جاتا ہے ۱۲

## خوشنما لکھنے کے قاعدے

دستور العمل بہشتی زیور کے موافق تختی لکھنا چاہئے اور سب بچوں کو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ کسی سے لکھنے کے قاعدے سیکھ لیں۔ اب ہم چند قاعدے لکھتے ہیں جن کو خیال رکھ کر مشق کرنے سے خط بہت خوبصورت ہو جائے گا۔

۱۔ پہلے موٹے قلم سے تختی پر مشق کرنا چاہئے جب حروف صاف ہو جائیں تو پھر اس سے پتلے قلم سے، پھر اس سے پتلے قلم سے لکھنا چاہئے۔

۲۔ قلم ایک ہی انداز کا اچھا ہے جو کاٹا ہوا ہو اور نہ بہت موٹا ہو نہ بہت پتلا ہو سکتا ہے۔

۳۔ قلم کا چاقو ایک انگشت کے برابر تیز ہونا چاہئے جو قلم کی نوک اتنی چھوٹی کہ بیچ میں سے انگلی کے برابر بھی رہے۔

۴۔ پہلے انگوٹھے سے اس پر کی موٹائی ناپ لیجئے پھر اسی طرح برابر نشان لگا کر اس جگہ رکھئے پھر پورے کی موٹائی پر انگوٹھا رکھ کر جہاں تک انگوٹھے کی جگہ کے مقابلہ والا نشان ہے وہاں تک کی موٹائی تراش لیجئے اور پھر دوسری طرف سے بھی تراشئے۔ تھوڑا تھوڑا کر کے تراشتے رہئے یہاں تک کہ اس کے ریشے

## مفرد حروف کی صورتیں اور تلفظ

ا ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ د ڈ ذ ر ڑ ز ژ س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک گ ل م ن و ہ ھ ء ی ے

الف　بے　پے　تے　ٹے　ثے　جیم　چے　حے　خے　دال　ڈال　ذال　رے　ڑے　زے　ژے　سین　شین　صاد　ضاد　طوئے　ظوئے　عین　غین　فے　قاف　کاف　گاف　لام　میم　نون　واؤ　ہے　دو چشمی ہے　ہمزہ　چھوٹی یے　بڑی یے



ختم ہو جائیں اور نوک باریک ہو جائے۔ پھر بیچ میں سے چاقو سے چیر دیجئے پھر کسی کڑی چیز پر رکھ کر اس طرح ٹیڑھا قط لگائیے کہ بہت کی طرف سے داہنی نوک ذرا سی اونچی اور بائیں نیچی ہو جائے، اب قلم تیار ہو گیا۔

۵۔ روشنائی بہت اچھی ہونا چاہئے جس کی بنانے کی ترکیب اسی کتاب کے حصہ میں ہے، پھر روشنائی زیادہ ہو جائے کہ قلم سے نکل کر خوب اچھی طرح لگ جائے۔ روشنائی تیار ہو گئی۔

۶۔ کبھی کسی روشنائی میں اتنی مرچ ہے جس کی وجہ سے قلم خوب نہیں چلتا تو اس میں ذرا سا نمک ڈال لیجئے اس سے اچھی ہو جاتی ہے اور چلنے لگتی ہے۔

۷۔ اب قلم پکڑ کر بیٹھئے اور داہنا گھٹنا کھڑا کر کے اس کے اوپر تختی یا کاپی رکھئے اور بائیں ہاتھ سے پکڑئے۔

۸۔ قلم کو بیچ کی انگلی پر رکھئے اور انگوٹھے اور پاس کی انگلی سے دبا کر پکڑئے اور لکھنا شروع کیجئے۔

۹۔ سب سے پہلے بیان کردہ حروف کی مشق کیجئے جب یہ ٹھیک ہو جائیں تب ایک ایک لفظ پڑھ کر لکھئے جب یہ تختی ختم ہو جائے تو

### زبر کی تختی

اَ بَ پَ تَ ٹَ ثَ جَ چَ حَ خَ دَ ڈَ ذَ رَ ڑَ زَ ژَ سَ شَ

صَ ضَ طَ ظَ عَ غَ فَ قَ کَ گَ لَ مَ نَ وَ ہَ ھَ لَا ءَ یَ ےَ

### زیر کی تختی

اِ بِ پِ تِ ٹِ ثِ جِ چِ حِ خِ دِ ڈِ ذِ رِ ڑِ زِ ژِ سِ شِ

صِ ضِ طِ ظِ عِ غِ فِ قِ کِ گِ لِ مِ نِ وِ ہِ ھِ ءِ یِ ےِ

### پیش کی تختی

اُ بُ پُ تُ ٹُ ثُ جُ چُ حُ خُ دُ ڈُ ذُ رُ ڑُ زُ ژُ سُ شُ

صُ ضُ طُ ظُ عُ غُ فُ قُ کُ گُ لُ مُ نُ وُ ہُ ھُ ءُ یُ ےُ

### امتحان کے واسطے زیر زبر پیش کے حروف

قَ اِ کُ نَ بُ بِ طَ جِ ڈُ ٹَ لُ خَ ظِ رُ جِ ذَ ثُ یِ ژَ وَ حُ

پَ عِ شُ غُ ذِ مَ زُ فُ زَ تِ صُ گَ ہِ لَا ھَ ےَ ضُ

### ایک ایک حرف کی کئی کئی شکلیں

ب ٻ ب بپ پ پ پ ت ت ت ٹ ٹ ٹ ث ث ث ج ج ج

چ چ چ ح ح ح خ خ خ س س س ش ش ش ص ص ص

ض ض ض ع ع ع غ غ غ ف ف ف ق ق ق ک ک ک

گ گ گ ل ل ل م م م ن ن ہ ہ ہ ی ی ی

دو حرف والی مرکب تختیاں لکھئے پھر جملے۔ وہ عبارت جس طرح سے بہشتی زیور میں لکھی ہے اسی کے مطابق لکھئے

۱۰۔ جن حروف کو کھینچ کر لکھا جاتا ہے یا اوپر سے نیچے لایا جاتا ہے ان کے لکھتے وقت سانس روک لینا چاہیئے ورنہ سانس کی ذرا سی حرکت سے صفائی اور خوبصورتی جاتی رہتی ہے۔

۱۱۔ خط بہت محنت سے سنورتا ہے۔ ہم اس کی سہل ترکیب بتاتے ہیں کہ جن حروف کی اس وقت مشق کر رہا ہو پہلے ان کو آگے لکھے ہوئے قاعدوں میں سے ان کے قاعدے دل نشین کر لیجئے پھر ایک کاغذ ایسا لے کر جس میں نیچے کے حروف قریب نظر آجائیں ان حروف پر رکھئے اور اسی کاغذ کے اوپر ان حروف کے موافق احتیاط سے حروف بنایئے۔ پھر قلم کو خشک کر کے ان حروف پر سو سو بار ہاتھ پھیریئے۔ پھر الگ تختی یا کاغذ پر ان حروف کو لکھئے اور قاعدہ سے ناپ کر دیکھئے ٹھیک ہوئے یا نہیں۔ نہ ہوئے ہوں تو پھر پہلے ہی مشق کیجئے اور ٹھیک ہو گئے کے دیکھنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ اس باریک کاغذ پر الگ رکھ کر

## ب پ ت ٹ ث ن ی کی مثالیں

بابب بپ بپت بٹ بث بد بڈ بذ بر بڑ بز بژ بس بک بگ بل بن

بہ بہٹ بس بش بص بض بط بظ بع بغ بف بق بو بہ بج بچ بح بخ

بح بخ بم بن بی بے بی ٹے بی پے تے تی ثے ٹی نے پی پے ہی سے

## ج چ ح خ کی مثالیں

جا جب جپ جت جج جچ جح جخ جد جر جس جش جص جض

جط جظ جع جغ جف جق جک جگ جل جم جن جو جہ جی جے جے

## س کی مثال

سا سب سج سد سر سس سش سص سض سط سع سف سق سک سگ سل سم سن سو سہ سی سے

## ش کی مثال

شا شب شج شد شر شس شش شص شض شط شع

شف شق شک شل شم شن شو شہ شی شے

## ص ض کی مثالیں

صا صب صج صد صر صس صش صص صط صع صف

ضق ضک ضل ضم ضن ضو ضہ ضی ضے



حروف بنیے پھر اس کاغذ کو اٹھا کر ان کے حروف کے اوپر رکھ کر سب حروف کو ان کے حروفوں سے ملایئے کہیں میں فرق رہ جائے تو سمجھئے کہ ابھی ٹھیک نہیں ہوئے اور پورے اتر جائیں تو ٹھیک ہو گئے اب آگے چلئے روزانہ دو گھنٹہ مشق کرنے سے چند دنوں میں عبارت اچھی صاف ہو جائے گی۔ اگر تختی پر لکھیں یا اخبار یا قسم مثلاً کرام ... پر مشق کریں تو اچھا ہے مگر بیٹھے بیٹھے خود خط بن جائے گا۔

## حروف تہجی کے قاعدے

ا — اسے تین قط لمبا اور [illegible] قط چوڑا بنایئے قلم کو کاغذ پر آہستہ تھوڑا رکھ کر [illegible] سے اوپر تک [illegible] بن جائے ... اس طرح کھینچئے کہ [illegible] کی جانب نیچے کی طرف [illegible] ہو جائے اور [illegible] سے اوپر اور ایک ... ذرا سا گول ہو جائے اور اوپر کی نوک دائیں طرف کو اور نیچے کی نوک بائیں طرف جھکی ہوئی اور درمیان بالکل سیدھا رہے

## ب

بے کو ترچھے قلم سے شروع کرتے ہیں اور ... تھوڑا بڑھا کے پورے قلم سے

## ط ظ کی مثالیں

طا طب طج طد طر طس طش طص طط طع طف

طق طک طل طم طن طو طہ طھ ظلا ظی ظے

## ع غ کی مثالیں

عا عب عج عد عر عس عش عص عط عع عف

عق غک غل غم غن غو غہ غھ غلا غی غے

## ف ق کی مثالیں

فا فب فج فد فر فس فش فص فط فع فف

فق قک قل قم قن قو قہ قھ قلا قی قے

## ک گ کی مثالیں

کا کب کج کد کر کس کش کص کط کع کف

کق گک گل گم گن گو گہ گھ گلا گی گے

## ل کی مثالیں

لا لب لج لد لر لس لش لص لط لع لف لق لک لل لم لن لو لہ لھ لی لے

## م کی مثالیں

ما مب مج مد مر مس مش مص مط مع مف مق مک مگ مل مم من مو مہ مھ ملا می مے

ہ کی مثالیں

ہا ہب ہج ہد ھد ہر ہس ہش ہص ہط ہع ہف
ہق ہک ہل ہم ھم ہن ہو ہہ ھ ہلا ہی ہے

دو حرفوں کے الفاظ

اَب جَب دِن۔ خط۔ ضِد۔ ڈر۔ اِس۔ اُس۔ تُم۔ دِل۔ ڈِل
غُل بَل بَس۔ بَٹ۔ پَٹ۔ چَٹ۔ پَٹ۔ چَل۔ ہَٹ۔ بَچ۔ سَچ

تین حرفوں کے الفاظ

ایک۔ بات۔ جال۔ دام۔ سال۔ ساگ۔ راگ۔ شام۔ صاف
ٹاٹ۔ ڈاک۔ خوب۔ لات۔ مرد۔ زور۔ روز۔ کام۔ نام۔ غور

چار حرفوں کے الفاظ

انڈا۔ مرغی۔ چراغ۔ حالت۔ خراب۔ فرصت۔ میرا۔ تیرا۔ غوطہ
طوطا۔ بکری۔ پلنگ۔ گیدڑ۔ بندر۔ لڑکا۔ لڑکی۔ شامل۔ کامل
مرشد۔ روٹی۔ بوٹی۔ سالن۔ کتاب۔ کاغذ۔ تختی

پانچ حرفوں کے الفاظ

بندوق۔ صندوق۔ مسہری۔ نہایت۔ مضبوط۔ سروتا۔ قینچی۔ کٹورا۔ رومال
تعویذ۔ چونٹی۔ انگلی۔ رضائی۔ دوپٹہ۔ چپاتی۔ پتیلی۔ پینچک

ختم کرتے ہیں۔

**ب** [illegible]

**ج** [illegible]



چھ حرفوں کے الفاظ

جولاہا۔ تنبولی۔ چیونٹی۔ نالائق۔ بھیڑیا۔ بھیڑیا۔ جھینگر۔ دھتورا
بکھیڑا۔ جھینگا۔ چمگادڑ

سات حرفوں کے الفاظ

جھنجھنا۔ نیلکنٹھ۔ گھڑونچی۔ گھنگھور۔ گھونگھٹ۔ بھٹیارہ۔ چھپرکھٹ
پھلجھڑی۔ پھلواری

آٹھ اور نو حرفوں کے الفاظ

چھچھوندی۔ چھچھوندر۔ بیربہوٹی۔ گھونگھرو۔ بندیلکھنڈ

دنوں کے نام

شنبہ۔ یک شنبہ۔ دوشنبہ۔ سہ شنبہ۔ چہارشنبہ۔ پنجشنبہ۔ جمعہ
سنیچر۔ اتوار۔ پیر۔ منگل۔ بدھ۔ جمعرات۔ جمعہ

مہینوں کے نام

محرم۔ صفر۔ ربیع الاول۔ ربیع الثانی۔ جمادی الاولیٰ۔ جمادی الاخریٰ
رجب۔ شعبان۔ رمضان۔ شوال۔ ذیقعدہ۔ ذی الحجہ

جملے

خدا سے ڈر۔ گناہ مت کر۔ وضو کرکے نماز پڑھ۔ نمازی آدمی خدا کا پیارا ہے۔ بے نمازی رحمت

[illegible]

**د** [illegible]

**ذ** [illegible]

**ر** [illegible]

**ز** [illegible]

**س** [illegible]

سے دُور ہے۔ کسی پر ظلم مت کرو مظلوم کی بددعا بڑی جلدی قبول ہوتی ہے۔ ناحق کبھی جانور یا چڑیا کو ستانا۔ کُتّے بلی کو مارنا بہت بُرا ہے۔ ماں باپ کا کہا مانو۔ اُن کی مار کو فخر جانو۔ دل سے اُنکی خدمت کرو۔ جنّت ماں باپ کے قدموں کے تلے ہے اُلٹ کر اُن کو جواب مت دو۔ جو کچھ غصّہ میں کہیں چُپ چاپ سُن لو کسی بات میں اُن کو مت ستاؤ۔ بڑوں کے سامنے ادب تعظیم سے رہو۔ چھوٹوں کو محبت پیار سے رکھو کسی کو حقیر نہ جانو۔ اپنے کو سب سے کم جانو۔ اپنے کو بڑا سمجھنا بُری بات ہے کسی کو منہ کا ناچڑانا عیب نکالنا بڑا گناہ ہے۔ کھانا داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ پانی داہنے ہاتھ سے پیو۔ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا پیتا ہے۔ پانی تین سانس میں پیو۔ کھانا ٹھنڈا کرکے کھاؤ۔ گرم گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔ جو بات کہو سچ کہو جھوٹ بولنا بڑا گناہ ہے۔ صبح اُٹھ کر بڑوں کو سلام کیا کرو۔ نماز کے بعد قرآن شریف کی تلاوت کیا کرو سبق خوب یاد کیا کرو کھیل کود میں دل نہ لگاؤ ہر بات پر قسم نہ کھایا کرو۔ بار بار قسم کھانا بُری بات ہے اپنی کتاب کو احتیاط سے رکھو کسی کی صورت بُری ہو تو اسکو نکلول پر نہ چڑاؤ خدا کے نزدیک بھلی بُری صورت سب ایک ہے۔ شرارت کیا کرو تو تم پر کبھی مار نہ پڑے۔ ناک بائیں ہاتھ سے صاف کیا کرو۔ استنجا بائیں ہاتھ سے کیا کرو بیت الخلاء جاتے وقت پہلے بایاں پیر اندر رکھو اور نکلتے وقت پہلے داہنا پیر نکالو جوتی پہلے داہنے پیر میں پہنا کرو پھر بائیں میں۔

# قواعد مخصوصہ استعمال حروف ذیل

ںؔ وؔ ہؔ یؔ ے آل

## ں

یہ حرف کبھی غنّہ یعنی ناک میں بولا جاتا ہے جیسے ٹانگ۔ مانگ۔ بھینگ۔ بینگن۔ ترنج ۔ بھنوں۔ کنواں۔ پھونک۔ پھانک۔ بانٹ۔ اونٹ۔ باںکا۔ بانس۔ سانس۔ پھانس۔ نیند۔ سانپ لونگ۔ سونف۔ گوند۔ مینڈک۔ کنول۔ منھ۔ ہانڈی۔ پروچی۔ بھانڈ۔

اس حرف کے بعد اگر ب یا پ ہو تو م کی آواز نکلتی ہے۔ ن کی آواز نہیں نکلتی۔ جیسے انبیاء۔ دُنبہ۔ خنبہ۔ عنبر۔ گنبد۔ منبع۔ منبر۔ چنپا۔ چنپت۔

لمبا پہلا چوتھائی قط [illegible] دوسرا آدھ قط۔ پہلا اوپر کا [illegible] نیچا [illegible] ڈیڑھ قط [illegible] گردن [illegible] قط کا [illegible] قدر [illegible] [illegible] ۔

## ش

[illegible] ۔

## ص

[illegible] ۔

## ط

الف تین قط اور ایک قط گول (نقطہ دو) [illegible] ۔



## و

اِس حرف کے اوّل اگر پیش ہو اور خوب ظاہر کرکے نہ پڑھا جائے تو اسکو مجہول کہتے ہیں۔ جیسے شور۔ گور۔ چور۔ زور۔ مور۔ نوک۔ بول۔ ہوش۔ جوش۔ پودا۔ تُوڑا۔ کٹورا۔ کوڑا۔

اور اگر اس حرف کے اوّل پیش ہو اور خوب ظاہر کرکے پڑھا جائے تو معروف کہلاتا ہے جیسے دُور۔ حُور۔ نُور۔ چُور۔ پھُول۔ جھُول۔ ڈھول۔ بھُول۔ چھُوٹ۔ جھُوٹ۔

اور اگر یہ حرف لکھا جائے۔ اور پڑھا نہ جائے تو معدولہ کہلاتا ہے۔ جیسے خواجہ۔ خواب۔ خویشں۔ خواہش۔ خوان۔ خوش۔ خود۔ خواہ وغیرہ۔

## ھ

یہ حرف ہمیشہ دُوسرے حرف کے ساتھ ملا کر پڑھا جاتا ہے اور مخلوط التلفظ کہلاتا ہے۔ جیسے بھانڈ۔ کھانڈ۔ جھوٹ۔ چھینٹ۔ چھینک۔ جھانجھ۔ کھیل۔ بھوت۔ بھوٹ۔ تھوک ٹھوکر۔ ڈھول۔ بڑھیا۔ باگھ۔ مٹھو۔

## ی

اِس حرف کے اوّل ہمیشہ زیر ہوتا ہے اور خوب ظاہر کرکے پڑھا جاتا ہے اور معروف کہلاتا ہے جیسے وہی۔ بڑی۔ بھلی۔ پھلی۔ بتری۔ گلی۔ ہنسی۔ خوشی۔ نبی۔ ولی۔ ٹلی۔ چھپکلی۔ چوڑی۔ بالی۔ بجلی کبھی یہ حرف کسی لفظ کے آخر میں آ کی آواز دیتا ہے۔ اور مقصورہ کہلاتا ہے۔ جیسے عیسیٰ موسیٰ مجتبیٰ۔ مصطفیٰ۔ مرتضیٰ۔ حتیٰ۔ الیٰ۔ علیٰ۔ مولیٰ۔ یحییٰ۔ کبریٰ۔ صغریٰ۔

## ے

اس حرف کے اوّل میں اگر زبر ہو اور خوب ظاہر کرکے نہ پڑھا جائے تو کبھی اسکو دے لکھتے ہیں اور کبھی اسطرح کی لکھتے ہیں اور اس کو مجہول کہتے ہیں۔ جیسے کے۔ سے۔ نے۔ تھے۔ دیئے۔ لئے۔ آئے۔ گئے۔ کی۔ سو۔ ڈی۔ تو۔ دیرو۔ لئو۔ آؤ۔ گئو۔

## ال

یہ دونوں حرف اگر ذا ب ج ح خ ع غ ف ق ک م و ہ ی کے اوّل میں ملائے جاویں

ملو سے بھی لیسے ہی ہے۔

## ع

عین کا سر [illegible] آدھا قط [illegible] [illegible] ۔

## ف

فا کا سر ایک نقطہ ہے [illegible] ۔

## ق

قاف کا سر [illegible] ۔

## ک

کاف کا سر [illegible] ۔

تو صرف ل پڑھا جاوے گا۔ اور الف کو نہ پڑھیں گے جیسے حتی لامکان۔ عبد الباری۔ جواب الجواب۔ عبد الحق۔ عبد الخالق۔ نور العین۔ عبد الغنی۔ بالفعل۔ عبد القادر۔ عبد الکریم۔ بالکل۔ حتی المقدور۔ عبد الوہاب۔ بو الہوس۔ طویل الید اور اگر ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل ن اسکے اول میں ملائے جاویں تو دونوں نہ پڑھے جاوینگے بلکہ ال کے بعد والے حرف پر تشدید پڑھی جائے گی۔ جیسے عند التاکید۔ نجم الثاقب۔ عیم الدین۔ حبیب الذاکرین۔ عبد الرزاق۔ عدیم الزوال۔ عند السوال۔ عبد الشکور۔ بالصواب۔ بالضرور۔ میزان الطب۔ وسیلۃ الظفر۔ قائم اللیل۔ نصف النہار وغیرہ۔

## حرکات و سکنات ذیل کا استعمال

| نام | صورت | آواز | نام | صورت | آواز |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| مد | ـٓ | ا | تنوین دو زبر | ـً | ن |
| تنوین دو زیر | ـٍ | ن | تنوین دو پیش | ـٌ | ن |
| تشدید | ـّ | دوہرا حرف | سکون | ـْ | اس پر پچھلا حرف ٹھیرتا ہے |
| وقف | | سکون کے بعد سکون | | | |

### مد (ـٓ)

یہ حرکت الف کے اوپر آتی ہے جیسے آج۔ آگ۔ آڑ۔ آرہ۔ آس۔ آل۔ آم۔ آن۔ آنت۔ آری۔ آدھی۔ آنچ۔ آندھی۔ آیا۔ آکا۔ آدم۔ آفت۔ آہٹ۔ آلو۔ آسمان۔

تنوین دو زبر (ـً) یہ حرکت ہمیشہ الف کے ساتھ ہوتی ہے اور کبھی ۃ کے ساتھ بھی آتی ہے جیسے معاً۔ فوراً۔ مثلاً۔ اتفاقاً۔ عمداً۔ سہواً۔ خصوصاً۔ عموماً۔ طوعاً۔ کرہاً۔ جبراً۔ قہراً۔ بغتۃً۔ عداوۃً۔

تنوین دو زیر (ـٍ) جیسے یومئذٍ۔ حینئذٍ۔ تنوین دو پیش (ـٌ) جیسے زیدٌ۔ حورٌ

### تشدید (ـّ)

یہ حرکت جس حرف پر ہوتی ہے وہ دو مرتبہ پڑھا جاتا ہے۔ جیسے اُلّو۔ چلّو۔ کلّو۔ منّو۔ بلّی۔ کُتّا۔ دلّی۔ بدّھو۔ چکّی۔ سکّہ۔ کٹّر۔ لڈّو۔ سچّا۔ کچّا۔ پکّا۔ ہتّا۔ پتّا۔ پتّھر۔ بلّہ۔ پلّا۔ بچّھلا۔

اوپر کو بڑھ کر [illegible] سے [illegible] چاروں میں [illegible] ایسے ہی کاف۔

ل [illegible]

م [illegible]

ن [illegible]

و [illegible]

ہ [illegible]

لا [illegible]

ی [illegible]



### سکون (ـْ)

اسکے معنی ٹھیرنے کے ہیں۔ اس سے پہلے حرف کو اسکے ساتھ ملا کر ٹھیر جاتے ہیں جس حرف پر یہ ہوتا ہے وہ ساکن کہلاتا ہے جیسے اَبْ۔ جَبْ۔ دِلْ۔ دَمْ۔ دُمْ۔ دَسْ۔ اِسْ۔ مِسْ۔ گُلْ۔ جُنْ

### وقف

یہ سکون کے بعد ہوتا ہے جس حرف پر یہ ہوتا ہے موقوف کہلاتا ہے جیسے ابْرْ۔ جبْرْ۔ صبْرْ۔ قبْرْ۔ ظلْمْ۔ حلْمْ۔ گوشت۔ پوست۔ دوست۔ قہر۔ مہر۔ شہر۔ بند۔ نرم۔ سخت۔ تخت وغیرہ۔

## خط لکھنے کا بیان

جب کبھی کو خط لکھنا منظور ہو تو پہلے یہ خیال کر لو کہ وہ تم سے بڑا ہے یا چھوٹا یا برابر جس درجے کا آدمی ہو اُس کے موافق خط میں الفاظ لکھو۔ بڑوں کے خط کو۔ والانامہ۔ سرفرازنامہ۔ افتخارنامہ۔ کرامت نامہ۔ اعزازنامہ۔ صحیفۂ عالی۔ صحیفۂ گرامی لکھتے ہیں۔ اور جو شخص بہت بڑا ہو تو اسکو آپ کی جگہ آنجناب۔ جناب عالی۔ جناب والا۔ حضرت والا۔ حضرت عالی لکھتے ہیں جیسے یہ لکھنا منظور ہو کہ آپ کا خط آیا تو یوں لکھیں گے جناب والا کا سرفرازنامہ آیا اور آیا کی جگہ یوں لکھتے ہیں۔ سرفرازنامہ صادر ہوا۔ سرفرازنامہ نے مشرف فرمایا۔ اور چھوٹے کے خط کو مسرت نامہ۔ راحت نامہ لکھتے ہیں۔ اور برابر والے کے خط کو عنایت نامہ۔ کرم نامہ لکھتے ہیں۔ اور خط لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ مثلاً اگر باپ کو خط لکھو تو اس طرح لکھو۔ جناب والد صاحب مخدوم و معظم فرزندان دام ظلکم العالی۔ السلام علیکم۔ بعد تسلیم بعد آداب و تعظیم کے عرض ہے کہ آپ کا والانامہ آیا خیریت مزاج مبارک کے دریافت ہونے سے اطمینان ہوا اسکے بعد اور جو کچھ مضمون لکھنا منظور ہو لکھو۔ اس میں سے دام ظلکم العالی تک جو کچھ لکھا جاتا ہے اسکو القاب کہتے ہیں۔ اور اسکے بعد سلام و دعا جو کچھ لکھا جاتا ہے اس کو آداب کہتے ہیں۔ اسکے بعد جو حال چاہو لکھو اس کو خط کا مضمون کہتے ہیں۔

کے بیچ میں ایک نقطہ مگر [illegible]

ے [illegible]

### خط کی ضروری باتیں

۱۔ اگر خط کسی کے خط کا جواب ہو تو اسکا خط سامنے رکھ لیا جائے [illegible]

۲۔ جس کو خط لکھا جائے [illegible]

۳۔ اس کا بہت خیال رکھنا چاہیے [illegible]

# بڑوں کے القاب اور آداب

والد کے نام:۔ جناب والد صاحب معظم و محترم فرزندان مخدوم و مطاع کمترینان دام ظلکم العالی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بعد تسلیم بصد آداب و تکریم عرض ہے کہ:۔

ایضاً:۔ جناب والد صاحب معظم و محترم فرزندان دام ظلکم العالی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بعد آداب و تسلیم بصد تعظیم و تکریم عرض ہے کہ۔

ایضاً:۔ جناب والد صاحب معظم و محترم فرزندان دام ظلکم العالی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بعد تسلیم بصد تعظیم کے التماس ہے کہ:۔

ایضاً:۔ جناب والد صاحب مشفقی و محترمی مد ظلہم العالی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بعد آداب و تسلیم کے عرض ہے۔

ایضاً:۔ مشفقی و محترمی دام ظلہم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بعد تسلیم کے عرض ہے۔

چچا کے نام:۔ معظم و محترم فرزندان مخدوم و مطاع خوردان دام ظلکم العالی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بعد تسلیم بصد تعظیم کے عرض ہے۔

خالو کے نام:۔ جناب خالو صاحب معظم و محترم خوردان دام ظلکم العالی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

ایضاً:۔ جناب خالو صاحب مخدوم و مکرم کمترینان دام ظلکم العالی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔

والدہ کے نام:۔ جناب والدہ صاحبہ مخدومہ و معظمہ دام ظلہا۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ

ایضاً:۔ جناب والدہ صاحبہ مخدومہ و معظمہ دام ظلہا۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ

ایضاً:۔ جناب والدہ صاحبہ معظمہ و محترمہ دام ظلہا۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ

بڑی بہن کو:۔ ہمشیرہ صاحبہ معظمہ و محترمہ مخدومہ و مکرمہ دام ظلہا۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔

بڑے بھائی کو:۔ جناب بھائی صاحب معظم و محترم مخدوم و مکرم دام ظلکم العالی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔

جو القاب والد کے ہیں دادا اور نانا اور چچا، اور ماموں اور خسر کے بھی وہی القاب ہیں۔ اور جو القاب والدہ کے ہیں خالہ اور ممانی اور نانی اور چچی وغیرہ بڑے رشتوں کے بھی وہی القاب ہیں۔ والدہ صاحبہ

کرتی ہم کو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ہم لکھتے ہیں اور وہ ہم کو سن رہی ہیں [illegible] وہی مرتبہ حاصل ہو جو بولنے والے کو ہوتا ہے [illegible] ہم کو ناگوار معلوم ہوتی ہیں یہی بات ناگوار معلوم ہو [illegible] ہرگز خط میں نہ لکھی جائے۔

۴۔ ہنسی مذاق میں بھی کوئی ایسی بات جس سے دوسرے کی توہین ہوتی ہو ہرگز ہرگز نہ لکھی جائے [illegible] کیونکہ معلوم نہیں خط کس کے ہاتھ پڑ جائے۔ دوسرے کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ [illegible] بات کا الٹا مطلب سمجھا جاتا ہے تو [illegible] دل میں تمہاری طرف سے [illegible] بیٹھ جاتی ہے۔

۵۔ خط کے پانچ جز ہوتے ہیں۔ پہلا جز القاب و آداب، دوسرا جز سلام و دعا، تیسرا جز خیریت پوچھنا اور اپنے یہاں کی خیریت لکھنا، چوتھا اصل مضمون جو اس وقت لکھنا ہو، پانچواں [illegible] کا جواب دینا ہو [illegible] خط لکھا گیا ہے [illegible] اس کے بعد جیسے سلام کہلانا ہو [illegible] بھی لکھ دیجئے۔

۶۔ خط میں جتنی باتیں [illegible] کا جواب لکھنا ہو [illegible] لکھ دیا جائے تو اچھا ہے تاکہ ایک دوسرے سے الگ ہو جائے [illegible]



کی جگہ خالہ صاحبہ، ممانی صاحبہ لکھ دیا کرو۔ دیور اور جیٹھ سے جہاں تک ہو سکے خط و کتابت نہ رکھو۔ زیادہ میل جول مت بڑھاؤ۔ اگر کبھی ایسی ضرورت ہی آ پڑے تو خیر لکھ دو۔ اور ان کو جناب بھائی صاحب کر کے لکھ دو۔ آداب سب رشتوں کے ایک ہی طرح کے ہیں۔

# چھوٹوں کے القاب اور آداب

بیٹا، پوتا، بھتیجا، نواسا وغیرہ: برخوردار نور چشم راحت جان سعادت و اقبال نشان سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ بعد دعائے زیادتی عمر و ترقی درجات کے واضح ہو۔

ایضاً:۔ نور بصر لخت جگر طول عمرہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بعد دعائے درازی عمر و حصول سعادت دارین کے واضح رائے سعید ہو۔

ایضاً:۔ فرزند دلبند جگر پیوند طال عمرہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ بعد دعا ہائے فراواں کے واضح ہو۔

چھوٹا بھائی:۔ برادر عزیز از جان سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ بعد دعا کے واضح ہو۔

برابر کا بھائی:۔ برادر بجان برابر سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ بعد دعائے سعادتمندی و نیک اطواری کے واضح ہو۔

چھوٹی بہن کو:۔ ہمشیرہ عزیزہ نور چشمی سالمہ سلمہا اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔

" :۔ خواہر نیک اختر طول عمرہا۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔

آداب سب کے ایک ہی طرح کے ہیں جس طرح جی چاہے لکھ دو۔

# شوہر کے القاب و آداب

سرتاج من سلامت۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ بعد سلام اور شوق ملاقات کے عرض ہے کہ

محرم اسرار انیس غمگسار من سلامت۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ بعد سلام نیاز کے التماس ہے۔

واقف اسرار ہمدم و ہمراز من سلامت۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ اشتیاق ملاقات کے بعد عرض ہے۔

ہو جاتی ہو۔

۷۔ جواب میں اگر کسی بات کا انکار کرنا ہو تو بہت ہی نرم نرم لفظوں میں اپنا عذر بیان کر دینا چاہیے [illegible] مجبوری ظاہر ہوتی ہو اور سوال کرنے والے کا دل نہ ٹوٹے [illegible] بات ہو تو [illegible] لکھ دیا جائے کہ غور کر کے جواب لکھا جائے گا [illegible]

۸۔ خط کی عبارت بہت [illegible] ہو [illegible]

۹۔ بعض آدمی خط ایسا [illegible] کر دو چار دن کے بعد پڑھواؤ [illegible] بیان سے بھی [illegible] کہ اگر خط پڑھ جاؤ [illegible] خط لکھے [illegible] منظور ہے [illegible] ایک حرف کر کے لکھ [illegible] خط لکھا جاتا ہے [illegible] خط پڑھنے کی عادت ہو [illegible] مشابہ میں [illegible] ہر حرف پڑھ [illegible] سکے۔

## بیوی کے القاب و آداب

محرمِ رازِ ہمدم و ہمسازِ من سلمہا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بعد اشتیاق و تمنائے ملاقات کے واضح ہو کہ

مونسِ خانہ و زیبِ کاشانۂ من سلامت۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بعد شوقِ ملاقات کے واضح ہو۔

انیسِ خاطرِ غمگین تسکین بخشِ دلِ اندوہگین سلمہا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بعد اشتیاقِ ملاقات کے واضح ہو۔

## باپ کے نام خط

معظم و محترم قبلہ دام ظلہم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد تسلیم و تعظیم کے عرض ہے کہ عرصہ سے جناب کا سرفراز نامہ صادر نہیں ہوا۔ اس لئے یہاں سب کو بہت تردد و پریشانی ہے۔ امید کہ اپنے مزاج مبارک کی خیریت سے جلدی مطلع فرما کر سرفراز فرمائیں۔ ہمشیرہ عزیزہ مسماۃ زبیدہ خاتون خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ کل اس کا کلام مجید ختم ہو گیا۔ اب آپ اس کے واسطے اردو کی کوئی کتاب روانہ فرمائیے کہ شروع کرا دی جاوے۔ جو کتاب تعلیم الدین آپ نے میرے واسطے بھیجی تھی وہ بڑی اچھی کتاب ہے۔ سب بیبیوں نے اس کو پسند کیا، اور اس کی طلبگار ہیں۔ اس لئے اس کی چار پانچ جلدیں اور بھیج دیجئے۔ باقی یہاں سب خیریت ہے۔ آپ اپنی خیریت سے جلدی مطلع فرمائیے تاکہ رفع تردد اور اطمینان ہو۔ والتسلیم۔

فقط عریضۂ ادب حمیدہ خاتون از الٰہ آباد ۱۲ محرم روز شنبہ

## بیٹی کے نام خط

لختِ جگر نیک اختر نورِ چشم راحتِ جان بی بی خدیجہ سلمہا اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بعد دعائے درازیٔ عمر و ترقیٔ علم و ہنر کے واضح ہو کہ بہت عرصہ سے تمہارا کوئی خط نہیں آیا جس سے دل کو تردد تھا۔ لیکن پرسوں تمہارے بڑے بھائی کا مسرت نامہ آیا، خیریت دریافت ہونے سے اطمینان ہوا۔ اس خط سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تم کو لکھنے پڑھنے کا کچھ شوق نہیں ہے اور اس میں بہت کم دل لگاتی ہو۔ یہ بھی سنا کہ بعضی عورتیں تمہارے لکھنے پڑھنے پر یوں کہتی ہیں کہ لڑکیوں کو لکھنے پڑھنے سے کیا ہو گا

۱۰- بعض بیبیوں کو شوق ہوتا ہے کہ خط میں انگریزی عربی فارسی کے الفاظ [illegible] جسے خط لکھا جا رہا ہے [illegible] ایسا نہیں بلکہ خط مکتوب الیہ کی لیاقت کے موافق لکھنا چاہیئے جسے وہ خوب سمجھ سکے۔

۱۱- خط [illegible] ملاقات کا [illegible] جاتا ہے اور ملاقات [illegible] محبت و تعلق کی [illegible] والی باتیں [illegible]

۱۲- خط لکھنے کے بعد [illegible] دوبارہ پڑھ لیا جاوے کہ جو لفظ چھوٹ گیا ہو وہ بھی لکھ دیا جاوے [illegible] ناگوار [illegible] ہو تو وہ کاٹ دی جاوے [illegible] تو وہ بھی لکھ دیا جاوے۔

۱۳- شروع شروع میں خط لکھ کر اپنے استاد یا بزرگ کو دکھا لیا جاوے جو بات اصلاح کی ہو گی وہ اس کی اصلاح کر دیں گے۔ اور پھر آگے کو اس کا خیال رکھا جاوے کہ ایسی بات کہیں نہ لکھی جاوے اور جو بات [illegible] اس کا خیال بھی رکھنا چاہیئے کہ ایسی بات [illegible]



ان کو تو سینا پرونا، کھانا پکانا، چکن وغیرہ کاڑھنا سکھانا چاہیئے۔ ان کو پڑھا لکھا کر کیا مردوں کی طرح مولوی بنانا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان ہی لوگوں کے بہکانے سے تمہارا دل اُچاٹ ہو گیا۔ اور تم نے محنت کم کر دی۔ اے میری بیٹی! تم ان بے وقوف عورتوں کے کہنے پر ہرگز نہ جانا اور یہ سمجھو کہ مجھ سے بڑھ کر کوئی دوسرا تمہارا خیر خواہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میری نصیحت یاد رکھو کہ ان عورتوں کا یہ کہنا بالکل بیہودہ ہے۔ کم سے کم اتنا ہر عورت کے لئے ضروری ہے کہ اردو لکھ پڑھ لیا کرے۔ اس میں بڑے بڑے فائدے ہیں اور لکھنا پڑھنا نہ جاننے میں بڑے بڑے نقصان ہیں۔ اول تو بڑا فائدہ یہ ہے کہ زبان صاف ہو جاتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ بے پڑھی عورتیں ثواب کو سباب اور شوربے کو شروا، کبوتر کو قبوتر، جہیز کو دہیز، زکام کو بکام اور بعض زخام بولتی ہیں۔ اور جو عورتیں پڑھی لکھی ہوتی ہیں۔ وہ ان پر ہنستی ہیں۔ اور ان کی نقلیں کرتی ہیں۔ سو پڑھنے لکھنے سے یہ عیب بالکل جاتا رہتا ہے۔ دوسرے نماز روزہ درست ہو جاتا ہے۔ دین و ایمان سنبھل جاتا ہے۔ بے پڑھی عورتیں اپنی جہالت سے بہت سے کام ایسے کرتی ہیں جن سے ایمان جاتا رہتا ہے اور ان کو خبر بھی نہیں ہوتی۔ اگر خدا نخواستہ اس وقت موت آ جاوے تو کافروں کی طرح ہمیشہ دوزخ میں جلنا پڑے گا کبھی نجات نہیں ہو سکتی۔ پڑھنے لکھنے سے یہ کھٹکا جاتا رہتا ہے، اور ایمان مضبوط ہو جاتا ہے۔ تیسرے گھر کا بندوبست جو خاص عورتوں ہی کے ذمہ ہوتا ہے وہ بخوبی انجام پاتا ہے۔ سارے گھر کا حساب کتاب ہر وقت اپنی نگاہ میں ہوتا ہے۔ چوتھے اولاد کی پرورش عورت سے خوب ہوتی ہے۔ کیونکہ چھوٹے بچے ماں کے پاس زیادہ رہتے ہیں۔ خاص کر لڑکیاں تو ماں ہی کے پاس رہتی ہیں۔ تو اگر ماں پڑھی لکھی ہو گی تو ماں کی عادتیں اور بات چیت بھی اچھی ہو گی تو اولاد بھی وہی سیکھے گی اور کمسنی ہی سے خوش اخلاق اور نیک بخت ہو گی، کیونکہ ماں ان کو ہر وقت تعلیم کرتی اور ٹوکتی رہے گی۔ دیکھو یہ کتنا بڑا فائدہ ہے۔ پانچویں یہ کہ جب عورت کو علم ہو گا تو ہر وقت اپنے ماں باپ خاوند عزیز و اقربا کا مرتبہ پہچان کر ان کے حقوق ادا کرتی رہے گی۔ اس کی دنیا اور عقبیٰ دونوں بن جاویں گی۔ ان سب کے علاوہ پڑھنا لکھنا نہ جاننے میں ایک اور بڑی قباحت یہ ہے کہ گھر کی بات غیروں پر ظاہر کرنی پڑتی ہے، یا اس کے چھپانے سے نقصان ہوتا ہے۔ عورتوں کی باتیں اکثر حیا و شرم کی ہوتی ہیں لیکن اپنی

کرے اور اس اصلاح پر خوب غور کرنا چاہیئے کہ جو بات گستاخی یا بے ادبی ہے وہ کیوں گستاخی یا بے ادبی ہے تاکہ اس جیسی باتوں سے احتیاط کر سکے۔

۱۴- خط کے شروع میں یا اخیر میں اپنا نام اور پورا پتہ ضرور لکھ دینا چاہیئے کبھی کبھی پتہ معلوم نہ ہونے سے [illegible] وقت ہوتی ہے اور تم کو خط کا انتظار رہتا ہے [illegible]

۱۵- ہر خط کے اخیر یا شروع میں تاریخ مہینہ اور سنہ لکھنا ضروری ہے بہت اوقات اس کی ضرورت پڑتی ہے [illegible] مثلاً [illegible] کہ ہماری یا کسی اور [illegible] جواب میں لکھا گیا [illegible] معلوم ہو سکتا کہ کون پہلا ہے اور کون بعد [illegible] کسی خط میں بلایا [illegible] اور تم آگئے [illegible]

ماں بہن سے کبھی ظاہر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے - اور اتفاق سے ماں بہن وقت پر پاس نہیں ہوتیں ایسی صورت میں یا تو بے شرمی کرنی پڑتی ہے اور دوسروں سے خط لکھانا پڑتا ہے - یا نہ کہنے سے بہت نقصان اٹھانا ہوتا ہے اسکے علاوہ اور ہزاروں فائدے ہیں اور پڑھنا نہ جاننے میں قباحتیں ہیں کہاں تک بیان کروں دیکھو اب تم میری نصیحت یاد رکھنا اور پڑھنے لکھنے سے ہرگز جی نہ چرانا - زیادہ دعا فقط

راقم عبداللہ از بنارس - ۲۵ رمضان روز جمعہ

## بیٹی کی طرف سے خط کا جواب

معظم و محترم فرزندان دام ظلکم العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ - بعد آداب و تسلیم کے عرض ہے کہ صحیفۂ عالی نے صادر ہو کر مشرف فرمایا - آپ کے مزاج کی خیریت دریافت ہونے سے اطمینان ہوا - اللہ تعالیٰ آپ کی ذات بابرکات کو ہمارے سروں پر دائم و قائم رکھے جناب والا نے بندی کے لکھنے پڑھنے کی نسبت جو لکھا - اس سے مجھ کو بہت فائدہ ہوا - بیشک لوگوں کے کہنے سننے کی وجہ سے میرا دل اچاٹ ہو گیا تھا - اب جس دن سے والا نامہ آیا ہے میں بہت دل لگا کر کے پڑھتی اور کچھ برا بھلا لکھنے بھی لگی ہوں - بیشک آپ کا فرمانا بہت بجا ہے کہ اس میں بے انتہا فائدے ہیں اور جو عورتیں پڑھنا لکھنا نہیں جانتیں وہ بہت پچھتاتی ہیں کہ ہم نے کیوں نہ سیکھ لیا پرسوں کی بات ہے کہ پیشکار صاحب کی بی بی جو ہمارے پڑوس میں رہتی ہیں ان کے ماموں کا خط آیا اور گھر میں کوئی مرد آجکل ہے نہیں - بیچاری ایک ایک کی خوشامد کرتی پھریں کہ کوئی خط پڑھ دے یا کہیں سے پڑھوا لائے کہ اب ماموں کی طبیعت کیسی ہے - سنا گیا تھا کہ ان کا برا حال ہے اس وجہ سے بیچاری بڑی گھبرا رہی تھیں - دوپہر کا آیا ہوا خط دن بھر پڑا رہا - اور کوئی پڑھنے والا نہ ملا - مغرب کے بعد بیچاری میرے پاس آئیں تو میں نے حال سنایا - تب ان کا جی ٹھکانے ہوا تب سے میرے جی کو یہ بات لگ گئی کہ بیشک پڑھنے لکھنے کا ہنر بھی بڑی دولت ہے - اور اسکے نہ جاننے سے بعض وقت بڑی مصیبت پڑتی ہے اور یہ بھی میں دیکھتی ہوں کہ ہماری برادری میں پانچ بیبیاں خوب پڑھی لکھی ہیں وہ جہاں جاتی ہیں ان کی بڑی عزت ہوتی ہے - جو بات خلاف شرع کسی سے

نہیں ہے - اور وہ سب کے پاس کئی خط جمع ہو گئے تو یہ معلوم نہیں ہو گا کہ کام کا ہر وقت ... بعض وقت کسی مقدمہ میں یا ویسے ہی کسی جھگڑے میں تاریخ کے ساتھ خط پیش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے کبھی - ہر ایک سے وقت ہوتا ہے اور ڈاکخانہ کی مہر میں جو تاریخ پڑتی ہے تو اوّل تو وہ بہت کم صاف ہوتی ہے اور ... جس دن خط ڈاکخانہ سے چلا ہے اور کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جیسے مثلاً آج خط ڈالا مگر ڈاک نکل چکی تھی تو پھر کل نکلے گا اور اس پر کل کی تاریخ پڑے گی اب اگر جیسے آج خط میں لکھی تھی کہ ہم آج روانہ ہو کر پرسوں پہنچیں گے اسٹیشن پر انتظام کر رکھنا تو وہاں سب آئیں ایک روز بعد سمجھ جاتے ... وقت ہو گی - غرض بہت سی دقتیں ہوتی ہیں اور ... بہت ... نہیں پڑتی تو تاریخ ... جاتی - میرے بزرگ اکثر ... جانتے ہیں تحریری تاریخ ... پڑھ سکتے ہیں اور سب نہیں پڑھ سکتے -

۱۶ - خط کے اخیر میں گھر کے لوگوں سب کو سلام دعا لکھنا چاہئے اور ... بات بہت اچھی ہے -



ہو جاتی ہے یا بیاہ شادی میں کوئی بری رسم ہوتی ہے تو اسکو ٹوکتی ہیں - منع کرتی ہیں - خوب سمجھا کر نصیحت کرتی ہیں اور سب بیبیاں چپکی ہو کر کان لگا کر سنتی رہتی ہیں - جو کوئی بات پوچھنی ہوتی ہے ان ہی سے پوچھتی ہیں - بیبیوں میں سب سے پہلے وہی پوچھی جاتی ہیں - ساری بیبیاں ان کی تعریفیں کرتی رہتی ہیں - اسلئے میں ضرور جی لگا کر لکھنا پڑھنا سیکھوں گی - مجکو خود بڑا شوق ہو گیا ہے - آپ بھی اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجکو یہ دولت نصیب فرما دے - باقی یہاں سب خیریت ہے

زیادہ حد ادب - فقط آپ کی لونڈی خدیجہ عفی عنہا از سہارنپور - ۲۸ رمضان روز دوشنبہ

## بھانجی کے نام خط

نور چشم راحت جان بی بی صدیقہ سلمہا اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ - بعد دعا کے واضح ہو کہ تمہارا مسرت نامہ آیا - حال معلوم ہونے سے تسلی ہوئی - تمہارے پڑھنے کا حال سنکر مجھے بڑی خوشی ہوئی - اللہ تعالیٰ تمہاری عمر میں برکت دے اور تمہاری محنت کا پھل تم کو جلدی نصیب کرے - جس دن تم اپنے ہاتھ سے مجھے خط لکھو گی - اس دن میں پانچ روپیہ مٹھائی کھانے کے لئے تم کو روانہ کروں گا - اور ایک نصیحت میں تم کو اور کرتا ہوں - میں نے سنا ہے کہ تم شوخی بہت کیا کرتی ہو - اور کسی کا ادب لحاظ نہیں کرتی ہو - اس بات سے مجکو بڑا افسوس ہوا کیونکہ آدمی کی عزت فقط پڑھنے لکھنے سے نہیں ہوتی - جب تک ادب لحاظ نہ سیکھو گی - لوگ تم سے محبت اور پیار نہ کریں گے - پڑھنے لکھنے کے ساتھ سب سے اوّل لڑکوں اور لڑکیوں کو لازم ہے کہ ادب سیکھیں - کیونکہ ادب سے آدمی ہر دلعزیز ہو جاتا ہے - اور سب آدمی اس کی خاطر کرتے ہیں - ادب کرنیوالا ہمیشہ خوش نصیب ہوتا ہے - چنانچہ کسی کا قول ہے - باادب بانصیب بے ادب بے نصیب اب میں تم کو بتاتا ہوں کہ ادب کیا چیز ہے اور اس کا برتاؤ کیونکر چاہیئے جو کوئی تم سے عمر اور رشتہ میں بڑا ہو اس کو بہت تعظیم سے سلام کرو - اور اسکے سامنے کوئی فحش بات زبان سے مت نکالو - نہ اپنے برابر والوں سے اسکے سامنے خوش طبعی اور دل لگی مذاق کرو - جب وہ تمہیں پکاریں تو بہت نرم آواز سے جواب دو - اور جب تم کو کچھ دیں تو سلام کرو - اور جو نصیحت کی

کسی سے اس کے سبب سے دل میں یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ دیکھو ہم سے دور بیٹھے بھی ان کو ہمارا خیال ہے تو اس کے سبب سے محبت بڑھتی ہوتی ہے - یہ خوش اخلاقی کی بات ہے ضرور کرنی چاہئے

۱۷ - اگر خط بڑوں کو لکھا جائے تو ان کے خط میں لکھنا کہ فلاں فلاں سے سلام کہہ دیجئے اور یوں کہہ دیجئے یا کہلوا دیجئے یہ بے ادبی اور گستاخی ہے کہ ان پر حکم چلایا ہے بلکہ طریقہ یہ ہے کہ یوں لکھے کہ فلاں صاحب خط دیکھیں تو سلام قبول کریں ہاں اگر ان سے بہت بے تکلفی ہو تو بہت ادب کے لفظوں میں لکھ دے واسطہ نہیں ہے - چھوٹوں یا برابر والوں سے بے تکلف ان کو لکھنے میں حرج نہیں ہے -

بات کے خوب غور سے سنو۔ جب وہ بول رہا ہو تو بیچ سے اُس کی بات مت کاٹو۔ جہاں وہ بیٹھا ہو اُس سے اُونچی جگہ مت بیٹھو۔ اور اس کا نام لے کر مت پکارو۔ بلکہ اس سے رشتہ لگا کر بولو۔ نام بڑھا کر لیا کرو۔ جیسے خالو جان پھوپی اماں۔ نانا جی۔ آپا جان اگر غصہ میں آ کر وہ تم کو کچھ بُرا بھلا کہیں تو تم ہرگز اُس کا جواب مت دو۔ اُلٹ کر اُن کو کچھ نہ کہو۔ اسی کا نام ادب ہے۔ اور یہ آدمی کے واسطے بہت ضروری ہے۔ فقط

محمد واجد حسین از فیض آباد

اگر کسی برابر والے کو خط لکھنا ہو تو اسکے لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اُسکے مرتبہ کے موافق اس طرح القاب لکھو۔

عـہ ڈاکخانہ کے ورک بہ انگریزی میں چھپنے کی تحریر کا نام لکھتے ہیں اسلئے جس جگہ خط بھیجنا ہو اگر وہاں ڈاکخانہ ہو تو اسکا نام صحیح نام کے نیچے لکیر کھینچ دو۔ اگر وہاں ڈاکخانہ نہ ہو تو جو قریب ڈاکخانہ ہے اس جگہ کے نام و ضلع کے نام کے نیچے لکیر کھینچ دو۔ اور پتہ لکھنے کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ اول تو جو تمہارے القاب کے بعد ہوں ان کا نام لکھو جن کے پاس خط جاتا ہے پھر اُن کا عہدہ۔ پھر دوسری سطر میں محلہ کا نام اور تیسری سطر میں ڈاکخانہ و ضلع کا نام اور اگر وہاں ڈاکخانہ نہیں ہے تو دوسری سطر میں اسی جگہ کا بھی نام لکھ جاتے اور تیسری سطر میں ڈاکخانہ و ضلع کا نام ہو۔ پھر اگر خط کسی دوسرے صوبہ میں لکھنا ہے تو ضلع کے بعد صوبہ کا نام بھی لکھ دینا چاہیئے اور اگر کسی دوسرے ملک میں خط لکھنا ہو تو سب سے آخر میں ملک کا نام لکھ دیا جاتا ہے اور کارڈ اور لفافہ پر پتہ ایک ہی طرف لکھا جاتا ہے۔

## القاب

عنایت فرمائے من سلامت السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مشفقہ شفیقہ من سلامت السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مہربان من سلامت۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ (یا اس طرح آداب لکھو)

بعد سلام مسنون کے عرض ہے۔ یا یوں لکھو۔ بعد سلام مسنون و شوق ملاقات کے عرض ہے۔ پھر خط کا مضمون لکھو اور یہ خیال رکھو کہ نہ تو اتنا بڑھا کر لکھو جس طرح کہ بڑوں کو لکھتے ہیں اور نہ اتنا گھٹا کر لکھو جیسے کہ چھوٹوں کو لکھتے ہیں۔ بلکہ ہر بات میں برابری کا خیال رکھو۔

### خط کا پتہ لکھنے کا طریقہ یہ ہے نمونہ کے لئے دو پتے لکھے جاتے ہیں

بخدمت والا درجت معظم و محترم من جناب برادر عزیز وحید الزمان صاحب دام ظلکم العالی

محلہ امین آباد۔ قریب مکان حکیم عبد الغنی صاحب نائب تحصیلدار۔ لکھنؤ۔

بمطالعہ برخوردار سعادت اطوار منشی محمد سعید الدین سلمہ اللہ تعالیٰ در آید

چوک بر دوکان لیاقت حسین صاحب سادہ کار۔ فیض آباد۔



## گنتی عـہ

| نام | صورت | نام | صورت | نام | صورت | نام | صورت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ایک | ۱ | چھبیس | ۲۶ | اکیاون | ۵۱ | چھہتر | ۷۶ |
| دو | ۲ | ستائیس | ۲۷ | باون | ۵۲ | ستتر | ۷۷ |
| تین | ۳ | اٹھائیس | ۲۸ | ترپن | ۵۳ | اٹھتر | ۷۸ |
| چار | ۴ | انتیس | ۲۹ | چوّن | ۵۴ | اُناسی | ۷۹ |
| پانچ | ۵ | تیس | ۳۰ | پچپن | ۵۵ | اَسّی | ۸۰ |
| چھ | ۶ | اکتیس | ۳۱ | چھپن | ۵۶ | اکیاسی | ۸۱ |
| سات | ۷ | بتیس | ۳۲ | ستاون | ۵۷ | بیاسی | ۸۲ |
| آٹھ | ۸ | تینتیس | ۳۳ | اٹھاون | ۵۸ | تراسی | ۸۳ |
| نو | ۹ | چونتیس | ۳۴ | انسٹھ | ۵۹ | چوراسی | ۸۴ |
| دس | ۱۰ | پینتیس | ۳۵ | ساٹھ | ۶۰ | پچاسی | ۸۵ |
| گیارہ | ۱۱ | چھتیس | ۳۶ | اکسٹھ | ۶۱ | چھیاسی | ۸۶ |
| بارہ | ۱۲ | سینتیس | ۳۷ | باسٹھ | ۶۲ | ستاسی | ۸۷ |
| تیرہ | ۱۳ | اڑتیس | ۳۸ | تریسٹھ | ۶۳ | اٹھاسی | ۸۸ |
| چودہ | ۱۴ | انتالیس | ۳۹ | چونسٹھ | ۶۴ | نواسی | ۸۹ |
| پندرہ | ۱۵ | چالیس | ۴۰ | پینسٹھ | ۶۵ | نوّے | ۹۰ |
| سولہ | ۱۶ | اکتالیس | ۴۱ | چھیاسٹھ | ۶۶ | اکیانوے | ۹۱ |
| سترہ | ۱۷ | بیالیس | ۴۲ | سڑسٹھ | ۶۷ | بانوے | ۹۲ |
| اٹھارہ | ۱۸ | تینتالیس | ۴۳ | اڑسٹھ | ۶۸ | ترانوے | ۹۳ |
| انیس | ۱۹ | چوالیس | ۴۴ | انہتر | ۶۹ | چورانوے | ۹۴ |
| بیس | ۲۰ | پینتالیس | ۴۵ | ستر | ۷۰ | پچانوے | ۹۵ |
| اکیس | ۲۱ | چھیالیس | ۴۶ | اکہتر | ۷۱ | چھیانوے | ۹۶ |
| بائیس | ۲۲ | سینتالیس | ۴۷ | بہتر | ۷۲ | ستانوے | ۹۷ |
| تیئیس | ۲۳ | اڑتالیس | ۴۸ | تہتر | ۷۳ | اٹھانوے | ۹۸ |
| چوبیس | ۲۴ | انچاس | ۴۹ | چوہتر | ۷۴ | ننانوے | ۹۹ |
| پچیس | ۲۵ | پچاس | ۵۰ | پچھتر | ۷۵ | سو | ۱۰۰ |

عـہ بچوں کو یہ باتیں سمجھا دی جاویں کہ دو میں اس علامت (٠) کو صفر کہتے ہیں صفر کے سوا کسی خانہ کے ہیں گنتی اس طرح یاد کرادو۔ صفر۔ ایک۔ دو۔ ہر چیز ایک سے نو تک اکائیاں کہلاتی ہیں۔ اکائی کے معنی اکیلی چیز کے ہیں۔ دہائی دس کو کہتے ہیں دس دہائیوں کی ایک دہائی ہوتی ہے۔ دہائیاں بھی نو ہوتی ہیں۔ دس دہائیوں کا ایک سیکڑہ ہوتا ہے۔ دہائی کے دہنی طرف ایک صفر ہوتا ہے سیکڑہ کی دہنی طرف دو صفر ہوتے ہیں۔ جیسے (۱۰۰) (۲۰۰) (۳۰۰) اور دس سیکڑہ سے ہزار ہوتا ہے جیسے (۱۰۰۰) (۲۰۰۰) (۳۰۰۰) ہزار کی دہنی طرف تین صفر لکھے جاتے ہیں۔ اسی طرح دہائیاں بھی ہوں گی ایک صفر دہائی (۱۰) دو پر سیکڑہ (۱۰۰) تین پر ہزار (۱۰۰۰) ہوتا ہے اسی طرح دس ہزار۔ لاکھ۔ دس لاکھ۔ کروڑ۔ دس کروڑ۔ ارب کو سمجھ لیں۔

# سچی کہانیاں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی جنگل میں تھا یکایک اس نے ایک بدلی میں یہ آواز سُنی کہ فلاں شخص کے باغ کو پانی دے۔ اس آواز کے ساتھ وہ بدلی چلی اور ایک سنگستان میں خوب پانی برسا اور تمام پانی ایک نالہ میں جمع ہو کر چلا۔ یہ شخص اس پانی کے پیچھے ہولیا دیکھتا کیا ہے کہ ایک شخص اپنے باغ میں کھڑا ہوا بیلچہ سے پانی پھیر رہا ہے۔ اُس نے اس باغ والے سے پوچھا کہ اے بندۂ خدا تیرا کیا نام ہے۔ اس نے وہی نام بتایا جو اس نے بدلی میں سُنا تھا۔ پھر باغ والے نے اس سے پوچھا کہ اے بندۂ خدا تو میرا نام کیوں دریافت کرتا ہے اس نے کہا کہ میں نے اس بدلی میں جس کا یہ پانی ہے ایک آواز سُنی کہ تیرا نام لے کر کہا کہ اس کے باغ کو پانی دے تو اس میں کیا عمل کرتا ہے کہ اس قدر مقبول ہے۔ اس نے کہا جب تو نے پوچھا تو مجھ کو کہنا ہی پڑا میں اسکی کُل پیداوار کو دیکھتا ہوں اس میں سے ایک تہائی خیرات کر دیتا ہوں ایک تہائی اپنے لئے اور بال بچوں کیلئے رکھ لیتا ہوں، اور ایک تہائی پھر اسی باغ میں لگا دیتا ہوں۔ فائدہ۔ سبحان اللہ کیا خدا کی رحمت ہے کہ جو کوئی اطاعت کرتا ہے اسکے کام غیب سے اس طرح سر انجام ہو جاتے ہیں کہ اسکو خبر بھی نہیں ہوتی۔ بیشک سچ ہے جو اللہ کا ہو گیا اسکا اللہ ہو گیا۔

# دوسری کہانی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے۔ ایک کوڑھی۔ دوسرا گنجا۔ تیسرا اندھا۔ خداوند تعالیٰ نے انکو آزمانا چاہا اور ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا۔ پہلے وہ کوڑھی کے پاس آیا اور پوچھا تجھ کو کیا چیز پیاری ہے۔ اس نے کہا مجھے اچھی رنگت اور خوبصورت کھال ملجاوے اور یہ بلا جاتی رہے جس سے لوگ مجھ کو اپنے پاس بیٹھنے نہیں دیتے اور گھن کرتے ہیں اُس فرشتہ نے اپنا ہاتھ اس کے بدن پر پھیر دیا۔ اسی وقت چنگا ہو گیا اور اچھی کھال اور خوبصورت رنگت نکل آئی۔ پھر پوچھا تجھ کو کون سے مال سے زیادہ رغبت ہے اس نے کہا اونٹ سے پس ایک گابھن اونٹنی بھی اس کو دیدی اور کہا اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے۔ پھر گنجے کے پاس آیا اور پوچھا۔ تجھ کو کونسی چیز پیاری ہے۔ کہا ایسے بال اچھے نکل آئیں اور یہ بلا مجھ سے جاتی رہے کہ لوگ جس سے گھن کرتے ہیں۔ فرشتے نے اپنا ہاتھ اسکے سر پر پھیر دیا، فوراً اچھا ہو گیا اور اچھے بال نکل آئے۔ پھر پوچھا تجھ کو کونسا مال پسند ہے۔ اس نے کہا گائے پس اسکو ایک گابھن گائے دیدی اور کہا اللہ تعالیٰ اس میں برکت بخشے۔ پھر اندھے کے پاس آیا اور پوچھا تجھ کو کیا چیز چاہیئے۔ کہا اللہ تعالیٰ میری نگاہ درست کر دے کہ سب آدمیوں کو دیکھوں اس فرشتے نے آنکھوں پر ہاتھ پھیر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسکی نگاہ درست کر دی۔ پھر پوچھا۔ تجھ کو کیا مال پیارا ہے کہا۔ بکری۔ پس



اسکو ایک گابھن بکری دے دی۔ تینوں کے جانوروں نے بچے دیئے تھوڑے دنوں میں اسکے اونٹوں سے جنگل بھر گیا اور اس کی گایوں سے اور اسکی بکریوں سے۔ پھر وہ فرشتہ خدا کے حکم سے اسی پہلی صورت میں کوڑھی کے پاس آیا اور کہا کہ میں ایک مسکین آدمی ہوں میرے سفر کا سب سامان چُک گیا۔ آج میرے پہنچنے کا کوئی وسیلہ نہیں سوائے خدا کے اور پھر تیرا۔ میں اس اللہ کے نام پر جس نے تجھ کو اچھی رنگت اور عمدہ کھال عنایت فرمائی، تجھ سے ایک اونٹ مانگتا ہوں کہ اس پر سوار ہو کر اپنے گھر پہنچ جاؤں وہ بولا یہاں سے چل دُور ہو۔ مجھے اور بہت سے حقوق ادا کرنے ہیں۔ تیرے دینے کی اس میں گنجائش نہیں۔ فرشتہ نے کہا شاید تجھ کو میں پہچانتا ہوں۔ کیا تو کوڑھی نہیں تھا کہ لوگ تجھ سے گھن کرتے تھے۔ اور کیا تو مفلس تھا پھر تجھ کو خدا نے اس قدر مال عنایت فرمایا۔ اس نے کہا واہ کیا خوب۔ یہ مال تو میری کئی پشتوں سے باپ دادا کے وقت سے چلا آتا ہے۔ فرشتے نے کہا۔ اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجھ کو ویسا ہی کر دے جیسا پہلے تھا۔ پھر گنجے کے پاس اُسی پہلی صورت میں آیا اور اسی طرح اس سے بھی سوال کیا اور اس نے بھی ویسا ہی جواب دیا۔ فرشتہ نے کہا، اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجھ کو ویسا ہی کر دے جیسا پہلے تھا پھر اندھے کے پاس اسی پہلی صورت میں آیا، اور کہا میں مسافر ہوں بے سامان ہو گیا ہوں آج بجز خدا کے اور پھر تیرے کوئی میرا وسیلہ نہیں ہے۔ میں اسکے نام پر جس نے دوبارہ تجھ کو نگاہ بخشی تجھ سے ایک بکری مانگتا ہوں کہ اس سے اپنی کارروائی کر کے سفر پورا کروں۔ اس نے کہا بیشک میں اندھا تھا۔ خداوند تعالیٰ نے محض اپنی رحمت سے مجھ کو نگاہ بخشی، جتنا تیرا جی چاہے لے اور جتنا چاہے چھوڑ جا۔ خدا کی قسم کسی چیز کو بھی تجھ کو منع نہیں کرتا۔ فرشتے نے کہا کہ تو اپنا مال اپنے پاس رکھ مجھ کو کچھ نہیں چاہیئے فقط تم تینوں کی آزمائش منظور تھی سو ہو چکی۔ خدا تجھ سے راضی ہو اور ان دونوں سے ناراض۔

فائدہ۔ خیال کرنا چاہیئے کہ ان دونوں کو ناشکری کا کیا نتیجہ ملا کہ تمام نعمت چھن گئی اور جیسے تھے ویسے ہی رہ گئے اور خدا اُن سے ناراض ہوا۔ دُنیا اور آخرت دونوں میں نامراد رہے۔ اور اس شخص کو شکر کی وجہ سے کیا عوض ملا کہ نعمت بحال رہی اور خدا اس سے خوش ہوا اور وہ دنیا اور آخرت دونوں میں شاد و بامراد رہا۔

# تیسری کہانی

ایک بار حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس کہیں سے کچھ گوشت آیا۔ اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بہت اچھا لگتا تھا۔ اسلئے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خادمہ سے فرمایا کہ یہ گوشت طاق میں رکھ دے شاید حضرت نوش فرماویں اس نے طاق میں رکھ دیا۔ اتنے میں ایک سائل آیا اور دروازے پر کھڑے ہو کر آواز دی بھیجو اللہ کے نام پر خدا برکت کرے گھر میں سے جواب دیا خدا تجھ کو بھی برکت دے۔ اس لفظ میں یہ اشارہ ہے کہ کوئی چیز دینے کی موجود نہیں ہے۔ وہ سائل چلا گیا

اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا اے ام سلمہ تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے۔ انہوں نے کہا ہاں ہے۔ اور خادمہ سے کہا۔ جا وہ گوشت آپ کے واسطے لے آ۔ وہ گوشت لینے گئی، دیکھتی کیا ہے کہ وہاں گوشت کا تو نام بھی نہیں ہے فقط ایک سفید پتھر کا ٹکڑا رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا چونکہ تم نے سائل کو نہ دیا تھا اسلئے وہ گوشت پتھر بن گیا فائدہ۔ غور کیجئے کہ خدا کے نام پر نہ دینے کی یہ نحوست ہوئی کہ اس گوشت کی صورت بگڑ گئی اور پتھر بن گیا اسی طرح جو شخص سائل کو بہانہ کر کے خود کھاتا ہے وہ پتھر کھا رہا ہے جس کا یہ اثر ہے کہ سنگدلی اور دل کی سختی بڑھتی چلی جاتی ہے چونکہ حضرتؐ کے گھر والوں کے ساتھ خداوند کریم کی بڑی عنایت اور رحمت ہے اسلئے اس گوشت کی صورت کھلی نگاہوں میں بدل دی تاکہ اسکے استعمال سے محفوظ رہیں۔

## چوتھی کہانی

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریف تھی کہ فجر کی نماز پڑھ کر اپنے یاروں اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سے رات کو کسی نے کوئی خواب تو نہیں دیکھا، اگر کوئی دیکھتا تو عرض کر دیا کرتا تھا۔ آپ کچھ تعبیر ارشاد فرما دیا کرتے تھے۔ عادت کے موافق ایک بار سب سے پوچھا کہ کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے سب نے عرض کیا کہ کوئی نہیں دیکھا آپ نے فرمایا کہ میں نے آج رات ایک خواب دیکھا ہے کہ دو شخص میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو ایک زمین مقدس کی طرف لے چلے۔ دیکھتا کیا ہوں کہ ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اور دوسرا کھڑا ہے اور اسکے ہاتھ میں لوہے کا زنبور ہے۔ اس بیٹھے ہوئے کے کلے کو اس سے چیر رہا ہے یہاں تک کہ گدی تک جا پہنچتا ہے۔ پھر دوسرے کلے کے ساتھ بھی یہی معاملہ کر رہا ہے اور پھر وہ کلا اسکا درست ہو جاتا ہے۔ پھر اسکے ساتھ ایسا ہی کرتا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کیا بات ہے وہ دونوں شخص بولے آگے چلو ہم آگے چلے یہاں تک کہ ایک ایسے شخص پر گذر ہوا جو لیٹا ہوا ہے اور اسکے سرہانے ایک شخص ہاتھ میں بڑا بھاری پتھر لئے کھڑا ہے۔ اس سے اس کا سر نہایت زور سے پھوڑتا ہے۔ جب وہ پتھر اسکے سر پر دے مارتا ہے پتھر ڈھلک کر دور جا گرتا ہے جب وہ اسکے اٹھانے کے لئے جاتا ہے تو اب تک لوٹ کر اسکے پاس نہیں آنے پاتا کہ اسکا سر پھر اچھا خاصا جیسا تھا ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ اور وہ پھر اسکو اسی طرح پھوڑتا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے۔ وہ دونوں بولے آگے چلو۔ ہم آگے چلے۔ یہاں تک کہ ہم ایک غار پر پہنچے جو مثل تنور کے تھا نیچے سے فراخ تھا اور اوپر سے تنگ۔ اس میں آگ جل رہی ہے اور اس میں بہت سے ننگے مرد و عورت بھرے ہوئے ہیں جس وقت وہ آگ اوپر کو اٹھتی ہے اسکے ساتھ وہ سب اٹھ آتے ہیں یہاں تک کہ قریب نکلنے کے ہو جاتے ہیں۔ پھر جس وقت بیٹھتی ہے وہ بھی نیچے چلے جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے وہ دونوں بولے آگے چلو ہم آگے چلے۔ یہاں تک کہ ایک خون کی نہر پر پہنچے۔ اسکے بیچ میں ایک شخص کھڑا ہے اور نہر کے کنارے پر



ایک شخص کھڑا ہے اور اسکے سامنے بہت سے پتھر پڑے ہیں۔ وہ نہر کے اندر والا شخص نہر کے کنارہ کی طرف آتا ہے جس وقت نکلنا چاہتا ہے کنارہ والا اس شخص کے منہ پر ایک پتھر اس زور سے مارتا ہے کہ پھر اپنی پہلی جگہ جا پہنچتا ہے۔ پھر جب کبھی وہ نکلنا چاہتا ہے اسی طرح پتھر مار کر اسکو ہٹا دیتا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے۔ وہ دونوں بولے آگے چلو ہم آگے چلے یہاں تک کہ ایک ہرے بھرے باغ میں پہنچے۔ اس میں ایک بڑا درخت ہے اور اسکے نیچے ایک بوڑھا آدمی اور بہت سے بچے بیٹھے ہیں اور درخت کے قریب ایک اور شخص بیٹھا ہوا ہے اسکے سامنے آگ جل رہی ہے وہ اسکو دھونک رہا ہے۔ پھر وہ دونوں مجھ کو چڑھا کر درخت کے اوپر لے گئے اور ایک گھر درخت کے بیچ میں نہایت عمدہ بن رہا تھا اس میں لے گئے میں نے ایسا گھر کبھی نہیں دیکھا۔ اسمیں مرد بوڑھے جوان عورتیں اور بچے بہت سے تھے۔ پھر اس سے باہر لا کر اور اوپر لے گئے۔ وہاں ایک گھر پہلے گھر سے بھی عمدہ تھا اسمیں لے گئے۔ اس میں بوڑھے اور جوان تھے۔ میں نے ان دونوں شخصوں سے کہا کہ تم نے مجھکو تمام رات پھرایا اب بتاؤ کہ یہ سب کیا اسرار تھے۔ انہوں نے کہا کہ وہ شخص جو تم نے دیکھا تھا کہ اسکے کلے چیرے جاتے تھے وہ شخص جھوٹا ہے کہ جھوٹی باتیں کہا کرتا تھا اور وہ باتیں تمام جہان میں مشہور ہو جاتی تھیں اسکے ساتھ قیامت تک یوں ہی کرتے رہینگے۔ اور جس کا سر پھوٹتے ہوئے دیکھا۔ وہ وہ شخص ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو علم قرآن دیا۔ رات کو اس سے غافل ہو کر سو رہا اور دن کو اس پر عمل نہ کیا۔ قیامت تک اسکے ساتھ یہی معاملہ رہے گا۔ اور جنکو تم نے آگ کے غار میں دیکھا وہ زنا کرنے والے لوگ ہیں۔ اور جسکو خون کی نہر میں دیکھا وہ سود کھانے والا ہے اور درخت کے نیچے جو بوڑھے شخص تھے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ اور ان کے گرداگرد جو بچے دیکھے وہ لوگوں کی نابالغ اولاد ہے۔ اور جو آگ دھونک رہا تھا وہ مالک داروغہ دوزخ کا ہے۔ اور پہلا گھر جسمیں آپ داخل ہوئے وہ عام مسلمانوں کا ہے اور یہ دوسرا گھر شہیدوں کا ہے۔ اور میں جبرئیل ہوں اور یہ میکائیل ہیں پھر بولے سر اوپر اٹھاؤ میں نے سر اٹھایا تو دیکھا اوپر ایک سفید بادل نظر آیا۔ بولے کہ یہ تمہارا گھر ہے میں نے کہا مجھ کو چھوڑو میں اپنے گھر میں داخل ہوں۔ بولے ابھی تمہاری عمر باقی ہے پوری نہیں ہوئی۔ اگر پوری ہو چکتی تو ابھی چلے جاتے فائدہ۔ جاننا چاہیئے کہ خواب انبیاء کا وحی ہوتا ہے۔ یہ تمام واقعے سچے ہیں۔ اس حدیث سے کئی چیزوں کا حال معلوم ہوا۔ اولؔ جھوٹ کا کیسی سخت سزا ہے۔ دوسرے عالم بے عمل کا۔ تیسرے زنا کا۔ چوتھے سود کا۔ خدا سب مسلمانوں کو ان کاموں سے محفوظ رکھے۔

## عقیدوں کا بیان

عقیدہ ۱۔ تمام عالم پہلے بالکل ناپید تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے موجود ہوا۔

عقیدہ ۲۔ اللہ ایک ہے وہ کسی کا محتاج نہیں۔ اسنے کسی کو جنا نہ وہ کسی سے جنا گیا۔ اسکی کوئی بیوی نہیں۔ کوئی اسکے مقابل کا نہیں

عقیدہ ۳۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

عقیدہ ۴۔ کوئی چیز اسکے مثل نہیں وہ سب سے نرالا ہے۔

عقیدہ ۵۔ وہ زندہ ہے ہر چیز پر اس کو قدرت ہے۔ کوئی چیز اسکے علم سے باہر نہیں وہ سب کچھ دیکھتا ہے سنتا ہے کلام فرماتا ہے لیکن اس کا کلام ہم لوگوں کے کلام کی طرح نہیں جو چاہے کرتا ہے کوئی اس کی روک ٹوک کرنے والا نہیں۔ وہی پوجنے کے قابل ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں۔ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ بادشاہ ہے سب عیبوں سے پاک ہے۔ وہی اپنے بندوں کو سب آفتوں سے بچاتا ہے۔ وہی عزت والا ہے۔ بڑائی والا ہے۔ ساری چیزوں کا پیدا کرنیوالا ہے اس کا کوئی پیدا کرنے والا نہیں۔ گناہوں کا بخشنے والا ہے۔ زبردست ہے۔ بہت دینے والا ہے۔ روزی پہنچانے والا ہے۔ جسکی روزی چاہے تنگ کردے اور جس کی چاہے زیادہ کردے۔ جس کو چاہے پست کردے جس کو چاہے بلند کردے جس کو چاہے عزت دے جس کو چاہے ذلت دے۔ انصاف والا ہے۔ بڑے تحمل اور برداشت والا ہے۔ خدمت اور عبادت کی قدر کرنیوالا ہے دعا کا قبول کرنے والا ہے۔ سمائی والا ہے۔ وہ سب پر حاکم ہے اس پر کوئی حاکم نہیں۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں وہ سب کا کام بنانے والا ہے۔ اسی نے سب کو پیدا کیا ہے۔ وہی قیامت میں پھر پیدا کرے گا۔ وہی جلاتا ہے۔ وہی مارتا ہے۔ اس کو نشانیوں اور صفتوں سے سب جانتے ہیں۔ اس کی ذات کی باریکی کو کوئی نہیں جان سکتا۔ گنہگاروں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ جو سزا کے قابل ہیں ان کو سزا دیتا ہے۔ وہی ہدایت کرتا ہے۔ جہان میں جو کچھ ہوتا ہے اسی کے حکم سے ہوتا ہے۔ بے اسکے حکم کے ذرہ نہیں ہل سکتا۔ نہ وہ سوتا ہے نہ اونگھتا ہے۔ وہ تمام عالم کی حفاظت سے تھکتا نہیں۔ وہی سب چیزوں کو تھامے ہوئے ہے۔ اسی طرح تمام اچھی اور کمال کی صفتیں اسکو حاصل ہیں اور بری اور نقصان کی کوئی صفت اس میں نہیں نہ اس میں کوئی عیب ہے۔

عقیدہ ۶۔ اس کی سب صفتیں ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی اور اس کی کوئی صفت کبھی جا نہیں سکتی۔

عقیدہ ۷۔ مخلوق کی صفتوں سے وہ پاک ہے اور قرآن و حدیث میں بعضی جگہ جو ایسی باتوں کی خبر دی گئی ہے تو ان کے معنی اللہ کے حوالہ کریں کہ وہی اسکی حقیقت جانتا ہے۔ اور ہم بے کھود کرید کئے اسی طرح ایمان لاتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ جو کچھ اسکا مطلب ہے وہ ٹھیک ہے اور حق ہے اور یہی بات بہتر ہے۔ یا اسکے کچھ مناسب معنے لگالیں جس سے وہ سمجھ میں آجائے۔

عقیدہ ۸۔ عالم میں جو کچھ بھلا برا ہوتا ہے سب کو خدا تعالٰے اس کے ہونے سے پہلے ہمیشہ سے جانتا ہے اور اپنے جاننے کے موافق اس کو پیدا کرتا ہے تقدیر اسی کا نام ہے۔ اور بری چیزوں کے پیدا کرنے میں بہت بھید ہیں جن کو ہر ایک نہیں جانتا۔

عقیدہ ۹۔ بندوں کو اللہ تعالٰے نے سمجھ اور ارادہ دیا ہے جس سے وہ گناہ اور ثواب کے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں۔ مگر



بندوں کو کسی کام کے پیدا کرنے کی قدرت نہیں ہے۔ گناہ کے کام سے اللہ میاں ناراض اور ثواب کے کام سے خوش ہوتے ہیں

عقیدہ ۱۰۔ اللہ تعالٰے نے بندوں کو ایسے کام کا حکم نہیں دیا جو بندوں سے نہ ہو سکے۔

عقیدہ ۱۱۔ کوئی چیز خدا کے ذمہ ضروری نہیں وہ جو کچھ مہربانی کرے اس کا فضل ہے۔

عقیدہ ۱۲۔ بہت سے پیغمبر اللہ تعالٰے کے بھیجے ہوئے بندوں کو سیدھی راہ بتانے آئے اور وہ سب گناہوں سے پاک ہیں۔ گنتی انکی پوری طرح اللہ ہی کو معلوم ہے۔ ان کی سچائی بتانے کو اللہ تعالٰے نے ان کے ہاتھوں ایسی نئی نئی اور مشکل باتیں ظاہر کیں جو اور لوگ نہیں کرسکتے۔ ایسی باتوں کو معجزہ کہتے ہیں۔ ان میں سب سے پہلے آدم علیہ السلام تھے اور سب کے بعد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور باقی درمیان میں ہوئے۔ ان میں بعضے بہت مشہور ہیں جیسے حضرت نوح علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، اسحٰق علیہ السلام، اسمٰعیل علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام، یوسف علیہ السلام، داؤد علیہ السلام، سلیمان علیہ السلام، ایوب علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، ہارون علیہ السلام، زکریا علیہ السلام، یحییٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام، الیاس علیہ السلام، الیسع علیہ السلام، یونس علیہ السلام، لوط علیہ السلام، ادریس علیہ السلام، ذوالکفل علیہ السلام، صالح علیہ السلام، ہود علیہ السلام، شعیب علیہ السلام۔

عقیدہ ۱۳۔ سب پیغمبروں کی گنتی اللہ تعالٰی نے کسی کو نہیں بتائی اسلئے یوں عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالٰی کے بھیجے ہوئے جتنے پیغمبر ہیں ہم ان سب پر ایمان لاتے ہیں جو ہم کو معلوم ہیں ان پر بھی اور جو نہیں معلوم ان پر بھی۔

عقیدہ ۱۴۔ پیغمبروں میں بعضوں کا رتبہ بعضوں سے بڑا ہے سب سے زیادہ رتبہ ہمارے پیغمبر محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور آپ کے بعد کوئی نیا پیغمبر نہیں آسکتا۔ قیامت تک جتنے آدمی اور جن ہونگے آپ سب کے پیغمبر ہیں۔

عقیدہ ۱۵۔ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالٰے نے جاگتے میں جسم کے ساتھ مکہ سے بیت المقدس اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور وہاں سے جہاں تک اللہ تعالٰے کو منظور ہوا پہنچایا اور پھر مکہ میں پہنچا دیا۔ اس کو معراج کہتے ہیں۔

عقیدہ ۱۶۔ اللہ تعالٰے نے کچھ مخلوقات نور سے پیدا کرکے ان کو ہماری نظروں سے چھپا دیا ہے۔ ان کو فرشتہ کہتے ہیں۔ بہت سے کام انکے حوالے ہیں۔ وہ کبھی اللہ کے حکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے جس کام میں لگا دیا ہے اس میں لگے ہیں۔ ان میں چار فرشتے بہت مشہور ہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام، حضرت عزرائیل علیہ السلام۔ اللہ تعالٰے نے کچھ مخلوق آگ سے بنائی ہے وہ بھی ہم کو دکھائی نہیں دیتی ان کو جن کہتے ہیں۔ ان میں نیک و بد سب طرح کے ہوتے ہیں انکے اولاد بھی ہوتی ہے۔ ان سب میں زیادہ مشہور شریر ابلیس یعنی شیطان ہے۔

عقیدہ ۱۷۔ مسلمان جب خوب عبادت کرتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے اور دنیا سے محبت نہیں رکھتا اور پیغمبر صاحب کی ہر طرح خوب تابعداری کرتا ہے تو وہ اللہ کا دوست اور پیارا ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص کو ولی کہتے ہیں۔ اس شخص سے کبھی ایسی باتیں

ہونے لگتی ہیں جو اور لوگوں سے نہیں ہو سکتیں۔ ان باتوں کو کرامت کہتے ہیں۔

عقیدہ ۱۸۔ ولی کتنے ہی بڑے درجہ کو پہنچ جائے مگر نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔

عقیدہ ۱۹۔ خدا کا کیسا ہی پیارا ہو جائے مگر جب تک ہوش و حواس باقی ہوں شرع کا پابند رہنا فرض ہے۔ نماز روزہ اور کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی۔ جو گناہ کی باتیں ہیں وہ اس کے لئے درست نہیں ہو جاتیں۔

عقیدہ ۲۰۔ جو شخص شریعت کے خلاف ہو وہ خدا کا دوست نہیں ہو سکتا۔ اگر اس کے ہاتھ سے کوئی اچنبھے کی بات دکھائی دے یا تو وہ جادو ہے یا نفسانی اور شیطانی دھندا ہے۔ اس سے عقیدہ نہ رکھنا چاہیئے۔

عقیدہ ۲۱۔ ولی لوگوں کو بعض بھید کی باتیں سوتے یا جاگتے میں معلوم ہو جاتی ہیں اس کو کشف اور الہام کہتے ہیں اگر وہ شرع کے موافق ہے تو قبول ہے اور اگر شرع کے خلاف ہے تو رد ہے۔

عقیدہ ۲۲۔ اللہ و رسول نے دین کی سب باتیں قرآن و حدیث میں بندوں کو بتا دیں۔ اب کوئی نئی بات دین میں نکالنا درست نہیں ایسی نئی بات کو بدعت کہتے ہیں۔ بدعت بہت بڑا گناہ ہے۔

عقیدہ ۲۳۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں آسمان سے جبرئیل علیہ السلام کی معرفت بہت سے پیغمبروں پر اتاریں تاکہ وہ اپنی اپنی امتوں کو دین کی باتیں سنائیں۔ ان میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں۔ توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی۔ زبور حضرت داؤد علیہ السلام کو۔ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو۔ قرآن مجید ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ اور قرآن مجید آخری کتاب ہے۔ اب کوئی کتاب آسمان سے نہ آئے گی۔ قیامت تک قرآن ہی کا حکم چلتا رہے گا۔ دوسری کتابوں کو گمراہ لوگوں نے بہت کچھ بدل ڈالا۔ مگر قرآن مجید کی نگہبانی کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اس کو کوئی نہیں بدل سکتا۔

عقیدہ ۲۴۔ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جن جن مسلمانوں نے دیکھا ہے ان کو صحابی کہتے ہیں ان کی بڑی بڑی بزرگیاں آئی ہیں ان سب سے محبت اور اچھا گمان رکھنا چاہیئے۔ اگر ان کے آپس میں کوئی لڑائی جھگڑا سننے میں آئے تو اس کو بھول چوک سمجھے۔ ان کی کوئی برائی نہ کرے۔ ان سب میں سب سے بڑھ کر چار صحابی ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ پیغمبر صاحب کے بعد ان کی جگہ بیٹھے اور دین کا بندوبست کیا اس لئے یہ اول خلیفہ کہلاتے ہیں۔ تمام امت میں یہ سب سے بہتر ہیں۔ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ دوسرے خلیفہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ تیسرے خلیفہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ چوتھے خلیفہ ہیں۔

عقیدہ ۲۵۔ صحابی کا اتنا بڑا رتبہ ہے کہ بڑے سے بڑا ولی بھی ادنیٰ درجہ کے صحابی کے برابر مرتبہ میں نہیں پہنچ سکتا۔

عقیدہ ۲۶۔ پیغمبر صاحب کی اولاد اور بیبیاں سب تعظیم کے لائق ہیں اور اولاد میں سب سے بڑا رتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے۔



اور بیبیوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا۔

عقیدہ ۲۷۔ ایمان جب درست ہوتا ہے کہ اللہ و رسول کو سب باتوں میں سچا سمجھے اور ان سب کو مان لے۔ اللہ و رسول کی کسی بات میں شک کرنا یا اس کو جھٹلانا یا اس میں عیب نکالنا یا اس کے ساتھ مذاق اڑانا ان سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

عقیدہ ۲۸۔ قرآن اور حدیث کے کھلے کھلے مطلب کو نہ ماننا اور اینچ پینچ کر کے اپنے مطلب بنانے کو معنی گھڑنا بد دینی کی بات ہے۔

عقیدہ ۲۹۔ گناہ کو حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

عقیدہ ۳۰۔ گناہ چاہے جتنا بڑا ہو جب تک اس کو برا سمجھتا رہے ایمان نہیں جاتا۔ البتہ کمزور ہو جاتا ہے۔

عقیدہ ۳۱۔ اللہ تعالیٰ سے نڈر ہو جانا یا ناامید ہو جانا کفر ہے۔

عقیدہ ۳۲۔ کسی سے غیب کی باتیں پوچھنا اور اس کا یقین کر لینا کفر ہے۔

عقیدہ ۳۳۔ غیب کا حال سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ البتہ نبیوں کو وحی سے اور ولیوں کو کشف اور الہام سے اور عام لوگوں کو نشانیوں سے بعضی باتیں معلوم بھی ہو جاتی ہیں۔

عقیدہ ۳۴۔ کسی کا نام لے کر کافر کہنا یا لعنت کرنا بڑا گناہ ہے۔ ہاں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ظالموں پر لعنت جھوٹوں پر لعنت۔ مگر جن کا نام لے کر اللہ و رسول نے لعنت کی ہے یا ان کے کافر ہونے کی خبر دی ہے ان کو کافر ملعون کہنا گناہ نہیں۔

عقیدہ ۳۵۔ جب آدمی مر جاتا ہے اگر گاڑا جائے تو گاڑنے کے بعد اور اگر نہ گاڑا جائے تو جس حال میں ہو اس کے پاس دو فرشتے جن میں سے ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہتے ہیں۔ آکر پوچھتے ہیں کہ تیرا پروردگار کون ہے۔ تیرا دین کیا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں۔ اگر مردہ ایماندار ہوا تو ٹھیک ٹھیک جواب دیتا ہے۔ پھر اس کے لئے سب طرح کی چین ہے جنت کی طرف کھڑکی کھول دیتے ہیں جس سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے اور وہ مزے میں پڑ کر سو رہتا ہے۔ اور اگر مردہ ایماندار نہ ہوا تو وہ سب باتوں میں یہی کہتا ہے کہ مجھے کچھ خبر نہیں۔ پھر اس پر بڑی سختی اور عذاب قیامت تک ہوتا رہتا ہے۔ اور بعضوں کو اللہ تعالیٰ اس امتحان سے معاف کر دیتا ہے۔ مگر یہ سب باتیں مردہ کو معلوم ہوتی ہیں ہم لوگ نہیں دیکھتے جیسے سوتا آدمی خواب میں سب کچھ دیکھتا ہے اور جاگتا آدمی اس کے پاس بے خبر بیٹھا رہتا ہے۔

عقیدہ ۳۶۔ مرنے کے بعد ہر دن صبح اور شام کے وقت مردے کا جو ٹھکانا ہے دکھلا دیا جاتا ہے۔ جنتی کو جنت دکھلا کر خوشخبری دیتے ہیں اور دوزخی کو دوزخ دکھلا کر حسرت بڑھاتے ہیں۔

عقیدہ ۳۷۔ مردے کے لئے دعا کرنے سے کچھ خیر خیرات دے کر بخشنے سے اس کو ثواب پہنچتا ہے اور اس سے اس کو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

عقیدہ ۳۸۔ اللہ و رسول نے جتنی نشانیاں قیامت کی بتائی ہیں سب ضرور ہونے والی ہیں۔ امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے او۔

خوب انصاف سے بادشاہی کرینگے۔ کانا دجال نکلے گا اور دنیا میں بہت فساد مچائے گا۔ اسکے مار ڈالنے کے واسطے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر سے اتریں گے، اور اسکو مار ڈالیں گے۔ یاجوج ماجوج بڑے زبردست لوگ ہیں۔ وہ تمام زمین پر پھیل پڑینگے اور بڑا ودھم مچاوینگے پھر خدا کے قہر سے ہلاک ہونگے، ایک عجیب طرح کا جانور زمین سے نکلے گا اور آدمیوں سے باتیں کرے گا، مغرب کی طرف سے آفتاب نکلے گا۔ قرآن مجید اٹھ جائے گا اور تھوڑے دنوں میں سارے مسلمان مرجائیں گے اور تمام دنیا کافروں سے بھر جائے گی اور اس کے سوا اور بہت سی باتیں ہوں گی۔

عقیدہ ۳۹۔ جب ساری نشانیاں پوری ہوجائینگی تو قیامت کا سامان شروع ہوگا حضرت اسرافیل علیہ السلام خدا کے حکم سے صور پھونکیں گے یہ صور ایک بہت بڑی چیز سینگ کی شکل پر ہے۔ اس صور کے پھونکنے سے تمام زمین و آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوجاوینگے۔ تمام مخلوقات مرجائے گی اور جو مرچکے ہیں انکی روحیں بیہوش ہوجاویں گی۔ مگر اللہ تعالیٰ کو جن کا بچانا منظور ہے وہ اپنے حال پر رہیں گے۔ ایک مدت اسی کیفیت پر گذر جائے گی۔

عقیدہ ۴۰۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا کہ تمام عالم پھر پیدا ہوجائے تو دوسری بار پھر صور پھونکا جائے گا۔ اس سے پھر سارا عالم پیدا ہوجائے گا۔ مردے زندہ ہوجاوینگے اور قیامت کے میدان میں سب اکٹھے ہونگے اور وہاں کی تکلیفوں سے گھبرا کر سب پیغمبروں کے پاس سفارش کرانے جاوینگے۔ آخر ہمارے پیغمبر صاحب سفارش کرینگے۔ ترازو کھڑی کی جاوے گی بھلے برے عمل تولے جاوینگے، حساب کتاب ہوگا۔ بعضے بے حساب جنت میں جاوینگے۔ نیکوں کا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں اور بدوں کا بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو حوض کوثر کا پانی پلاوینگے۔ جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ پلصراط پر چلنا ہوگا۔ جو نیک لوگ ہیں وہ اس سے پار ہوکر بہشت میں پہنچ جاوینگے۔ جو بد ہیں وہ اس پر سے دوزخ میں گر پڑینگے۔

عقیدہ ۴۱۔ دوزخ پیدا ہوچکی ہے اس میں سانپ اور بچھو اور طرح طرح کا عذاب ہے۔ دوزخیوں میں سے جن میں ذرا بھی ایمان ہوگا وہ اپنے اعمال کی سزا بھگت کر پیغمبروں اور بزرگوں کی سفارش سے نکل کر بہشت میں داخل ہونگے، خواہ کتنے ہی بڑے گنہگار ہوں اور جو کافر اور مشرک ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کو موت بھی نہ آئے گی۔

عقیدہ ۴۲۔ بہشت بھی پیدا ہوچکی ہے اور اس میں طرح طرح کے چین اور نعمتیں ہیں۔ بہشتیوں کو کسی طرح کا ڈر اور غم نہ ہوگا اور وہ اس میں ہمیشہ رہینگے۔ نہ اس سے نکلیں گے اور نہ وہاں مرینگے۔

عقیدہ ۴۳۔ اللہ کو اختیار ہے کہ چھوٹے گناہ پر سزا دے دے یا بڑے گناہ کو اپنی مہربانی سے معاف کردے اور اس پر بالکل سزا نہ دے۔

عقیدہ ۴۴۔ شرک اور کفر کا گناہ اللہ تعالیٰ کبھی کسی کو معاف نہیں کرتا۔ اور اسکے سوا اور گناہ جسکو چاہے گا اپنی مہربانی سے معاف کردیوے گا۔

عقیدہ ۴۵۔ جن لوگوں کا نام لے کر اللہ اور رسول ؐ نے ان کا بہشتی ہونا بتلادیا ہے ان کے سوا کسی اور کے بہشتی ہونے کا یقینی حکم نہیں



لگا سکتے البتہ اچھی نشانیاں دیکھ کر اچھا گمان رکھنا اور اسکی رحمت سے امید رکھنا ضروری ہے۔

عقیدہ ۴۶۔ بہشت میں سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے جو بہشتیوں کو نصیب ہوگا۔ اسکی لذت میں تمام نعمتیں ہیچ معلوم ہونگی۔

عقیدہ ۴۷۔ دنیا میں جاگتے ہوئے اللہ کو ان آنکھوں سے کسی نے نہیں دیکھا اور نہ کوئی دیکھ سکتا ہے۔

عقیدہ ۴۸۔ عمر بھر کوئی کیسا ہی بھلا برا ہو مگر جس حالت پر خاتمہ ہوتا ہے اسی کے موافق اس کو اچھا برا بدلہ ملتا ہے۔

عقیدہ ۴۹۔ آدمی عمر بھر میں جب کبھی توبہ کرے یا مسلمان ہو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول ہے۔ البتہ مرتے وقت جب دم ٹوٹنے لگا اور عذاب کے فرشتے دکھائی دینے لگیں اس وقت نہ توبہ قبول ہوتی ہے ور نہ ایمان۔

## فصل

اس کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بعضے برے عقیدے اور بری رسمیں اور بعضے بڑے بڑے گناہ جو اکثر ہوتے رہتے ہیں جن سے ایمان میں نقصان آجاتا ہے بیان کردیئے جائیں تاکہ لوگ ان سے بچتے رہیں۔ ان میں بعضے بالکل کفر اور شرک ہیں۔ بعضے قریب کفر اور شرک کے اور بعضے بدعت اور گمراہی اور بعضے فقط گناہ۔ غرض سب سے بچنا ضروری ہے۔ پھر جب ان چیزوں کا بیان ہوچکے گا تو اسکے بعد گناہوں سے جو دنیا کا نقصان اور طاعت سے جو دنیا کا نفع ہوتا ہے کچھ تھوڑا سا اسکو بیان کرینگے کیونکہ دنیا کے نفع نقصان کا لوگ زیادہ خیال کرتے ہیں شاید اسی خیال سے کچھ نیک کام کی توفیق اور گناہ سے پرہیز ہو۔

## کفر اور شرک کی باتوں کا بیان

کفر کو پسند کرنا۔ کفر کی باتوں کو اچھا جاننا۔ کسی دوسرے سے کفر کی کوئی بات کرانا۔ کسی وجہ سے اپنے ایمان پر پشیمان ہونا کہ اگر مسلمان نہ ہوتے تو فلانی بات حاصل ہوجاتی۔ اولاد وغیرہ کسی کے مرجانے پر رنج میں اس قسم کی باتیں کہنا۔ خدا کو بس اسی کا مارنا تھا۔ دنیا بھر میں مارنے کے لیے بس یہی تھا۔ خدا کو ایسا نہ چاہیئے تھا۔ ایسا ظلم کوئی نہیں کرتا جیسا تو نے کیا۔ خدا اور رسول کے کسی حکم کو برا سمجھنا اس میں عیب نکالنا۔ کسی نبی یا فرشتے کی حقارت کرنا۔ ان کو عیب لگانا۔ کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ یہ عقیدہ رکھنا کہ ہمارے سب حال کی اسکو ہر وقت ضرور خبر رہتی ہے۔ نجومی پنڈت یا جس پر جن چڑھا ہو اس سے غیب کی خبریں پوچھنا یا فال کھلوانا پھر اس کو سچ جاننا۔ کسی بزرگ کے کلام سے فال دیکھ کر اسکو یقینی سمجھنا۔ کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اسکو خبر ہوگئی۔ کسی کو نفع نقصان کا مختار سمجھنا۔ کسی سے مرادیں مانگنا۔ روزی اولاد مانگنا۔ کسی کے نام کا روزہ رکھنا۔ کسی کو سجدہ کرنا۔ کسی کے نام کا جانور چھوڑنا یا چڑھاوا چڑھانا۔ کسی کے نام کی منت ماننا۔ کسی کی قبر یا مکان کا طواف کرنا۔ خدا کے حکم کے مقابلہ میں کسی دوسری بات یا رسم کو مقدم رکھنا۔ کسی کے سامنے جھکنا

یا تصویروں کے آگے کھڑا رہنا۔ توپ پر بکرا چڑھانا۔ کسی کے نام پر جانور ذبح کرنا۔ جن بھوت پریت وغیرہ کے چھوڑنے کے لئے اُن کی بھینٹ دینا۔ بکرا وغیرہ ذبح کرنا۔ بچے کے جینے کے لئے اُسکے نام کا [illegible]۔ کسی کی دُہائی دینا۔ کسی جگہ کا کعبہ کے برابر ادب و تعظیم کرنا۔ کسی کے نام پر بچے کے کان ناک چھیدنا۔ بالی اور بُندے پہنانا۔ کسی کے نام کا بازو پر پیسہ باندھنا۔ گلے میں ڈالنا۔ سہرا باندھنا۔ چوٹی رکھنا۔ بدھی پہنانا۔ فقیر بنانا۔ علی بخش۔ حسین بخش۔ عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا۔ کسی جانور پر کسی بزرگ کا نام لگا کر اس کا ادب کرنا۔ عالم کے کاروبار کو ستاروں کی تاثیر سے سمجھنا۔ اچھی بری تاریخ اور دن کا پوچھنا۔ شگون لینا۔ کسی مہینے یا تاریخ کو منحوس سمجھنا۔ کسی بزرگ کا نام بطور وظیفہ کے جپنا۔ یوں کہنا کہ خدا و رسول اگر چاہے گا تو فلانا کام ہو جاوے گا۔ کسی کے نام یا سر کی قسم کھانا۔ جاندار کی تصویر رکھنا خصوصاً کسی بزرگ کی تصویر برکت کے لئے رکھنا اور اس کی تعظیم کرنا۔

## بدعتوں اور بُری رسموں اور بُری باتوں کا بیان

قبروں پر دھوم دھام سے میلا کرنا۔ چراغ جلانا۔ عورتوں کا وہاں جانا۔ چادریں ڈالنا۔ پختہ قبریں بنانا۔ بزرگوں کے راضی کرنے کو قبروں کی حد سے زیادہ تعظیم کرنا۔ تعزیہ یا قبر کو چومنا چاٹنا خاک ملنا۔ طواف اور سجدہ کرنا۔ قبروں کی طرف نماز پڑھنا۔ مٹھائی۔ چاول۔ گلگلے وغیرہ چڑھانا۔ تعزیہ علم وغیرہ رکھنا۔ اس پر حلوہ مالیدہ چڑھانا۔ یا اسکو سلام کرنا۔ کسی چیز کو اچھوتی سمجھنا۔ محرم کے مہینے میں پان نہ کھانا۔ مہندی مسی نہ لگانا۔ مرد کے پاس نہ رہنا۔ لال کپڑا نہ پہننا۔ بی بی کی صحنک مردوں کو نہ کھانے دینا۔ تیجہ۔ چالیسواں وغیرہ کو ضروری سمجھ کر کرنا۔ باوجود ضرورت کے عورت کے دوسرے نکاح کو عیب سمجھنا۔ نکاح۔ ختنہ۔ بسم اللہ وغیرہ میں اگرچہ وسعت نہ ہو مگر ساری خاندانی رسمیں کرنا خصوصاً قرض وغیرہ کر کے ناچ رنگ وغیرہ کرنا۔ ہولی دیوالی کی رسمیں کرنا۔ سلام کی جگہ بندگی وغیرہ کرنا یا صرف سر پر ہاتھ رکھ کر جھک جانا۔ دیور۔ جیٹھ۔ پھوپی زاد۔ خالہ زاد بھائی کے سامنے بے حجابا آنا۔ یا اور کسی نامحرم کے سامنے آنا۔ گھڑا دریا سے گاتے بجاتے لانا۔ راگ باجا۔ گانا سننا۔ ڈومنیوں وغیرہ کو نچانا اور دیکھنا۔ اس پر خوش ہو کر ان کو انعام دینا۔ نسب پر فخر کرنا یا کسی بزرگ سے منسوب ہونے کو نجات کے لئے کافی سمجھنا۔ کسی کے نسب میں کسر ہو اس پر طعن کرنا۔ جائز پیشہ کو ذلیل سمجھنا۔ حد سے زیادہ کسی کی تعریف کرنا۔ شادیوں میں فضول خرچی اور خرافات باتیں کرنا۔ ہندوؤں کی رسمیں کرنا۔ دولہا کو خلاف شرع پوشاک پہنانا۔ کنگنا سہرا باندھنا۔ مہندی لگانا۔ آتشبازی ٹٹیوں وغیرہ کا سامان کرنا۔ فضول آرائش کرنا۔ گھر کے اندر عورتوں کے درمیان دولہا کو بلانا اور سامنے آ جانا۔ تاک جھانک کر اس کو دیکھ لینا۔ سیانی سمجھدار سالیوں وغیرہ کا سامنے آنا۔ اس سے ہنسی دل لگی کرنا۔ چوتھی کھیلنا۔ جس جگہ دولہا دلہن لیٹے ہوں اسکے گرد جمع ہو کر باتیں سننا۔ جھانکنا۔ تاکنا۔ اگر کوئی بات معلوم ہو جائے تو اسکو اوروں سے کہنا۔ مانجھے بٹھانا اور ایسی شرم کرنا جس سے نمازیں قضا ہو جاویں۔ شیخی سے مہر زیادہ مقرر کرنا۔ غمی میں چلا کر رونا۔ منہ اور سینہ پیٹنا۔ بیان کر کے رونا۔ استعمالی گھڑے



توڑ ڈالنا۔ جو جو کپڑے اسکے بدن سے لگے ہوں سب کا دھلوانا۔ برس روز تک یا کچھ کم زیادہ اس گھر میں اچار نہ پڑنا۔ کوئی خوشی کی تقریب نہ کرنا۔ مخصوص تاریخوں میں پھر غم کا تازہ کرنا۔ حد سے زیادہ زیب و زینت میں مشغول ہونا۔ سادی وضع کو عیب جاننا۔ مکان میں تصویریں لگانا۔ خاصدان۔ عطردان۔ سرمہ دانی۔ سلائی وغیرہ چاندی سونے کی استعمال کرنا۔ بہت باریک کپڑا پہننا یا بجتا زیور پہننا۔ لہنگا پہننا۔ مردوں کے مجمع میں جانا خصوصاً تعزیہ دیکھنے اور میلوں میں جانا۔ اور مردوں کی وضع اختیار کرنا۔ بدن گدوانا۔ خدائی رات کرنا۔ ٹوٹکا کرنا۔ محض زیب و زینت کے لئے دیوار گیری چھت گیری لگانا۔ سفر کو جاتے یا آتے وقت غیر محرم کے گلے لگنا یا گلے لگانا۔ جینے کے لئے لڑکے کا کان یا ناک چھیدنا۔ لڑکے کو بالا یا بلاق پہنانا۔ ریشمی یا کسم یا زعفران کا رنگا ہوا کپڑا یا ہنسلی یا گھونگرو یا کوئی اور زیور پہنانا۔ کم رونے کے لئے افیون کھلانا۔ کسی بیماری میں شیر کا دودھ یا اسکا گوشت کھلانا۔ اس قسم کی اور بہت سی باتیں ہیں بطور نمونہ کے اتنی بیان کر دی گئیں۔

## بعضے بڑے بڑے گناہوں کا بیان جن پر بہت سختی آئی ہے

خدا سے شرک کرنا۔ ناحق خون کرنا۔ وہ عورتیں جن کے اولاد نہیں ہوتی کسی کی سنتی ہیں بعضے ایسے ٹوٹکے کرتی ہیں کہ بچہ مر جائے اور ہمارے اولاد ہو یہ بھی اسی خون میں داخل ہے۔ ماں باپ کو ستانا۔ زنا کرنا۔ یتیموں کا مال کھانا جیسے اکثر عورتیں خاوند کے تمام مال و جائداد پر قبضہ کر کے چھوٹے بچوں کا حصہ اڑا دیتی ہیں۔ لڑکیوں کو حصہ میراث کا نہ دینا۔ کسی عورت کو ذرا سے شبہ میں زنا کی تہمت لگانا۔ ظلم کرنا۔ کسی کو اسکے پیٹھ پیچھے بدی سے یاد کرنا۔ خدا کی رحمت سے ناامید ہونا۔ وعدہ کر کے پورا نہ کرنا۔ امانت میں خیانت کرنا۔ خدا کا کوئی فرض مثل نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ چھوڑ دینا۔ قرآن شریف پڑھ کر بھلا دینا۔ جھوٹ بولنا خصوصاً جھوٹی قسم کھانا۔ خدا کے سوا اور کسی کی قسم کھانا یا اس طرح قسم کھانا کہ مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہو۔ ایمان پر خاتمہ نہ ہو۔ خدا کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنا۔ بلا عذر نماز قضا کر دینا۔ کسی مسلمان کو کافر یا بے ایمان یا خدا کی مار یا خدا کی پھٹکار۔ خدا کا دشمن وغیرہ کہنا۔ کسی کا گلہ شکوہ سننا۔ چوری کرنا۔ بیاج لینا۔ اناج کی گرانی سے خوش ہونا۔ مول چکا کر پیچھے زبردستی کم کر دینا۔ غیر محرم کے پاس تنہائی میں بیٹھنا۔ جوا کھیلنا۔ بعضی عورتیں اور لڑکیاں بدبد کے گٹے یا اور کوئی کھیل کھیلتی ہیں یہ بھی جوا ہے۔ کافروں کی رسمیں پسند کرنا۔ کھانے کو برا کہنا۔ ناچ دیکھنا۔ راگ باجا سننا۔ قدرت ہونے پر نصیحت نہ کرنا۔ کسی سے مسخرا پن کر کے بے حرمت اور شرمندہ کرنا۔ کسی کا عیب ڈھونڈنا۔

## گناہوں سے بعضے دُنیا کے نقصانوں کا بیان

علم سے محروم رہنا۔ روزی کم ہو جانا۔ خدا کی یاد سے وحشت ہونا۔ آدمیوں سے وحشت ہو جانا۔ خاص کر نیک آدمیوں سے۔ اکثر کاموں میں مشکل پڑ جانا۔ دل میں صفائی نہ رہنا۔ دل میں اور بعضی دفعہ تمام بدن میں کمزوری ہو جانا۔ طاعت سے محروم رہنا۔ عمر گھٹ جانا۔

توبہ کی توفیق نہ ہونا۔ کچھ دنوں میں گناہ کی بُرائی دل سے جاتی رہنا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل ہو جانا۔ دُوسری مخلوق کو اسکا نقصان پہنچنا اور اس وجہ سے اس پر لعنت کرنا۔ عقل میں فتور ہو جانا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس پر لعنت ہونا۔ فرشتوں کی دُعا سے محروم رہنا۔ پیداوار میں کمی ہونا۔ شرم اور غیرت کا جاتا رہنا۔ اللہ تعالیٰ کی بڑائی اسکے دل سے نکل جانا۔ نعمتوں کا چھن جانا۔ بلاؤں کا ہجوم ہونا۔ اس پر شیطان کا مقرر ہو جانا۔ دل کا پریشان رہنا۔ مرتے وقت منہ سے کلمہ نہ نکلنا۔ خدا کی رحمت سے مایوس ہونا اور اس وجہ سے بے توبہ مر جانا۔

## عبادت سے بعضے دُنیا کے فائدوں کا بیان

روزی بڑھنا۔ طرح طرح کی برکت ہونا۔ تکلیف اور پریشانی دُور ہونا۔ مرادوں کے پورے ہونے میں آسانی ہونا۔ لطف کی زندگی ہونا۔ بارش ہونا۔ ہر قسم کی بلا کا ٹل جانا۔ اللہ تعالیٰ کا مہربان اور مددگار رہنا۔ فرشتوں کو حکم ہونا کہ اس کا دل مضبوط رکھو۔ سچی عزت و آبرو ملنا۔ مرتبے بلند ہونا۔ سب کے دلوں میں اسکی محبت ہو جانا۔ قرآن کا اسکے حق میں شفا ہونا۔ مال کا نقصان ہو جائے تو اس سے اچھا بدلہ مل جانا۔ دن بدن نعمت میں ترقی ہونا۔ مال بڑھنا۔ دل میں راحت اور تسلی رہنا۔ آئندہ نسل میں یہ نفع پہنچنا۔ زندگی میں غیبی بشارتیں نصیب ہونا۔ مرتے وقت فرشتوں کا خوشخبری سنانا۔ مبارکباد دینا۔ عمر بڑھنا۔ افلاس اور فاقہ سے بچا رہنا۔ تھوڑی چیز میں زیادہ برکت ہونا۔ اللہ تعالیٰ کا غصہ جاتا رہنا۔

## وضو کا بیان

وضو کرنے والی کو چاہیے کہ وضو کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کر کے کسی اُونچی جگہ بیٹھے کہ چھینٹیں اُڑ کر اوپر نہ پڑیں۔ اور وضو شروع کرتے وقت بسم اللہ کہے۔ اور سب سے پہلے تین دفعہ گٹوں تک ہاتھ دھوئے۔ پھر تین دفعہ کلی کرے اور مسواک کرے۔ اگر مسواک نہ ہو تو کسی موٹے کپڑے یا صرف انگلی سے اپنے دانت صاف کر لے کہ سب میل کچیل جاتا رہے۔ اور اگر روزہ دار نہ ہو تو غرغرہ کر کے اچھی طرح سارے منہ میں پانی پہنچائے اور اگر روزہ ہو تو غرغرہ نہ کرے کہ شاید کچھ پانی حلق میں چلا جائے۔ پھر تین بار ناک میں پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے لیکن جس کا روزہ ہو وہ جتنی دُور تک نرم نرم گوشت ہے اس سے اوپر پانی نہ لیجائے۔ پھر تین دفعہ منہ دھوئے سر کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور اس کان کی لو سے اُس کان کی لو تک سب جگہ پانی بہ جائے۔ دونوں ابروؤں کے نیچے بھی پانی پہنچ جائے کہیں سوکھا نہ رہے۔ پھر تین بار داہنا ہاتھ کہنی سمیت دھوئے۔ پھر بایاں ہاتھ کہنی سمیت تین دفعہ دھوئے۔ اور ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر خلال کرے اور انگوٹھی چھلا چوڑی جو کچھ ہاتھ میں پہنے ہو ہلا لیوے کہ کہیں سوکھا نہ رہ جائے۔ پھر ایک مرتبہ سارے سر کا مسح کرے پھر کان کا مسح کرے۔ اندر کی طرف کا کلمہ کی انگلی سے اور کان کے اُوپر کی طرف کا انگوٹھوں سے مسح کرے۔ پھر انگلیوں کی پشت کی طرف سے گردن کا مسح کرے۔ لیکن گلے کا مسح نہ کرے کہ یہ بُرا اور منع ہے۔ کان کے مسح



کے لئے نیا پانی لینے کی ضرورت نہیں ہے سر کے مسح سے جو بچا ہوا پانی ہاتھ میں لگا ہے وہی کافی ہے۔ اور تین بار داہنا پاؤں ٹخنے سمیت دھوئے۔ پھر بایاں پاؤں ٹخنے سمیت تین دفعہ دھوئے اور بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے پیر کی انگلیوں کا خلال کرے۔ پیر کی داہنی چھنگلیا سے شروع کرے اور بائیں چھنگلیا پر ختم کرے۔ یہ وضو کرنے کا طریقہ ہے۔ لیکن اس میں بعضی چیزیں ایسی ہیں کہ اگر اس میں سے ایک بھی چھوٹ جائے یا کچھ کمی رہ جائے تو وضو نہیں ہوتا جیسے پہلے بے وضو تھی اب بھی بے وضو رہے گی۔ ایسی چیزوں کو فرض کہتے ہیں اور بعضی باتیں ایسی ہیں کہ ان کے چھوٹ جانے سے وضو تو ہو جاتا ہے لیکن ان کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور شریعت میں اُن کے کرنے کی تاکید بھی آئی ہے۔ اگر کوئی اکثر چھوڑ دیا کرے تو گناہ ہوتا ہے۔ ایسی چیزوں کو سنت کہتے ہیں اور بعضی چیزیں ایسی ہیں کہ کرنے سے ثواب ملتا ہے اور نہ کرنے سے کچھ گناہ نہیں ہوتا اور شرع میں ان کے کرنے کی تاکید بھی نہیں ہے ایسی باتوں کو مستحب کہتے ہیں۔

مسئلہ ۱: وضو میں فرض فقط چار چیزیں ہیں۔ ایک مرتبہ سارا منہ دھونا۔ ایک ایک دفعہ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا۔ ایک بار چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ ایک ایک مرتبہ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا بس فرض اتنا ہی ہے۔ اس میں سے اگر ایک چیز بھی چھوٹ جائے گی یا کوئی جگہ بال برابر بھی سوکھی رہ جائے گی تو وضو نہ ہوگا۔

مسئلہ ۲: پہلے گٹوں تک دونوں ہاتھ دھونا اور بسم اللہ کہنا اور کلی کرنا۔ اور ناک میں پانی ڈالنا۔ مسواک کرنا۔ سارے سر کا مسح کرنا۔ ہر عضو کو تین تین مرتبہ دھونا۔ کانوں کا مسح کرنا۔ ہاتھ اور پیروں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔ یہ سب باتیں سنت ہیں اور اسکے سوا اور جو باتیں ہیں وہ مستحب ہیں۔

مسئلہ ۳: جب یہ چار عضو جن کا دھونا فرض ہے دھل جاویں گے تو وضو ہو جائے گا چاہے وضو کا قصد ہو یا نہ ہو جیسے کوئی نہاتے وقت سارے بدن پر پانی بہا لیوے اور وضو نہ کرے یا حوض میں گر پڑے یا پانی برستے میں باہر کھڑی ہو جائے اور وضو کے یہ اعضاء دُھل جاویں تو وضو ہو جائے گا لیکن ثواب وضو کا نہ ملے گا۔

مسئلہ ۴: سنت یہی ہے کہ اسی طرح وضو کرے جس طرح ہم نے اُوپر بیان کیا ہے اور اگر کوئی اُلٹا وضو کرے کہ پہلے پاؤں دھو ڈالے پھر مسح کرے پھر دونوں ہاتھ دھوئے پھر منہ دھو ڈالے یا اور کسی طرح اُلٹ پلٹ کر وضو کرے تو بھی وضو ہو جاتا ہے لیکن سنت کے موافق وضو نہیں ہوتا اور گناہ کا خوف ہے۔

مسئلہ ۵: اسی طرح اگر بایاں ہاتھ یا بایاں پاؤں پہلے دھویا تب بھی وضو ہو گیا لیکن مستحب کے خلاف ہے۔

مسئلہ ۶: ایک عضو کو دھو کر دُوسرے عضو کے دھونے میں اتنی دیر نہ لگائے کہ پہلا عضو سوکھ جائے بلکہ اسکے سوکھنے سے پہلے دُوسرا عضو دھو ڈالے۔ اگر پہلا عضو سوکھ گیا تب دُوسرا عضو دھویا تو وضو ہو جائے گا لیکن یہ بات سنت کے خلاف ہے۔

مسئلہ ۷: ہر عضو کے دھوتے وقت یہ بھی سنت ہے کہ اس پر ہاتھ بھی پھیر لیوے تاکہ کوئی جگہ سوکھی نہ رہے سب جگہ پانی پہنچ جاوے۔

مسئلہ ۸: وقت آنے سے پہلے ہی وضو نماز کا سامان اور تیاری کرنا بہتر اور مستحب ہے۔

مسئلہ ۹: جب تک کوئی مجبوری نہ ہو خود اپنے ہاتھ سے وضو کرے کسی اور سے پانی نہ ڈلوائے اور وضو کرنے میں دنیا کی کوئی بات چیت

وضو کرے بلکہ ہر عضو کے دھوتے وقت بسم اللہ اور کلمہ پڑھا کرے اور پانی کتنا ہی فراغت کا کیوں نہ ہو چاہے دریا کے کنارے پر ہو لیکن تب بھی پانی ضرورت سے زیادہ خرچ نہ کرے اور نہ پانی بہت کمی کرے کہ اچھی طرح دھونے میں دقت ہو۔ نہ کسی عضو کو تین مرتبہ سے زیادہ دھوئے اور منہ دھوتے وقت پانی کا چھینٹا زور سے منہ پر نہ مارے نہ پھنکار مار کر چھینٹیں اڑائے اور اپنے منہ اور آنکھوں کو بہت زور سے نہ بند کرے کیونکہ یہ سب باتیں مکروہ اور منع ہیں اگر آنکھ یا منہ زور سے بند کیا اور پلک یا ہونٹ پر کچھ سوکھا رہ گیا یا آنکھ کے کوئے میں پانی نہیں پہنچا تو وضو نہیں ہوا

مسئلہ: انگوٹھی چھلے چوڑی کنگن وغیرہ اگر ڈھیلے ہوں کہ بے ہلائے بھی انکے نیچے پانی پہنچ جائے تب بھی ان کا ہلا لینا مستحب ہے اور اگر ایسے تنگ ہوں کہ بغیر ہلائے پانی نہ پہنچنے کا گمان ہو تو انکو ہلا کر اچھی طرح پانی پہنچا دینا ضروری اور واجب ہے۔ نتھ کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر سوراخ ڈھیلا ہے اس وقت تو ہلانا مستحب ہے، اور جب تنگ ہو کہ بے پھرائے اور ہلائے پانی نہ پہنچے گا تو منہ دھوتے وقت گھما کر اور ہلا کر پانی اندر پہنچانا واجب ہے۔

مسئلہ: اگر کسی کے ناخن میں آٹا لگ کر سوکھ گیا اور اسکے نیچے پانی نہیں پہنچا تو وضو نہیں ہوا۔ جب یاد آئے اور آٹا دیکھے تو چھڑا کر پانی ڈال لے اور اگر پانی پہنچانے سے پہلے کوئی نماز پڑھ لی ہو تو اسکو لوٹائے اور پھر سے پڑھے۔

مسئلہ: کسی کے ماتھے پر افشاں چنی ہوئی ہے اور اوپر ہی اوپر سے پانی بہا لیوے کہ افشاں نہ چھوٹنے پائے تو وضو نہیں ہوتا۔ ماتھے کا سب گوند چھڑا کر منہ دھونا چاہیئے۔

مسئلہ: جب وضو کر چکے تو سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَا اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ

(اے اللہ کر دے مجھ کو توبہ کرنے والوں میں سے اور کر دے مجھ کو ستھرا پاک ہونے والے لوگوں میں سے اور کر دے مجھ کو اپنے نیک بندوں میں سے اور کر دے مجھ کو ان لوگوں میں سے کہ جن کو دونوں جہان میں کچھ خوف نہیں۔ اور نہ وہ آخرت میں غمگین ہوں گے ۱۲

---

مسئلہ: جب وضو کر چکے تو بہتر ہے کہ دو رکعت نماز پڑھے۔ اس نماز کو جو وضو کے بعد پڑھی جاتی ہے تحیۃ الوضوء کہتے ہیں۔ حدیث شریف میں اس کا بڑا ثواب آیا ہے۔

مسئلہ: اگر ایک وقت وضو کیا تھا پھر دوسرا وقت آ گیا اور ابھی وضو ٹوٹا نہیں ہے تو اسی وضو سے نماز پڑھنا جائز ہے۔ اور اگر دوبارہ وضو کر لے تو بہت ثواب ملتا ہے۔

مسئلہ: جب ایک دفعہ وضو کر لیا اور ابھی وہ ٹوٹا نہیں تو جب تک اس وضو سے کوئی عبادت نہ کر لے اس وقت تک دوسرا وضو کرنا مکروہ اور منع ہے۔ تو اگر نہاتے وقت کسی نے وضو کیا ہے تو اسی وضو سے نماز پڑھنا چاہیئے بغیر اسکے ٹوٹے دوسرا وضو نہ کرے ہاں



اگر کم سے کم دو ہی رکعت نماز اس وضو سے پڑھ چکی ہو تو دوسرا وضو کرنے میں کچھ حرج نہیں بلکہ ثواب ہے۔

مسئلہ: کسی کے ہاتھ یا پاؤں پھٹ گئے اور اس میں موم روغن یا اور کوئی دوا بھر لی (اور اسکے نکالنے سے ضرر ہوگا) تو اگر بے اسکے نکالے اوپر ہی اوپر پانی بہا دیا تو وضو درست ہے۔

مسئلہ: وضو کرتے وقت ایڑی پر یا کسی اور جگہ پانی نہیں پہنچا اور جب وضو ہو چکا تب معلوم ہوا کہ فلانی جگہ سوکھی ہے تو وہاں فقط ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں ہے بلکہ پانی بہانا چاہیئے

مسئلہ: اگر ہاتھ یا پاؤں وغیرہ میں کوئی پھوڑا ہے یا کوئی اور ایسی بیماری ہے کہ اس پر پانی ڈالنے سے نقصان ہوتا ہے تو پانی نہ ڈالے۔ وضو کرتے وقت صرف بھیگا ہاتھ پھیر لیوے اسکو مسح کہتے ہیں۔ اور اگر یہ بھی نقصان کرے تو ہاتھ بھی نہ پھیرے اتنی جگہ چھوڑ دے۔

مسئلہ: اگر زخم پر پٹی بندھی ہو اور پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنے سے نقصان ہو یا پٹی کھولنے باندھنے میں بڑی دقت اور تکلیف ہو تو پٹی کے اوپر مسح کر لینا درست ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو پٹی پر مسح کرنا درست نہیں پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنا چاہیئے۔

مسئلہ: اگر پوری پٹی کے نیچے زخم نہیں ہے تو اگر پٹی کھول کر زخم کو چھوڑ کر اور سب جگہ دھو سکے تو دھونا چاہیئے۔ اور اگر پٹی نہ کھول سکے تو ساری پٹی پر مسح کر لیوے جہاں زخم ہے وہاں بھی اور جہاں زخم نہیں ہے وہاں بھی۔

مسئلہ: ہڈی کے ٹوٹ جانے کے وقت بانس کی کھپچیاں رکھ کے کھٹی بنا کر باندھتے ہیں اس کا بھی یہی حکم ہے کہ جب تک کھٹی نہ کھول سکے کھٹی کے اوپر ہاتھ پھیر لیا کرے۔ اور فصد کی پٹی کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر زخم کے اوپر مسح نہ کر سکے تو پٹی کھول کر کپڑے کی گدی پر مسح کرے اور اگر کوئی کھولنے باندھنے والا نہ ملے تو پٹی ہی پر مسح کر لے۔

مسئلہ: کھٹی اور پٹی وغیرہ میں بہتر تو یہ ہے کہ ساری کھٹی پر مسح کرے اور اگر ساری پر نہ کرے بلکہ آدھی سے زیادہ پر کرے تو بھی جائز ہے۔ اگر فقط آدھی یا آدھی سے کم پر کرے تو جائز نہیں۔

مسئلہ: اگر کھٹی یا پٹی کھل کر گر پڑے اور زخم ابھی اچھا نہیں ہوا تو پھر باندھ لیوے اور وہی پہلا مسح باقی ہے پھر مسح کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور اگر زخم اچھا ہو گیا کہ اب باندھنے کی ضرورت نہیں ہے تو مسح ٹوٹ گیا۔ اب اتنی جگہ دھو کر نماز پڑھے سارا وضو دہرانا ضروری نہیں ہے۔

## وضو کی توڑنے والی چیزوں کا بیان

مسئلہ: پاخانہ پیشاب اور ہوا جو پیچھے سے نکلے اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے البتہ اگر آگے کی راہ سے ہوا نکلے جیسا کبھی بیماری سے ایسا ہو جاتا ہے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا اور اگر آگے یا پیچھے سے کوئی کیڑا جیسے کیچوا یا کنکری وغیرہ نکلے تو بھی وضو ٹوٹ گیا۔

مسئلہ ۲۔ اگر کسی کے کوئی زخم ہوا اس میں سے کیڑا نکلے یا کان سے نکلا یا زخم میں سے کچھ گوشت کٹ کے گر پڑا اور خون نہیں نکلا تو اس سے وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ ۳۔ اگر کسی نے فصد لی یا نکسیر پھوٹی یا چوٹ لگی اور خون نکل آیا۔ یا پھوڑے پھنسی سے یا بدن بھر میں اور کہیں سے خون نکلا یا پیپ نکلی تو وضو جاتا رہا۔ البتہ اگر زخم کے منہ ہی پر رہے زخم کے منہ سے آگے نہ بڑھے تو وضو نہیں گیا۔ تو اگر کسی کے سوئی چبھ گئی اور خون نکل آیا لیکن بہا نہیں ہے تو وضو نہیں ٹوٹا۔ اور جو ذرا بھی بہہ پڑا ہو تو وضو ٹوٹ گیا۔

مسئلہ ۴۔ اگر کسی نے ناک سنکی اور اس میں جمے ہوئے خون کی پھٹکیاں نکلیں تو وضو نہیں گیا۔ وضو جب ٹوٹتا ہے کہ پتلا خون نکلے اور بہہ پڑے۔ سو اگر کسی نے اپنی ناک میں انگلی ڈالی پھر جب اس کو نکالا تو انگلی میں خون کا دھبہ معلوم ہوا لیکن وہ خون بس اتنا ہی ہے کہ انگلی میں تو ذرا سا لگ جاتا ہے لیکن بہتا نہیں تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ ۵۔ کسی کی آنکھ کے اندر کوئی دانہ وغیرہ تھا وہ ٹوٹ گیا۔ یا خود اس نے توڑ دیا اور اس کا پانی بہہ کر آنکھ میں تو پھیل گیا لیکن آنکھ کے باہر نہیں نکلا تو اس کا وضو نہیں ٹوٹا اور اگر آنکھ کے باہر پانی نکل پڑا تو وضو ٹوٹ گیا۔ اسی طرح اگر کان کے اندر دانہ ہو اور ٹوٹ جائے تو جب تک خون پیپ سوراخ کے اندر اس جگہ تک رہے جہاں پانی پہنچانا غسل کرتے وقت فرض نہیں ہے تب تک وضو نہیں جاتا اور جب ایسی جگہ پر آ جائے جہاں پانی پہنچانا فرض ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ ۶۔ کسی نے اپنے پھوڑے یا چھالے کے اوپر کا چھلکا نوچ ڈالا اور اس کے نیچے خون یا پیپ دکھلائی دینے لگا لیکن وہ خون پیپ اپنی جگہ پر ٹھہرا ہے کسی طرف نکل کے بہا نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا اور جو بہہ پڑا تو وضو ٹوٹ گیا۔

مسئلہ ۷۔ کسی کے پھوڑے میں بڑا گہرا گھاؤ ہو گیا تو جب تک خون پیپ اس گھاؤ کے سوراخ کے اندر ہی اندر ہے باہر نکل کر بدن پر نہ آوے اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ ۸۔ اگر پھوڑے پھنسی کا خون آپ سے نہیں نکلا بلکہ اس نے دبا کے نکالا ہے تب بھی وضو ٹوٹ جائے گا جبکہ وہ خون بہہ جائے۔

مسئلہ ۹۔ کسی کے زخم سے ذرا ذرا خون نکلنے لگا اس نے اس پر مٹی ڈال دی یا کپڑے سے پونچھ لیا پھر ذرا سا نکلا پھر اس نے پونچھ ڈالا اسی طرح کئی دفعہ کیا کہ خون بہنے نہ پایا تو دل میں سوچے اگر ایسا معلوم ہو کہ اگر پونچھا نہ جاتا تو بہہ پڑتا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ اور اگر ایسا ہو کہ پونچھا نہ جاتا تب بھی نہ بہتا تو وضو نہ ٹوٹے گا۔

مسئلہ ۱۰۔ کسی کے تھوک میں خون معلوم ہوا تو اگر تھوک میں خون بہت کم ہے اور تھوک کا رنگ سپیدی یا زردی مائل ہے تو وضو نہیں گیا اور اگر خون زیادہ یا برابر ہے اور رنگ سرخی مائل ہے تو وضو ٹوٹ گیا۔

مسئلہ ۱۱۔ اگر دانت سے کوئی چیز کاٹی اور اس چیز پر خون کا دھبہ معلوم ہوا یا دانت میں خلال کیا اور خلال میں خون کی سرخی دکھائی دی لیکن تھوک میں بالکل خون کا رنگ معلوم نہیں ہوتا تو وضو نہیں ٹوٹا۔



مسئلہ ۱۲۔ کسی نے جونک لگوائی اور جونک میں اتنا خون بھر گیا کہ اگر بیچ سے کاٹ دو تو خون بہہ پڑے تو وضو جاتا رہا اور جو اتنا نہ پیا ہو بلکہ بہت کم پیا ہو تو وضو نہیں ٹوٹا۔ اور اگر مچھر یا مکھی یا کھٹمل نے خون پیا تو وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ ۱۳۔ کسی کے کان میں درد ہوتا ہے اور پانی نکلا کرتا ہے تو یہ پانی جو کان سے بہتا ہے نجس ہے اگرچہ کچھ پھوڑا یا پھنسی نہ معلوم ہوتی ہو پس اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا جب کان کے سوراخ سے نکل کر اس جگہ تک آ جائے جس کا دھونا غسل کرتے وقت فرض ہے۔ اسی طرح اگر ناف سے پانی نکلے اور درد بھی ہوتا ہو تو اس سے بھی وضو ٹوٹ جائے گا۔ ایسے ہی اگر آنکھیں دکھتی ہوں اور کھٹکتی ہوں تو پانی بہنے اور آنسو نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اگر آنکھیں نہ دکھتی ہوں نہ اس میں کچھ کھٹک ہو تو آنسو نکلنے کی وجہ سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ ۱۴۔ اگر چھاتی سے پانی نکلتا ہے اور درد بھی ہوتا ہے تو وہ بھی نجس ہے اس سے وضو جاتا رہے گا اور اگر درد نہیں ہے تو نجس نہیں ہے اور اس سے وضو بھی نہ ٹوٹے گا۔

مسئلہ ۱۵۔ اگر قے ہوئی اور اس میں کھانا یا پانی یا پت گرے تو اگر بھر منہ قے ہوئی ہو تو وضو ٹوٹ گیا اور بھر منہ قے نہیں ہوئی تو وضو نہیں ٹوٹا۔ اور بھر منہ ہونے کا یہ مطلب ہے کہ مشکل سے منہ میں رکے اور اگر قے میں نرا بلغم گرا تو وضو نہیں گیا چاہے جتنا ہو بھر منہ ہو چاہے نہ ہو سب کا ایک حکم ہے۔ اور اگر قے میں خون گرے تو اگر پتلا اور بہتا ہوا ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا چاہے کم ہو چاہے زیادہ۔ بھر منہ ہو یا نہ ہو۔ اور اگر جما ہوا ٹکڑے ٹکڑے گرے اور بھر منہ ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر کم ہو تو وضو نہ جاوے گا۔

مسئلہ ۱۶۔ اگر تھوڑی تھوڑی کر کے کئی دفعہ قے ہوئی لیکن سب ملا کر اتنی ہے کہ اگر ایک دفعہ میں گرتی تو بھر منہ ہو جاتی تو اگر ایک ہی متلی برابر باقی رہی اور تھوڑی تھوڑی قے ہوتی رہی تو وضو ٹوٹ گیا۔ اور اگر ایک ہی متلی برابر نہیں رہی بلکہ پہلی دفعہ کی متلی جاتی رہی تھی اور جی اچھا ہو گیا تھا پھر دوبارہ متلی شروع ہوئی اور تھوڑی سی قے ہو گئی۔ پھر جب متلی جاتی رہی تو تیسری دفعہ پھر متلی شروع ہو کر قے ہوئی تو وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ ۱۷۔ لیٹے لیٹے آنکھ لگ گئی یا کسی چیز سے ٹیک لگا کر بیٹھے بیٹھے سو گئی اور ایسی غفلت ہو گئی کہ اگر وہ ٹیک نہ ہوتی تو گر پڑتی تو وضو جاتا رہا۔ اور اگر نماز میں بیٹھے بیٹھے یا کھڑے کھڑے سو جائے تو وضو نہیں گیا۔ اور اگر سجدے میں سو جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ ۱۸۔ اگر نماز سے باہر بیٹھے بیٹھے سو جائے اور اپنا چوتڑ ایڑی سے دبا لیوے اور دیوار وغیرہ کسی چیز سے ٹیک بھی نہ لگائے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ ۱۹۔ بیٹھے ہوئے نیند کا ایسا جھونکا آیا کہ گر پڑی تو اگر گرنے کے فوراً ہی آنکھ کھل گئی ہو تو وضو نہیں گیا۔ اور جو گرنے کے ذرا بعد آنکھ کھلی ہو تو وضو جاتا رہا۔ اور اگر بیٹھی جھومتی رہی گری نہیں تب بھی وضو نہیں گیا۔

مسئلہ ۲۰۔ اگر بیہوش ہو گئی یا جنون سے عقل جاتی رہی تو وضو جاتا رہا۔ چاہے بیہوشی اور جنون تھوڑی ہی دیر رہا ہو۔ ایسے ہی اگر تمباکو وغیرہ کوئی نشہ کی چیز کھا لی اور اتنا نشہ ہو گیا کہ اچھی طرح چلا نہیں جاتا اور قدم ادھر ادھر بہکتا اور ڈگمگاتا ہے تو بھی وضو جاتا رہا۔

مسئلہ ۲۱۔ اگر نماز میں اتنے زور سے ہنسی نکل گئی کہ اس نے آپ بھی اپنی آواز سن لی اور اس کے پاس والیوں نے بھی سب نے سن لی جیسے

کھل کھلا کر ہنسنے میں سب پاس والیاں سن لیتی ہیں اس سے بھی وضو ٹوٹ گیا اور نماز بھی ٹوٹ گئی اور اگر ایسا ہو کہ اپنے کو تو آواز سنائی دے مگر سب پاس والیاں نہ سن سکیں اگرچہ بہت ہی پاس والی سن لے اس سے نماز ٹوٹ جاوے گی وضو نہ ٹوٹے گا۔ اور اگر ہنسی میں فقط دانت کھل گئے آواز بالکل نہیں نکلی تو نہ وضو گیا نہ نماز گئی۔ البتہ اگر چھوٹی لڑکی جو ابھی جوان نہ ہوئی ہو زور سے نماز میں ہنسے یا سجدۂ تلاوت میں بڑی عورت کو ہنسی آوے تو وضو نہیں جاتا۔ ہاں وہ سجدہ اور نماز جاتی رہے گی جس میں ہنسی آئی۔

**نوٹ: مسئلہ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ صفحہ ۴۳ پر درج ہے۔**

مسئلہ ۲۶۔ وضو کے بعد ناخن کٹائے یا زخم کے اوپر کی مردار کھال نوچ ڈالی تو وضو میں کوئی نقصان نہیں آیا نہ تو وضو کے دہرانے کی ضرورت ہے اور نہ اتنی جگہ کے پھر تر کرنے کا حکم ہے۔

مسئلہ ۲۷۔ وضو کے بعد کسی کا ستر دیکھ لیا یا اپنا ستر کھل گیا۔ یا ننگی ہو کر نہائی اور ننگے ہی وضو کیا تو اسکا وضو درست ہے پھر وضو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ بلا لاچاری کے کسی کا ستر دیکھنا یا اپنا دکھلانا گناہ کی بات ہے۔

مسئلہ ۲۸۔ جس چیز کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے وہ چیز نجس ہوتی ہے اور جس سے وضو نہیں ٹوٹتا وہ نجس بھی نہیں تو اگر ذرا خون نکلا کہ زخم کے منہ سے بہا نہیں یا ذرا سی قے ہوئی منہ بھر نہیں ہوئی اور اس میں کھانا یا پانی یا پت یا جما ہوا خون نکلا تو یہ خون اور یہ قے نجس نہیں ہے۔ اگر کپڑے یا بدن میں لگ جائے اسکا دھونا واجب نہیں اور اگر منہ بھر قے ہوئی یا خون زخم سے بہ گیا تو وہ نجس ہے اسکا دھونا واجب ہے۔ اور اگر اتنی قے کر کے کٹورے یا لوٹے کو منہ لگا کر کلی کے واسطے پانی لیا تو وہ برتن ناپاک ہو جاوے گا اس لئے چلو سے پانی لینا چاہیے۔

مسئلہ ۲۹۔ چھوٹا لڑکا جو دودھ ڈالتا ہے اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر منہ بھر نہ ہو تو نجس نہیں ہے اور جب منہ بھر ہو تو نجس ہے۔ اگر بے اسکے دھوئے نماز پڑھے گی تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۳۰۔ اگر وضو کرنا یاد ہے اور اسکے بعد وضو ٹوٹنا اچھی طرح یاد نہیں کہ ٹوٹا ہے یا نہیں ٹوٹا تو اسکا وضو باقی سمجھا جائے گا اسی سے نماز درست ہے لیکن وضو پھر کر لینا بہتر ہے۔

مسئلہ ۳۱۔ جسکو وضو کرنے میں شک ہوا کہ فلانا عضو دھویا یا نہیں تو وہ عضو پھر دھو لینا چاہیے اور اگر وضو کر چکنے کے بعد شک ہوا تو کچھ پرواہ نہ کرے وضو ہو گیا۔ البتہ اگر یقین ہو جاوے کہ فلانی بات رہ گئی ہے تو اسکو کر لیوے۔

مسئلہ ۳۲۔ بے وضو قرآن مجید کا چھونا درست نہیں ہے ہاں اگر ایسے کپڑے سے چھو لے جو بدن سے جدا ہو تو درست ہے۔ دوپٹہ یا کرتے کے دامن سے جبکہ اسکو پہنے اوڑھے ہوئے ہو چھونا درست نہیں۔ ہاں اگر اترا ہوا ہو تو اس سے چھونا درست ہے۔ اور زبانی پڑھنا درست ہے اور اگر کلام مجید کھلا ہوا رکھا ہے اور اسکو دیکھ دیکھ کے پڑھا لیکن ہاتھ نہیں لگایا یہ بھی درست ہے۔ اسی طرح بے وضو



ایسے تعویذ اور ایسی تشتری کا چھونا بھی درست نہیں ہے جس میں قرآن کی آیت لکھی ہو خوب یاد رکھو۔

## غسل کا بیان

مسئلہ ۱۔ غسل کرنے والی کو چاہیے کہ پہلے گٹوں تک دونوں ہاتھ دھوئے پھر استنجے کی جگہ دھوئے۔ ہاتھ اور استنجے کی جگہ پر نجاست ہو تب بھی اور نہ ہو تب بھی ہر حال میں ان دونوں کو پہلے دھونا چاہیے۔ پھر جہاں بدن پر نجاست لگی ہو پاک کرے پھر وضو کرے اور اگر کسی چوکی یا پتھر پر غسل کرتی ہو تو وضو کرتے وقت پیر بھی دھو لیوے اور اگر ایسی جگہ ہے کہ پیر بھر جاویں گے اور غسل کے بعد پھر دھونے پڑیں گے تو سارا وضو کرے مگر پیر نہ دھوئے۔ پھر وضو کے بعد تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈالے۔ پھر تین مرتبہ داہنے کندھے پر۔ پھر تین بار بائیں کندھے پر پانی ڈالے ایسی طرح کہ سارے بدن پر پانی بہ جاوے۔ پھر اس جگہ سے ہٹ کر پاک جگہ میں آوے اور پھر پیر دھوئے اور اگر وضو کے وقت پیر دھو لئے ہوں تو اب دھونے کی حاجت نہیں۔

مسئلہ ۲۔ پہلے سارے بدن پر اچھی طرح ہاتھ پھیر لیوے تب پانی بہاوے تاکہ سب کہیں اچھی طرح پانی پہنچ جاوے کہیں سوکھا نہ رہے۔

مسئلہ ۳۔ غسل کا طریقہ جو ہم نے ابھی بیان کیا سنت کے موافق ہے۔ اس میں سے بعضی چیزیں فرض ہیں کہ بے ان کے غسل درست نہیں ہوتا آدمی ناپاک رہتا ہے۔ اور بعضی چیزیں سنت ہیں ان کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور اگر نہ کرے تو بھی غسل ہو جاتا ہے فرض فقط تین چیزیں ہیں۔ اس طرح کلی کرنا کہ سارے منہ میں پانی پہنچ جاوے۔ ناک میں پانی ڈالنا جہاں تک ناک نرم ہے سارے بدن پر پانی پہنچانا۔

مسئلہ ۴۔ غسل کرتے وقت قبلہ کی طرف کو منہ نہ کرے اور پانی بہت زیادہ نہ پھینکے اور نہ بہت کم لیوے کہ اچھی طرح غسل نہ کر سکے اور ایسی جگہ غسل کرے کہ اسکو کوئی نہ دیکھے اور غسل کرتے وقت باتیں نہ کرے اور غسل کے بعد کسی کپڑے سے اپنا بدن پونچھ ڈالے۔ اور بدن ڈھکنے میں بہت جلدی کرے یہاں تک کہ اگر وضو کرتے وقت پیر نہ دھوئے ہوں تو غسل کی جگہ سے ہٹ کر پہلے اپنا بدن ڈھکے پھر دونوں پیر دھوئے۔

مسئلہ ۵۔ اگر تنہائی کی جگہ ہو جہاں کوئی نہ دیکھ پائے تو ننگے ہو کر نہانا بھی درست ہے چاہے کھڑی ہو کر نہاوے یا بیٹھ کر۔ اور چاہے غسلخانہ کی چھت پٹی ہو یا نہ پٹی ہو لیکن بیٹھ کر نہانا بہتر ہے کیونکہ اس میں پردہ زیادہ ہے۔ اور ناف سے لے کر گھٹنے کے نیچے تک دوسری عورت کے سامنے بھی بدن کھولنا گناہ ہے۔ اکثر عورتیں دوسری کے سامنے بالکل ننگی ہو کر نہاتی ہیں یہ بڑی بری اور بے غیرتی کی بات ہے۔

مسئلہ ۶۔ جب سارے بدن پر پانی پڑ جاوے اور کلی کر لے اور ناک میں پانی ڈال لے تو غسل ہو جاوے گا چاہے غسل کرنے کا ارادہ ہو چاہے نہ ہو تو اگر پانی برستے میں ٹھنڈی ہونے کی غرض سے کھڑی ہو گئی یا حوض وغیرہ میں گر پڑی اور سب بدن بھیگ گیا اور کلی بھی کر لی اور ناک میں بھی پانی ڈال لیا تو غسل ہو گیا۔ اسی طرح غسل کرتے وقت کلمہ پڑھنا یا پڑھ کر پانی پر دم کرنا بھی ضروری نہیں ہے چاہے کلمہ پڑھے یا نہ پڑھے ہر حال میں آدمی پاک ہو جاتا ہے بلکہ نہاتے وقت کلمہ وغیرہ اور کوئی دعا نہ پڑھنا بہتر ہے اس وقت کچھ نہ پڑھے۔

مسئلہ: اگر بدن بھر میں بال برابر بھی کوئی جگہ سوکھی رہ جائے گی تو غسل نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر غسل کرتے وقت کلی کرنا بھول گئی یا ناک میں پانی نہیں ڈالا تو بھی غسل نہیں ہوا۔

مسئلہ: اگر غسل کے بعد یاد آوے کہ فلانی جگہ سوکھی رہ گئی تھی تو پھر سے نہانا واجب نہیں بلکہ جہاں سوکھا رہ گیا تھا اسی کو دھو لیوے لیکن فقط ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں ہے بلکہ تھوڑا پانی لے کر اس جگہ بہانا چاہیے۔ اور اگر کلی کرنا بھول گئی ہو تو اب کلی کر لے۔ اگر ناک میں پانی نہ ڈالا ہو تو اب ڈال لے۔ غرضیکہ جو چیز رہ گئی ہو اب اسکو کر لے نئے سرے سے غسل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ: اگر کسی بیماری کی وجہ سے سر پر پانی ڈالنا نقصان کرے اور سر چھوڑ کر سارا بدن دھو لیوے تب بھی غسل درست ہوگیا۔ لیکن جب اچھی ہو جاوے تو اب سر دھو ڈالے پھر سے نہانے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ: پیشاب کی جگہ آگے کی کھال کے اندر پانی پہنچانا غسل میں فرض ہے اگر پانی نہ پہنچے گا تو غسل نہ ہوگا۔

مسئلہ: اگر سر کے بال گندھے ہوئے نہ ہوں تو سب بال بھگونا اور ساری جڑوں میں پانی پہنچانا فرض ہے۔ ایک بال بھی سوکھا رہ گیا یا ایک بال کی جڑ میں پانی نہیں پہنچا تو غسل نہ ہوگا۔ اور اگر بال گندھے ہوئے ہوں تو بالوں کا بھگونا معاف ہے البتہ سب جڑوں میں پانی پہنچانا فرض ہے ایک جڑ بھی سوکھی نہ رہنے پاوے۔ اور اگر بے کھولے سب جڑوں میں پانی نہ پہنچ سکے تو کھول ڈالے اور بالوں کو بھی بھگووے۔

مسئلہ ۱۲: نتھ اور بالیوں اور انگوٹھی چھلوں کو خوب ہلا لیوے کہ پانی سوراخوں میں پہنچ جائے اور اگر بالیاں نہ پہنے ہو تب بھی قصد کر کے سوراخوں میں پانی ڈال لے ایسا نہ ہو کہ پانی نہ پہنچے اور غسل صحیح نہ ہو۔ البتہ اگر انگوٹھی چھلے ڈھیلے ہوں کہ بے ہلائے بھی پانی پہنچ جاوے تو ہلانا واجب نہیں لیکن ہلا لینا اب بھی مستحب ہے۔

مسئلہ: اگر ناخن میں آٹا لگ کر سوکھ گیا اور اسکے نیچے پانی نہیں پہنچا تو غسل نہیں ہوا جب یاد آوے اور آٹا دیکھے تو آٹا چھڑا کر پانی ڈال لے۔ اور اگر پانی پہنچانے سے پہلے کوئی نماز پڑھ لی ہو تو اسکو دہرائے۔

مسئلہ: ہاتھ پیر پھٹ گئے اور اس میں موم روغن یا اور کوئی دوا بھر لی تو اسکے اوپر سے پانی بہا لینا درست ہے۔

مسئلہ: کان اور ناف میں بھی خیال کر کے پانی پہنچانا چاہیے۔ پانی نہ پہنچے گا تو غسل نہ ہوگا۔

مسئلہ: اگر نہاتے وقت کلی نہیں کی لیکن خوب منہ بھر کے پانی پی لیا کہ سارے منہ میں پانی پہنچ گیا تو بھی غسل ہو گیا کیونکہ مطلب تو سارے منہ میں پانی پہنچ جانے سے ہے۔ کلی کرے یا نہ کرے۔ البتہ اگر ایسی طرح پانی پیوے کہ سارے منہ بھر میں پانی نہ پہنچے تو یہ پینا کافی نہیں ہے کلی کر لینا چاہیے۔

مسئلہ: اگر بالوں میں یا ہاتھ پیروں میں تیل لگا ہوا ہے کہ بدن پر پانی اچھی طرح ٹھہرتا نہیں ہے بلکہ پڑتے ہی ڈھلک جاتا ہے تو اس کا کچھ حرج نہیں۔ جب سارے بدن اور سارے سر پر پانی ڈال لیا غسل ہو گیا۔



مسئلہ: اگر دانتوں کے بیچ میں ڈلی کا ذرہ پھنس گیا تو اسکو خلال سے نکال ڈالے۔ اگر اس کی وجہ سے دانتوں کے بیچ میں پانی نہ پہنچے گا تو غسل نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۹: ماتھے پر افشاں چنی ہے یا بالوں میں اتنا گوند لگا ہے کہ بال اچھی طرح نہ بھیگیں گے تو گوند خوب چھڑا ڈالے اور افشاں دھو ڈالے اگر گوند کے نیچے پانی نہ پہنچے گا اوپر ہی اوپر سے بہہ جائے گا تو غسل نہ ہوگا۔

مسئلہ ۲۰: اگر مسی کی دھڑی جمائی ہے تو اسکو چھڑا کر کلی کرے نہیں تو غسل نہ ہوگا۔

مسئلہ ۲۱: کسی کی آنکھیں دکھتی ہیں اسلئے اسکی آنکھوں سے کیچڑ بہت نکلا اور ایسا سوکھ گیا کہ اگر اسکو نہ چھڑاوے گی تو اسکے نیچے آنکھ کے کوئے پر پانی نہ پہنچے گا تو اسکا چھڑا ڈالنا واجب ہے بے اسکے چھڑائے نہ وضو درست ہے نہ غسل۔

## کس پانی سے وضو کرنا اور نہانا درست ہے اور کس پانی سے درست نہیں

مسئلہ: آسمان سے برسے ہوئے پانی اور ندی نالے چشمے اور کنویں اور تالاب اور دریاؤں کے پانی سے وضو اور غسل کرنا درست ہے چاہے میٹھا پانی ہو یا کھاری ہو۔

مسئلہ: کسی پھل یا درخت یا پتوں سے نچوڑے ہوئے عرق سے وضو کرنا درست نہیں۔ اسی طرح جو پانی تربوز سے نکلتا ہے اس سے اور گنے وغیرہ کے رس سے وضو اور غسل درست نہیں ہے۔

مسئلہ: جس پانی میں کوئی اور چیز مل گئی یا پانی میں کوئی چیز پکائی گئی اور ایسا ہو گیا کہ اب بول چال میں اسکو پانی نہیں کہتے بلکہ اسکا کچھ اور نام ہو گیا تو اس سے وضو اور غسل جائز نہیں جیسے شربت، شیرہ اور شوربا اور سرکہ اور گلاب اور عرق گاؤزبان وغیرہ کہ ان سب سے وضو درست نہیں ہے۔

مسئلہ: جس پانی میں کوئی پاک چیز پڑ گئی اور پانی کے رنگ یا مزے یا بو میں کچھ فرق آ گیا لیکن وہ چیز پانی میں پکائی نہیں گئی نہ پانی کے پتلے ہونے میں کچھ فرق آیا جیسے کہ بہتے ہوئے پانی میں کچھ ریت ملی ہوتی ہے یا پانی میں زعفران پڑ گیا اور اس کا بہت خفیف سا رنگ آ گیا۔ یا صابن پڑ گیا یا اسی طرح کی کوئی اور چیز پڑ گئی تو ان سب صورتوں میں وضو اور غسل درست ہے۔

مسئلہ: اور اگر کوئی چیز پانی میں ڈال کر پکائی گئی اس سے رنگ یا مزہ وغیرہ بدل گیا تو اس پانی سے وضو درست نہیں۔ البتہ اگر ایسی چیز پکائی گئی جس سے میل کچیل خوب صاف ہو جاتا ہے اور اسکے پکانے سے پانی گاڑھا نہ ہوا ہو تو اس سے وضو درست ہے جیسے مردہ نہلانے کے لئے بیری کی پتیاں پکاتے ہیں تو اس میں کچھ حرج نہیں البتہ اگر اتنی زیادہ ڈال دیں کہ پانی گاڑھا ہو گیا تو اس سے وضو اور غسل درست نہیں۔

مسئلہ: کپڑا رنگنے کے لئے زعفران گھولا یا پڑیا گھولی تو اس سے وضو درست نہیں۔

مسئلہ: اگر پانی میں دودھ مل گیا تو اگر دودھ کا رنگ اچھی طرح پانی میں آ گیا تو وضو درست نہیں اور اگر دودھ بہت کم تھا کہ رنگ نہیں آیا

تو وضو درست ہے۔

مسئلہ ۸: جنگل میں کہیں تھوڑا پانی ملا تو جب تک اس کی نجاست کا یقین نہ ہو جائے تب تک اس سے وضو کرے۔ فقط اس وہم پر وضو نہ چھوڑے کہ شاید یہ نجس ہو۔ اگر اس کے ہوتے ہوئے تیمم کرے گی تو تیمم نہ ہو گا۔

مسئلہ ۹: کسی کنوئیں وغیرہ میں درخت کے پتے گر پڑے اور پانی میں بدبو آنے لگی، رنگ اور مزہ بھی بدل گیا تو بھی اس سے وضو درست ہے جب تک کہ پانی اسی طرح پتلا باقی ہے۔

مسئلہ ۱۰: جس پانی میں نجاست پڑ جاوے اس سے وضو غسل کچھ درست نہیں، چاہے وہ نجاست تھوڑی ہو یا بہت ہو۔ البتہ اگر بہتا ہوا پانی ہو تو وہ نجاست کے پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک کہ اس کے رنگ یا مزے یا بو میں فرق نہ آئے۔ اور جب نجاست کی وجہ سے رنگ یا مزہ بدل گیا یا بو آنے لگی تو بہتا ہوا پانی بھی نجس ہو جائے گا اس سے وضو درست نہیں۔ اور جو پانی گھاس تنکے پتے وغیرہ کو بہا لے جائے وہ بہتا پانی ہے چاہے کتنا ہی آہستہ آہستہ بہتا ہو۔

مسئلہ ۱۱: بڑا بھاری حوض جو دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑا ہو اور اتنا گہرا ہو کہ اگر چلو سے پانی اٹھاویں تو زمین نہ کھلے، یہ بھی بہتے ہوئے پانی کے مثل ہے۔ ایسے حوض کو دہ در دہ کہتے ہیں۔ اگر اس میں ایسی نجاست پڑ جائے جو پڑ جانے کے بعد دکھلائی نہیں دیتی جیسے پیشاب، خون، شراب وغیرہ تو چاروں طرف وضو کرنا درست ہے جدھر چاہے وضو کرے۔ اور اگر ایسی نجاست پڑ جائے جو دکھلائی دیتی ہے جیسے مردہ کتا تو جدھر پڑا ہو اس طرف وضو نہ کرے۔ اس کے سوا اور جس طرف چاہے کرے۔ البتہ اگر اتنے بڑے حوض میں اتنی نجاست پڑ جائے کہ رنگ یا مزہ بدل جائے یا بدبو آنے لگے تو نجس ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۲: اگر بیس ہاتھ لمبا اور پانچ ہاتھ چوڑا یا پچیس ہاتھ لمبا اور چار ہاتھ چوڑا ہو وہ حوض بھی دہ در دہ کے مثل ہے۔

مسئلہ ۱۳: چھت پر نجاست پڑی ہے اور پانی برسا اور پرنالہ چلا تو اگر آدھی یا آدھی سے زیادہ چھت ناپاک ہے تو وہ پانی نجس ہے اور اگر چھت آدھی سے کم ناپاک ہے تو وہ پانی پاک ہے۔ اور اگر نجاست پرنالے کے پاس ہی ہو اور اتنی ہو کہ سب پانی اس سے مل کر آتا ہے تو وہ پانی نجس ہے۔

مسئلہ ۱۴: اگر پانی آہستہ آہستہ بہتا ہو تو بہت جلدی جلدی وضو نہ کرے تاکہ جو دھوون گرتا ہے وہی ہاتھ میں نہ آ جائے۔

مسئلہ ۱۵: دہ در دہ حوض میں جہاں پر دھوون گرا ہے اگر وہیں سے پھر پانی اٹھا لیوے تو بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۱۶: اگر کوئی کافر یا لڑکا بچہ اپنا ہاتھ پانی میں ڈال دے تو پانی نجس نہیں ہوتا۔ البتہ اگر معلوم ہو جائے کہ اس کے ہاتھ میں نجاست لگی تھی تو ناپاک ہو جائے گا۔ لیکن چونکہ چھوٹے بچوں کا کچھ اعتبار نہیں اس لیے جب تک کوئی اور پانی ملے اس کے ہاتھ ڈالے ہوئے پانی سے وضو نہ کرنا بہتر ہے۔

مسئلہ ۱۷: جس پانی میں ایسی جاندار چیز مر جائے جس میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا، یا باہر مر کر پانی میں گر پڑے تو پانی نجس نہیں ہوتا، جیسے مچھر، مکھی، بھڑ، تتیا، بچھو، شہد کی مکھی اور اسی قسم کی اور جو چیز ہو۔



مسئلہ ۱۸: جس کی پیدائش پانی کی ہو اور ہر وقت پانی ہی میں رہا کرتی ہو اس کے مر جانے سے پانی خراب نہیں ہوتا، پاک رہتا ہے جیسے مچھلی، مینڈک، کچھوا، کیکڑا وغیرہ۔ اور اگر پانی کے سوا اور کسی چیز میں مر جائے جیسے سرکہ، شیرہ، دودھ وغیرہ تو وہ بھی ناپاک نہیں ہوتا۔ اور خشکی کا مینڈک اور پانی کا مینڈک دونوں کا ایک حکم ہے یعنی نہ اس کے مرنے سے پانی نجس ہوتا ہے نہ اس کے مرنے سے۔ لیکن اگر خشکی کے کسی مینڈک میں خون ہوتا ہو تو اس کے مرنے سے پانی وغیرہ جو چیز ہو ناپاک ہو جائے گی۔

فائدہ: دریائی مینڈک کی پہچان یہ ہے کہ اس کی انگلیوں کے بیچ میں جھلی لگی ہوتی ہے اور خشکی کے مینڈک کی انگلیاں الگ الگ ہوتی ہیں۔

مسئلہ ۱۹: جو چیز پانی میں رہتی ہو لیکن اس کی پیدائش پانی کی نہ ہو اس کے مر جانے سے پانی خراب اور نجس ہو جاتا ہے جیسے بطخ اور مرغابی۔ اسی طرح اگر مر کر پانی میں گر پڑے تو بھی نجس ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۲۰: مینڈک کچھوا وغیرہ اگر پانی میں مر کر بالکل گل جائے اور ریزہ ریزہ ہو کر پانی میں مل جائے تو بھی پانی پاک ہے لیکن اس کا پینا اور اس سے کچھ کھانا پکانا درست نہیں البتہ وضو اور غسل اس سے کر سکتے ہیں۔

مسئلہ ۲۱: دھوپ کے جلے ہوئے پانی سے سفید داغ ہو جانے کا ڈر ہے اس لئے اس سے وضو غسل نہ کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۲۲: مردار کی کھال کو جب دھوپ میں سکھا ڈالیں یا کچھ دوا وغیرہ لگا کر درست کر لیں کہ پانی مر جائے اور رکھنے سے خراب نہ ہو تو پاک ہو جاتی ہے اس پر نماز پڑھنا درست ہے۔ اور مشک وغیرہ بنا کر اس میں پانی رکھنا بھی درست ہے لیکن سور کی کھال پاک نہیں ہوتی اور سب کھالیں پاک ہو جاتی ہیں مگر آدمی کی کھال سے کوئی کام لینا اور برتنا بہت گناہ ہے۔

مسئلہ ۲۳: کتا، بندر، بلی، شیر وغیرہ جن کی کھال بنانے سے پاک ہو جاتی ہے بسم اللہ کہہ کر ذبح کرنے سے بھی کھال پاک ہو جاتی ہے چاہے بنائی ہو یا بے بنائی ہو۔ البتہ ذبح کرنے سے ان کا گوشت پاک نہیں ہوتا اور ان کا کھانا درست نہیں۔

مسئلہ ۲۴: مردار کے بال اور سینگ اور ہڈی اور دانت یہ سب چیزیں پاک ہیں اگر پانی میں پڑ جاویں تو نجس نہ ہوگا۔ البتہ اگر ہڈی اور دانت وغیرہ پر اس مردار جانور کی کچھ چکنائی وغیرہ لگی ہو تو وہ نجس ہے اور پانی بھی نجس ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۵: آدمی کی بھی ہڈی اور بال پاک ہیں لیکن ان کو برتنا اور کام میں لانا جائز نہیں بلکہ عزت سے کسی جگہ گاڑ دینا چاہیئے۔

## کنوئیں کا بیان

مسئلہ ۱: جب کنوئیں میں کچھ نجاست گر پڑے تو کنواں ناپاک ہو جاتا ہے اور پانی کھینچ ڈالنے سے پاک ہو جاتا ہے چاہے تھوڑی نجاست گرے یا بہت۔ سارا پانی نکالنا چاہیئے۔ جب سارا پانی نکل جائے گا تو پاک ہو جائے گا۔ کنوئیں کے اندر کے کنکر، دیوار وغیرہ کے دھونے کی ضرورت نہیں۔ وہ سب آپ ہی آپ پاک ہو جاویں گے۔ اسی طرح رسی ڈول جس سے پانی نکالا ہے کنوئیں کے پاک ہونے سے آپ

ہی آپ پاک ہو جائے گا۔ ان چیزوں کے بھی دھونے کی ضرورت نہیں۔

فائدہ۔ سب پانی نکالنے کا یہ مطلب ہے کہ اتنا نکالیں کہ پانی ٹوٹ جاوے اور آدھا ڈول بھی نہ بھرے۔

مسئلہ ۲: کنویں میں کبوتر یا گوریا یعنی چڑیا کی بیٹ گر پڑی تو نجس نہیں ہوا۔ اور مرغی اور بطخ کی بیٹ سے نجس ہو جاتا ہے۔ اور سارا پانی نکالنا واجب ہے۔

مسئلہ ۳: کتا، بلی، گائے، بکری پیشاب کر دے یا کوئی اور نجاست گرے تو سب پانی نکالا جائے۔

مسئلہ ۴: اگر آدمی یا کتا یا بکری یا اسی کے برابر کوئی اور جانور گر کے مرجاوے تو سارا پانی نکالا جاوے۔ اور اگر باہر مرے پھر کنویں میں گر پڑے تب بھی یہی حکم ہے کہ سب پانی نکالا جائے۔

مسئلہ ۵: اگر کوئی جاندار چیز کنویں میں مر جاوے اور پھول جاوے یا پھٹ جاوے تب بھی سب پانی نکالا جائے چاہے چھوٹا جانور ہو چاہے بڑا۔ تو اگر چوہا یا گوریا مر کر پھول جاوے یا پھٹ جاوے تو سب پانی نکالنا چاہیے۔

مسئلہ ۶: اگر چوہا، گوریا یا اسی کے برابر کوئی چیز گر کر مر گئی لیکن پھولی پھٹی نہیں تو بیس ڈول نکالنا واجب ہے۔ اور تیس ڈول نکال دیں تو بہتر ہے۔ لیکن پہلے چوہا نکال لیں تب پانی نکالنا شروع کریں۔ اگر چوہا نہ نکالا تو اس پانی نکالنے کا کچھ اعتبار نہیں۔ چوہا نکلنے کے بعد پھر اتنا ہی پانی نکالنا پڑے گا۔

مسئلہ ۷: بڑی چھپکلی جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہو اس کا حکم بھی یہی ہے کہ اگر مر جائے اور پھولے پھٹے نہیں تو بیس ڈول نکالنا چاہیے اور تیس ڈول نکالنا بہتر ہے اور جس میں بہتا ہوا خون نہ ہوتا ہو اس کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۸: اگر کبوتر یا مرغی یا بلی یا اسی کے برابر کوئی چیز گر کر مر جاوے اور پھولے پھٹے نہیں تو چالیس ڈول نکالنا واجب ہے اور ساٹھ ڈول نکال دینا بہتر ہے۔

مسئلہ ۹: جس کنویں پر جو ڈول پڑا رہتا ہے اسی کے حساب سے نکالنا چاہیے اور اگر اتنے بڑے ڈول سے نکالا جس میں بہت پانی سماتا ہے تو اس کا حساب لگا لینا چاہیے۔ اگر اس میں دو ڈول پانی سماتا ہے تو دو ڈول سمجھیں۔ اور اگر چار ڈول سماتا ہو تو چار ڈول سمجھنا چاہیے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جتنے ڈول پانی اس میں آتا ہوگا اسی کے حساب سے کھینچا جائے گا۔

مسئلہ ۱۰: اگر کنویں میں اتنا بڑا سوت ہے کہ سب پانی نہیں نکل سکتا جیسے جیسے پانی نکالتے ہیں ویسے ویسے اس میں سے اور نکل آتا ہے تو جتنا پانی اس میں اس وقت موجود ہے اندازہ کر کے اس قدر نکال ڈالیں۔

فائدہ۔ پانی کے اندازہ کرنے کی کئی صورتیں ہیں ایک یہ کہ مثلاً پانچ ہاتھ پانی ہے تو ایک دم لگاتار سو ڈول پانی نکال کر دیکھو کتنا پانی کم ہوا۔ اگر ایک ہاتھ کم ہوا ہو تو بس اسی سے حساب لگا لو کہ سو ڈول میں ایک ہاتھ پانی ٹوٹا تو پانچ ہاتھ پانی پانسو ڈول میں نکل جاوے گا۔ دوسرے یہ کہ جن لوگوں کو پانی کی پہچان ہو اور اس کا اندازہ آتا ہو ایسے دو دیندار مسلمانوں سے اندازہ



کراؤ جتنا وہ کہیں نکلوا دو۔ اور جہاں یہ دونوں باتیں مشکل معلوم ہوں تو تین سو ڈول نکلوا دیں۔

مسئلہ ۱۱: کنویں میں مرا ہوا چوہا یا اور کوئی جانور نکلا اور یہ معلوم نہیں کہ کب سے گرا ہے اور وہ ابھی پھولا پھٹا بھی نہیں ہے تو جن لوگوں نے اس کنویں سے وضو کیا ہے ایک دن رات کی نمازیں دہرا دیں اور اس پانی سے جو کپڑے دھوئے ہیں پھر ان کو دھونا چاہیے۔ اور اگر پھول گیا ہے یا پھٹ گیا ہے تو تین دن تین رات کی نمازیں دہرانا چاہیے۔ البتہ جن لوگوں نے اس پانی سے وضو نہیں کیا ہے وہ نہ دہراویں۔ یہ بات تو احتیاط کی ہے اور بعضے عالموں نے یہ کہا ہے کہ جس وقت کنویں کا ناپاک ہونا معلوم ہوا ہے اسی وقت سے ناپاک سمجھیں گے۔ اس سے پہلے کی نماز وضو سب درست ہے اگر کوئی اس پر عمل کرے تب بھی درست ہے۔

مسئلہ ۱۲: جس کو نہانے کی ضرورت ہے وہ ڈول ڈھونڈنے کے واسطے کنویں میں اترا اور اس کے بدن اور کپڑے پر کوئی نجاست نہیں ہے تو کنواں ناپاک نہ ہوگا۔ ایسے ہی اگر کافر اترے اور اس کے کپڑے اور بدن پر نجاست نہ ہو تب بھی کنواں پاک ہے۔ البتہ اگر نجاست لگی ہو تو ناپاک ہو جائے گا اور سب پانی نکالنا پڑے گا اور اگر شک ہو کہ معلوم نہیں کپڑا پاک ہے یا ناپاک ہے تب بھی کنواں پاک سمجھا جائے گا لیکن اگر دل کی تسلی کے لیے بیس یا تیس ڈول نکلوا دیں تب بھی کچھ حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۳: کنویں میں بکری یا چوہا گر گیا اور زندہ نکل آیا تو پانی پاک ہے کچھ نہ نکالا جائے۔

مسئلہ ۱۴: چوہے کو بلی نے پکڑا اور اس کے دانت لگنے سے زخمی ہو گیا۔ پھر اس سے چھوٹ کر اسی طرح خون میں بھرا ہوا کنویں میں گر پڑا تو سارا پانی نکالا جاوے۔

مسئلہ ۱۵: چوہا نابدان میں سے نکل کر بھاگا اور اس کے بدن میں نجاست بھر گئی پھر کنویں میں گر پڑا تو سب پانی نکالا جاوے چاہے چوہا کنویں میں مر جائے یا زندہ نکلے۔

مسئلہ ۱۶: چوہے کی دم کٹ کر گر پڑی تو سارا پانی نکالا جائے۔ اسی طرح وہ چھپکلی جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہو اس کی دم گرنے سے بھی سب پانی نکالا جائے۔

مسئلہ ۱۷: جس چیز کے گرنے سے کنواں ناپاک ہوا ہے۔ اگر وہ چیز باوجود کوشش کے نہ نکل سکے تو دیکھنا چاہیے کہ وہ چیز کیسی ہے۔ اگر وہ چیز ایسی ہے کہ خود تو پاک ہوتی ہے لیکن ناپاکی لگنے سے ناپاک ہو گئی ہے جیسے ناپاک کپڑا، ناپاک گیند، ناپاک جوتا تب تو اس کا نکالنا معاف ہے ویسے ہی پانی نکال ڈالیں۔ اور اگر وہ چیز ایسی ہے کہ خود ناپاک ہے جیسے مردہ جانور چوہا وغیرہ تو جب تک یقین نہ ہو جائے کہ گل سڑ کر مٹی ہو گیا ہوگا اس وقت تک کنواں پاک نہیں ہو سکتا۔ اور جب یہ یقین ہو جائے اس وقت سارا پانی نکال دیں کنواں پاک ہو جاوے گا

مسئلہ: جتنا پانی کنوئیں میں سے نکالنا ضرور ہو چاہے ایک دم سے نکالے چاہے تھوڑا تھوڑا کر کے کئی دفعہ نکالیں ہر طرح پاک ہو جائے گا۔

## جانوروں کے جھوٹے کا بیان

مسئلہ ۱: آدمی کا جھوٹا پاک ہے چاہے بددین ہو، یا حیض سے ہو یا ناپاک ہو یا نفاس میں ہو ہر حال میں پاک ہے۔ اسی طرح پسینہ بھی ان سب کا پاک ہے البتہ اگر اس کے ہاتھ یا منہ میں کوئی ناپاکی لگی ہو تو اس سے وہ جھوٹا ناپاک ہو جاوے گا۔

مسئلہ ۲: کتے کا جھوٹا نجس ہے۔ اگر کسی برتن میں منہ ڈال دے تو تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاوے گا۔ چاہے مٹی کا برتن ہو چاہے تانبے وغیرہ کا۔ دھونے سے سب پاک ہو جاتا ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ سات مرتبہ دھوئے اور ایک مرتبہ مٹی لگا کر مانجھ بھی ڈالے کہ خوب صاف ہو جاوے۔

مسئلہ ۳: سور کا جھوٹا بھی نجس ہے۔ اسی طرح شیر، بھیڑیا، بندر، گیدڑ وغیرہ جتنے پھاڑ چیر کر کے کھانیوالے جانور ہیں سب کا جھوٹا نجس ہے۔

مسئلہ ۴: بلی کا جھوٹا پاک تو ہے لیکن مکروہ ہے۔ تو اور پانی ہوتے وقت اس سے وضو نہ کرے۔ البتہ اگر کوئی اور پانی نہ ملے تو اس سے وضو کر لے۔

مسئلہ ۵: دودھ سالن وغیرہ میں بلی نے منہ ڈال دیا تو اگر اللہ نے سب کچھ دیا ہے تو اسے نہ کھاوے اور اگر غریب آدمی ہو تو کھا لیوے اس میں کچھ حرج اور گناہ نہیں ہے بلکہ ایسے شخص کے واسطے مکروہ بھی نہیں ہے۔

مسئلہ ۶: بلی نے چوہا کھایا اور فوراً آ کر برتن میں منہ ڈال دیا تو وہ نجس ہو جاوے گا۔ اور جو تھوڑی دیر ٹھیر کر منہ ڈالے کہ اپنا منہ زبان سے چاٹ چکی ہو تو نجس نہ ہوگا بلکہ مکروہ ہی رہے گا۔

مسئلہ ۷: کھلی ہوئی مرغی جو ادھر ادھر گندی پلید چیزیں کھاتی پھرتی ہے اس کا جھوٹا مکروہ ہے۔ اور جو مرغی بند رہتی ہو اس کا جھوٹا مکروہ نہیں بلکہ پاک ہے۔

مسئلہ ۸: شکار کرنے والے پرندے جیسے شکرہ باز وغیرہ ان کا جھوٹا بھی مکروہ ہے۔ لیکن جو پالتو ہو اور مردار نہ کھانے پاوے نہ اس کی چونچ میں کسی نجاست کے لگے ہونے کا شبہ ہو اس کا جھوٹا پاک ہے۔

مسئلہ ۹: حلال جانور جیسے مینڈھا، بکری، بھیڑ، گائے، بھینس، ہرنی وغیرہ اور حلال چڑیاں جیسے مینا، طوطا، فاختہ، گوریا ان سب کا جھوٹا پاک ہے۔ اسی طرح گھوڑے کا جھوٹا بھی پاک ہے۔

مسئلہ ۱۰: جو چیزیں گھروں میں رہا کرتی ہیں جیسے سانپ، بچھو، چوہا، چھپکلی وغیرہ ان کا جھوٹا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۱: اگر چوہا روٹی کتر کر کھاوے تو بہتر یہ ہے کہ اس جگہ سے ذرا سی توڑ ڈالے تب کھاوے۔



مسئلہ ۱۲: گدھے اور خچر کا جھوٹا پاک تو ہے لیکن وضو ہونے میں شک ہے۔ سو اگر کہیں فقط گدھے خچر کا جھوٹا پانی ملے اور اس کے سوا اور پانی نہ ملے تو وضو بھی کرے اور تیمم بھی کرے اور چاہے پہلے وضو کرے چاہے پہلے تیمم کرے دونوں اختیار ہیں۔

مسئلہ ۱۳: جن جانوروں کا جھوٹا نجس ہے ان کا پسینہ بھی نجس ہے اور جن کا جھوٹا پاک ہے ان کا پسینہ بھی پاک ہے۔ اور جن کا جھوٹا مکروہ ہے ان کا پسینہ بھی مکروہ ہے اور گدھے اور خچر کا پسینہ پاک ہے کپڑے اور بدن پر لگ جاوے تو دھونا واجب نہیں لیکن دھو ڈالنا بہتر ہے۔

مسئلہ ۱۴: کسی نے بلی پالی وہ پاس آ کر بیٹھتی ہے اور ہاتھ وغیرہ چاٹتی ہے تو جہاں چاٹے یا اس کا لعاب لگے تو اس کو دھو ڈالنا چاہیے۔ اگر نہ دھویا اور یوں ہی رہنے دیا تو مکروہ اور برا کیا۔

مسئلہ ۱۵: غیر مرد کا جھوٹا کھانا اور پانی عورت کے لئے مکروہ ہے جبکہ جانتی ہو کہ یہ اس کا جھوٹا ہے۔ اور اگر معلوم نہ ہو تو مکروہ نہیں۔

## تیمم کا بیان

مسئلہ ۱: اگر کوئی جنگل میں ہے اور بالکل معلوم نہیں کہ پانی کہاں ہے نہ وہاں کوئی ایسا آدمی ہے جس سے دریافت کرے تو ایسے وقت تیمم کر لیوے اور اگر کوئی آدمی مل گیا اور اس نے ایک میل شرعی کے اندر پانی کا پتہ بتایا اور گمان غالب ہو کہ یہ سچا ہے یا آدمی تو نہیں ملا لیکن کسی نشانی سے خود اس کا جی کہتا ہے کہ یہاں ایک میل شرعی کے اندر اندر کہیں پانی ضرور ہے تو پانی کا اس قدر تلاش کرنا کہ اس کو اور اس کے ساتھیوں کو کسی قسم کی تکلیف اور حرج نہ ہو ضروری ہے۔ بے ڈھونڈے تیمم کرنا درست نہیں ہے۔ اور اگر خوب یقین ہے کہ پانی ایک میل شرعی کے اندر ہے تو پانی لانا واجب ہے۔

فائدہ: میل شرعی میل انگریزی سے ذرا زیادہ ہوتا ہے یعنی انگریزی ایک میل پورا اور اس کا آٹھواں حصہ یہ سب مل کر ایک میل شرعی ہوتا ہے۔

مسئلہ ۲: اگر پانی کا پتہ چل گیا لیکن پانی ایک میل سے دور ہے تو اتنی دور جا کر پانی لانا واجب نہیں ہے بلکہ تیمم کر لینا درست ہے۔

مسئلہ ۳: اگر کوئی آبادی سے ایک میل کے فاصلہ پر ہو اور ایک میل سے قریب کہیں پانی نہ ملے تو بھی تیمم کر لینا درست ہے چاہے مسافر ہو یا مسافر نہ ہو تھوڑی دور جانے کے لئے نکلا ہو۔

مسئلہ ۴: اگر راہ میں کنواں تو مل گیا مگر لوٹا ڈور پاس نہیں ہے اس لئے کنوئیں سے پانی نکال نہیں سکتی نہ کسی اور سے مانگے مل سکتا ہے تو بھی تیمم درست ہے۔

مسئلہ ۵: اگر کہیں پانی مل گیا لیکن بہت تھوڑا ہے تو اگر اتنا ہو کہ ایک ایک دفعہ منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں پیر دھو سکے تو تیمم کرنا درست نہیں ہے بلکہ ایک ایک دفعہ ان چیزوں کو دھوئے اور سر کا مسح کر لیوے اور کلی وغیرہ کرنا یعنی وضو کی سنتیں

چھوڑ دے اور اگر اتنا بھی نہ ہو تو تیمم کرلے۔

مسئلہ ۶۔ اگر بیماری کی وجہ سے پانی نقصان کرتا ہو کہ اگر وضو یا غسل کرے گی تو بیماری بڑھ جائے گی یا دیر میں اچھی ہوگی تب بھی تیمم درست ہے لیکن اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہو اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو گرم پانی سے غسل کرنا واجب ہے البتہ اگر ایسی جگہ ہے کہ گرم پانی نہیں مل سکتا تو تیمم کرنا درست ہے۔

مسئلہ ۷۔ اگر پانی قریب ہے یعنی یقیناً ایک میل سے کم دور ہے تو تیمم کرنا درست نہیں۔ جا کر پانی لانا اور وضو کرنا واجب ہے مردوں سے شرم کی وجہ سے یا پردہ کی وجہ سے پانی لینے کو نہ جانا اور تیمم کرلینا درست نہیں۔ ایسا پردہ جس میں شریعت کا کوئی حکم چھوٹ جاوے ناجائز اور حرام ہے۔ برقع اوڑھ کر یا سارے بدن سے چادر لپیٹ کر جانا واجب ہے۔ البتہ لوگوں کے سامنے بیٹھ کر وضو نہ کرے اور اُن کے سامنے ہاتھ منہ نہ کھولے۔

مسئلہ ۸۔ جب تک پانی سے وضو نہ کرسکے برابر تیمم کرتی رہے چاہے جتنے دن گذر جائیں کچھ خیال و وسوسہ نہ لاوے جتنی پاکی وضو اور غسل کرنے سے ہوتی ہے اتنی ہی پاکی تیمم سے بھی ہوجاتی ہے۔ یہ نہ سمجھے کہ تیمم سے اچھی طرح پاک نہیں ہوتی۔

مسئلہ ۹۔ اگر پانی مول بکتا ہے تو اگر اسکے پاس دام نہ ہوں تو تیمم کرلینا درست ہے اور اگر دام پاس ہوں اور رستہ میں کرایہ بھاڑے کی جتنی ضرورت پڑے گی اس سے زیادہ بھی ہے تو خریدنا واجب ہے۔ البتہ اگر اتنا گراں بیچے کہ اتنے دام کوئی لگاتا ہی نہیں سکتا تو خریدنا واجب نہیں تیمم کرلینا درست ہے۔ اور اگر کرایہ وغیرہ رستہ کے خرچ سے زیادہ دام نہیں ہیں تو بھی خریدنا واجب نہیں تیمم کرلینا درست ہے۔

مسئلہ ۱۰۔ اگر کہیں اتنی سردی پڑتی ہو اور برف کٹتی ہو کہ نہانے سے مرجانے یا بیمار ہوجانے کا خوف ہو اور رضائی لحاف وغیرہ کوئی ایسی چیز بھی نہیں کہ نہا کر اس میں گرم ہوجائے تو ایسی مجبوری کے وقت تیمم کرلینا درست ہے۔

مسئلہ ۱۱۔ اگر کسی کے آدھے سے زیادہ بدن پر زخم ہوں یا چیچک نکلی ہو تو نہانا واجب نہیں بلکہ تیمم کرلیوے۔

مسئلہ ۱۲۔ اگر کسی میدان میں تیمم کرکے نماز پڑھ لی اور وہاں سے پانی قریب ہی تھا لیکن اس کو خبر نہ تھی تو تیمم اور نماز دونوں درست ہیں۔ جب معلوم ہو تو دہرانا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۱۳۔ اگر سفر میں کسی اور کے پاس پانی ہو تو اپنے جی کو دیکھے اگر اندر سے دل کہتا ہو کہ اگر میں مانگوں گی تو پانی مل جاوے گا تو بے مانگے ہوئے تیمم کرلینا درست نہیں۔ اور اگر اندر سے دل یہ کہتا ہو کہ مانگنے سے وہ شخص پانی نہ دیوے گا تو بے مانگے بھی تیمم کرکے نماز پڑھ لینا درست ہے۔ لیکن اگر نماز کے بعد اس سے پانی مانگا اور اُس نے دے دیا تو نماز کو دہرانا پڑے گا۔

مسئلہ ۱۴۔ اگر زمزم کا پانی زمزمی میں بھرا ہوا ہے تو تیمم کرنا درست نہیں زمزمیوں کو کھول کر اُس پانی سے نہانا اور وضو کرنا واجب ہے۔



مسئلہ ۱۵۔ کسی کے پاس پانی تو ہے لیکن رستہ ایسا خراب ہے کہ کہیں پانی نہیں مل سکتا اسلئے راہ میں پیاس کے مارے تکلیف اُٹھانے اور ہلاکت کا خوف ہے تو وضو نہ کرے تیمم کرلینا درست ہے۔

مسئلہ ۱۶۔ اگر غسل کرنا نقصان کرتا ہو اور وضو نقصان نہ کرے تو غسل کی جگہ تیمم کرے۔ پھر اگر تیمم غسل کے بعد وضو ٹوٹ جائے تو وضو کے لئے تیمم نہ کرے بلکہ وضو کی جگہ وضو کرنا چاہیئے۔ اور اگر تیمم غسل سے پہلے کوئی بات وضو توڑنے والی بھی پائی گئی اور پھر غسل کا تیمم کیا ہو تو یہی تیمم غسل و وضو دونوں کے لئے کافی ہے۔

مسئلہ ۱۷۔ تیمم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ پاک زمین پر مارے اور سارے منہ کو مل لیوے پھر دوسری مرتبہ زمین پر دونوں ہاتھ مارے اور دونوں ہاتھوں پر کہنی سمیت ملے۔ چوڑیوں کنگن وغیرہ کے درمیان اچھی طرح ملے اگر اسکے گمان میں ناخن برابر بھی کوئی جگہ چھوٹ جائے گی تو تیمم نہ ہوگا۔ انگوٹھی چھلے اتار ڈالے تاکہ کوئی جگہ چھوٹ نہ جائے۔ انگلیوں میں خلال کرلیوے جب یہ دونوں چیزیں کرلیں تو تیمم ہوگیا۔

مسئلہ ۱۸۔ مٹی پر ہاتھ مار کے ہاتھ جھاڑ ڈالے تاکہ بانہوں اور منہ پر بھبوت نہ لگ جائے اور صورت نہ بگڑے۔

مسئلہ ۱۹۔ زمین کے سوا اور جو چیز مٹی کی قسم سے ہو اس پر بھی تیمم درست ہے جیسے مٹی، ریت، پتھر، گچ، چونا، ہڑتال، سرمہ، گیرو وغیرہ۔ اور جو چیز مٹی کی قسم سے نہ ہو اس سے تیمم درست نہیں جیسے سونا، چاندی، رانگا، گیہوں، لکڑی، کپڑا اور اناج وغیرہ ہاں اگر ان چیزوں پر گرد اور مٹی لگی ہو اسوقت البتہ ان پر تیمم درست ہے۔

مسئلہ ۲۰۔ جو چیز نہ تو آگ میں جلے اور نہ گلے وہ چیز مٹی کی قسم سے ہے اُس پر تیمم درست ہے، اور جو چیز جل کر راکھ ہوجائے یا گل جائے اُس پر تیمم درست نہیں۔ اسی طرح راکھ پر بھی تیمم درست نہیں۔

مسئلہ ۲۱۔ تانبے کے برتن تکئے اور گدے وغیرہ کپڑے پر تیمم کرنا درست نہیں البتہ اگر اُس پر اتنی گرد ہے کہ ہاتھ مارنے سے خوب اُڑتی ہے اور ہتھیلیوں میں خوب اچھی طرح لگ جاتی ہے تو تیمم درست ہے۔ اور اگر ہاتھ مارنے سے ذرا ذرا گرد اُڑتی ہو تو بھی اُس پر تیمم درست نہیں ہے اور مٹی کے گھڑے بدھنے پر تیمم درست ہے چاہے اُس میں پانی بھرا ہوا ہو یا پانی نہ ہو لیکن اگر اُس پر لُک پھرا ہوا ہو تو تیمم درست نہیں۔

مسئلہ ۲۲۔ اگر پتھر پر بالکل گرد نہ ہو تب بھی تیمم درست ہے۔ بلکہ اگر پانی سے خوب دُھلا ہوا ہو تب بھی درست ہے۔ ہاتھ پر گرد کا لگنا کچھ ضروری نہیں ہے اسی طرح پکی اینٹ پر بھی تیمم درست ہے چاہے اُس پر کچھ گرد ہو چاہے نہ ہو۔

مسئلہ ۲۳۔ کیچڑ سے تیمم کرنا گو درست ہے مگر مناسب نہیں اگر کہیں کیچڑ کے سوا اور کوئی چیز نہ ملے تو یہ ترکیب کرے کہ اپنے کپڑے میں کیچڑ بھر لیوے جب وہ سوکھ جائے تو اس سے تیمم کرلے۔ البتہ اگر نماز کا وقت ہی نکلا جاتا ہو تو اسوقت جس طرح

بن پڑے تر سے یا خشک سے تیمم کر لے نماز نہ قضا ہونے دے۔

مسئلہ ۲۴: اگر زمین پر پیشاب وغیرہ کوئی نجاست پڑ گئی اور دھوپ سے سوکھ گئی اور بدبو بھی جاتی رہی تو وہ زمین پاک ہوگئی اس پر نماز درست ہے لیکن اس زمین پر تیمم کرنا درست نہیں۔ جب معلوم ہو کہ یہ زمین ایسی ہے اور اگر معلوم نہ ہو تو وہم نہ کرے۔

مسئلہ ۲۵: جس طرح وضو کی جگہ تیمم درست ہے اسی طرح غسل کی جگہ بھی مجبوری کے وقت تیمم درست ہے۔ ایسے ہی جو عورت حیض اور نفاس سے پاک ہوئی ہو مجبوری کے وقت اس کو بھی تیمم درست ہے وضو اور غسل کے تیمم میں کوئی فرق نہیں دونوں کا ایک ہی طریقہ ہے۔

مسئلہ ۲۶: اگر کسی کو بتلانے کے لئے تیمم کر کے دکھلایا لیکن دل میں اپنے تیمم کرنے کی نیت نہیں بلکہ فقط اس کو دکھلانا مقصود ہے تو اس کا تیمم نہ ہوگا کیونکہ تیمم درست ہونے میں تیمم کرنے کا ارادہ ہونا ضروری ہے تو جب تیمم کرنے کا ارادہ نہ ہو بلکہ فقط دوسرے کو سکھانا اور دکھلانا مقصود ہو تو تیمم نہ ہوگا۔

مسئلہ ۲۷: تیمم کرتے وقت اپنے دل میں بس اتنا ارادہ کر لے کہ میں پاک ہونے کے لئے تیمم کرتی ہوں یا نماز پڑھنے کے لئے تیمم کرتی ہوں تو تیمم ہو جائے گا اور یہ ارادہ کرنا کہ میں وضو کا تیمم کرتی ہوں یا غسل کا کچھ ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۸: اگر قرآن مجید کے چھونے کے لئے تیمم کیا تو اس سے نماز پڑھنا درست نہیں ہے اور اگر ایک نماز کے لئے تیمم کیا دوسرے وقت کی نماز بھی اس سے پڑھنا درست ہے اور قرآن مجید کا چھونا بھی اس تیمم سے درست ہے۔

مسئلہ ۲۹: کسی کو نہانے کی بھی ضرورت ہے اور وضو بھی نہیں ہے تو ایک ہی تیمم کرے دونوں کے لئے الگ الگ تیمم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۰: کسی نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی پھر پانی مل گیا اور وقت ابھی باقی ہے تو نماز کا دہرانا واجب نہیں وہی نماز تیمم سے درست ہوگئی۔

مسئلہ ۳۱: اگر پانی ایک میل شرعی سے دور نہیں لیکن وقت بہت تنگ ہے کہ اگر پانی لینے کو جائے گی تو وقت جاتا رہے گا تو بھی تیمم درست نہیں ہے پانی لائے اور قضا پڑھے۔

مسئلہ ۳۲: پانی موجود ہوتے وقت قرآن مجید کے چھونے کے لئے تیمم کرنا درست نہیں۔

مسئلہ ۳۳: اگر پانی آگے چل کر ملنے کی امید ہو تو بہتر ہے کہ اول وقت نماز نہ پڑھے بلکہ پانی کا انتظار کرے لیکن اتنی دیر نہ لگاوے کہ وقت مکروہ ہو جاوے اور اگر پانی کا انتظار نہ کیا اول ہی وقت نماز پڑھ لی تب بھی درست ہے۔

مسئلہ ۳۴: اگر پانی پاس ہے لیکن یہ ڈر ہے کہ اگر ریل پر سے اترے گی تو ریل چل دیوے گی تب بھی تیمم درست ہے۔ یا سانپ وغیرہ کوئی جانور پانی کے پاس ہے جس سے پانی نہیں مل سکتا تو بھی تیمم درست ہے۔



مسئلہ ۳۵: اسباب کے ساتھ پانی بندھا تھا لیکن یاد نہ رہا اور تیمم کر کے نماز پڑھ لی پھر یاد آیا کہ میرے اسباب میں تو پانی بندھا ہوا ہے تو اب نماز کا دہرانا واجب نہیں۔

مسئلہ ۳۶: جتنی چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے اور پانی مل جانے سے بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ اسی طرح اگر تیمم کر کے آگے چلی اور پانی ایک میل شرعی سے کم فاصلہ پر رہ گیا تو بھی تیمم ٹوٹ گیا۔

مسئلہ ۳۷: اگر وضو کا تیمم ہے تو وضو کے موافق پانی ملنے سے تیمم ٹوٹے گا۔ اور اگر غسل کا تیمم ہے تو جب غسل کے موافق پانی ملے گا تب تیمم ٹوٹے گا۔ اگر پانی کم ملا تو تیمم نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ ۳۸: اگر رستہ میں پانی ملا لیکن اس کو پانی کی کچھ خبر نہ ہوئی اور معلوم نہ ہوا کہ یہاں پانی ہے تو بھی تیمم نہیں ٹوٹا۔ اسی طرح اگر رستہ میں پانی ملا اور معلوم بھی ہو گیا لیکن ریل پر سے نہ اتر سکی تو بھی تیمم نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ ۳۹: اگر بیماری کی وجہ سے تیمم کیا ہے تو جب بیماری جاتی رہے کہ وضو اور غسل نقصان نہ کرے تو تیمم ٹوٹ جائے گا۔ اب وضو کرنا اور غسل کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۴۰: پانی نہیں ملا اس وجہ سے تیمم کر لیا۔ پھر ایسی بیماری ہوگئی جس سے پانی نقصان کرتا ہے۔ پھر بیماری کے بعد پانی مل گیا تو اب وہ تیمم باقی نہیں رہا جو پانی نہ ملنے کی وجہ سے کیا تھا۔ پھر سے تیمم کرے۔

مسئلہ ۴۱: اگر نہانے کی ضرورت تھی اس لئے غسل کیا لیکن ذرا سا بدن سوکھا رہ گیا اور پانی ختم ہو گیا تو ابھی وہ پاک نہیں ہوئی اسلئے اس کو تیمم کر لینا چاہیے جب کہیں پانی ملے تو اتنی سوکھی جگہ دھو لیوے۔ پھر سے نہانے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۲: اگر ایسے وقت پانی ملا کہ وضو بھی ٹوٹ گیا۔ تو اس سوکھی جگہ کو پہلے دھو لیوے اور وضو کے لئے تیمم کر لے اور اگر پانی اتنا کم ہے کہ وضو تو ہو سکتا ہے لیکن وہ سوکھی جگہ اتنے پانی میں نہیں دھل سکتی تو وضو کر لے اور اس سوکھی جگہ کے واسطے غسل کا تیمم کرے ہاں اگر اس غسل کا تیمم پہلے کر چکی ہو تو اب پھر تیمم کرنے کی ضرورت نہیں وہی پہلا تیمم باقی ہے۔

مسئلہ ۴۳: کسی کا کپڑا یا بدن بھی نجس ہے اور وضو کی بھی ضرورت ہے اور پانی تھوڑا ہے تو بدن اور کپڑا دھو لیوے اور وضو کے عوض تیمم کرے۔

## موزوں پر مسح کرنے کا بیان

مسئلہ: اگر چمڑے کے موزے وضو کر کے پہن لیوے اور پھر وضو ٹوٹ جائے تو پھر وضو کرتے وقت موزوں پر مسح کر لینا درست ہے۔ اور اگر موزہ اتار کر پیر دھو لیا کرے تو یہ سب سے بہتر ہے۔

مسئلہ ۲- اگر موزہ اتنا چھوٹا ہو کہ ٹخنے موزے کے اندر چھپے ہوئے نہ ہوں تو اس پر مسح درست نہیں۔ اسی طرح اگر بغیر وضو کئے موزہ پہن لیا تو اس پر بھی مسح درست نہیں اتار کر پیر دھونا چاہیئے۔

مسئلہ ۳- سفر میں تین دن تین رات تک موزوں پر مسح کرنا درست ہے، اور جو سفر میں نہ ہو اس کو ایک دن اور ایک رات اور جس وقت وضو ٹوٹا ہے اس وقت سے ایک دن رات یا تین دن رات کا حساب کیا جاوے گا جس وقت موزہ پہنا ہے اس کا اعتبار نہ کریں گے۔ جیسے کسی نے ظہر کے وقت وضو کر کے موزہ پہنا پھر سورج ڈوبنے کے وقت وضو ٹوٹا تو اگلے دن سورج ڈوبنے تک مسح کرنا درست ہے۔ اور سفر میں تیسرے دن کے سورج ڈوبنے تک۔ جب سورج ڈوب گیا تو اب مسح کرنا درست نہیں رہا۔

مسئلہ ۴- اگر کوئی ایسی بات ہو گئی جس سے نہانا واجب ہو گیا تو موزہ اتار کر نہاوے غسل کے ساتھ موزے پر مسح کرنا درست نہیں

مسئلہ ۵- موزہ کے اوپر کی طرف مسح کرے تلوے کی طرف مسح نہ کرے۔

مسئلہ ۶- موزہ پر مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ کی انگلیاں تر کر کے آگے کی طرف رکھے۔ انگلیاں تو سب موزہ پر رکھ دے اور ہتھیلی موزے سے الگ رکھے پھر ان کو کھینچ کر ٹخنے کی طرف لیجاوے اور اگر انگلیوں کے ساتھ ہتھیلی بھی رکھ دیوے اور ہتھیلی سمیت انگلیوں کو کھینچ کر لے جاوے تو بھی درست ہے۔

مسئلہ ۷- اگر کوئی الٹا مسح کرے یعنی ٹخنے کی طرف سے کھینچ کر انگلیوں کی طرف لاوے تو بھی جائز ہے لیکن مستحب کے خلاف ہے ایسے ہی اگر لمبائی میں مسح نہ کرے بلکہ موزے کے چوڑان میں مسح کرے تو بھی درست ہے لیکن مستحب کے خلاف ہے۔

مسئلہ ۸- اگر تلوے کی طرف یا ایڑی پر یا موزہ کے اغل بغل میں مسح کرے تو یہ مسح درست نہیں ہوا۔

مسئلہ ۹- اگر پوری انگلیوں کو موزہ پر نہیں رکھا بلکہ فقط انگلیوں کا سرا موزہ پر رکھ دیا اور انگلیاں کھڑی رکھیں تو مسح درست نہیں ہوا البتہ اگر انگلیوں سے پانی برابر ٹپک رہا ہو جس سے بہہ کر تین انگلیوں کے برابر پانی موزہ کو لگ جاوے تو درست ہو جاوے گا۔

مسئلہ ۱۰- مسح میں مستحب یہی ہے کہ ہتھیلی کی طرف سے مسح کرے۔ اور اگر کوئی ہتھیلی کے اوپر کی طرف سے مسح کرے تو بھی درست ہے۔

مسئلہ ۱۱- اگر کسی نے موزہ پر مسح نہیں کیا لیکن پانی برستے وقت باہر نکل یا بھیگی گھاس میں چلی جس سے موزہ بھیگ گیا تو مسح ہو گیا۔

مسئلہ ۱۲- ہاتھ کی تین انگلیوں بھر ہر موزہ پر مسح کرنا فرض ہے اس سے کم میں مسح درست نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۳- جو چیز وضو توڑ دیتی ہے اس سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے اور موزوں کے اتار دینے سے بھی مسح ٹوٹ جاتا ہے تو اگر کسی کا وضو تو نہیں ٹوٹا لیکن اس نے موزے اتار ڈالے تو مسح جاتا رہا۔ اب دونوں پیر دھو لیوے پھر سے وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۴- اگر ایک موزہ اتار ڈالا تو دوسرا موزہ بھی اتار کر دونوں پاؤں کا دھونا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۵- اگر مسح کی مدت پوری ہو گئی تو بھی مسح جاتا رہا۔ اگر وضو نہ ٹوٹا ہو تو موزہ اتار کر دونوں پاؤں دھوئے پورے وضو کا دہرانا واجب



نہیں۔ اور اگر وضو ٹوٹ گیا ہو تو موزے اتار کے پورا وضو کرے۔

مسئلہ ۱۶- موزہ پر مسح کرنے کے بعد کہیں پانی میں پیر پڑ گیا اور موزہ ڈھیلا تھا اسلئے موزے کے اندر پانی چلا گیا اور سارا پاؤں یا آدھے سے زیادہ پاؤں بھیگ گیا تو بھی مسح جاتا رہا۔ دوسرا موزہ بھی اتار ڈالے اور دونوں پیر اچھی طرح سے دھووے۔

مسئلہ ۱۷- جو موزہ اتنا پھٹ گیا ہو کہ چلنے میں پیر کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر کھل جاتا ہے تو اس پر مسح درست نہیں اور اگر اس سے کم کھلتا ہو تو مسح درست ہے۔

مسئلہ ۱۸- اگر موزہ کی سیون کھل گئی لیکن اس میں سے پیر نہیں دکھلائی دیتا تو مسح درست ہے۔ اور اگر ایسا ہو کہ چلتے وقت تو تین انگلیوں کے برابر پیر دکھلائی دیتا ہے اور یوں نہیں دکھلائی دیتا تو مسح درست نہیں۔

مسئلہ ۱۹- اگر ایک موزہ میں دو انگلیوں کے برابر پیر کھل جاتا ہے اور دوسرے موزہ میں ایک انگلی کے برابر تو کچھ حرج نہیں مسح جائز ہے اور اگر ایک ہی موزہ کئی جگہ سے پھٹا ہے اور سب ملا کر تین انگلیوں کے برابر کھل جاتا ہے تو مسح جائز نہیں۔ اور اگر اتنا کم ہو کہ سب ملا کر بھی پوری تین انگلیوں کے برابر نہیں ہوتا تو مسح درست ہے۔

مسئلہ ۲۰- کسی نے موزہ پر مسح کرنا شروع کیا اور ابھی ایک دن رات گذرنے نہ پایا تھا کہ مسافر ہو گئی تو تین دن رات تک مسح کرتی رہے اور اگر سفر سے پہلے ہی ایک دن رات گذر جاوے تو مدت ختم ہو چکی۔ پیر دھو کر پھر سے موزہ پہنے۔

مسئلہ ۲۱- اور اگر سفر میں مسح کرتی تھی پھر گھر پہنچ گئی تو اگر ایک دن رات پورا ہو چکا ہے تو اب موزہ اتار دے اب اس پر مسح درست نہیں اور اگر ابھی ایک دن رات بھی نہیں ہوا تو ایک دن رات پورا کر لے۔ اس سے زیادہ تک مسح درست نہیں۔

مسئلہ ۲۲- اگر جراب کے اوپر موزے پہنے ہیں تب بھی موزوں پر مسح درست ہے۔

مسئلہ ۲۳- جرابوں پر مسح کرنا درست نہیں ہے البتہ اگر ان پر چمڑہ چڑھا دیا گیا ہو یا سارے موزہ پر چمڑہ نہ چڑھایا ہو بلکہ مردانہ جوتے کی شکل پر چمڑا لگا دیا گیا ہو یا بہت سنگین اور سخت ہوں کہ بغیر کسی چیز سے باندھے ہوئے آپ ہی آپ ٹھہرے رہتے ہوں اور ان کو پہن کر تین چار میل رستہ بھی چل سکتی ہو تو ان سب صورتوں میں جراب پر بھی مسح درست ہے۔

مسئلہ ۲۴- برقع اور دستانوں پر مسح درست نہیں۔

## وضو کی توڑنے والی چیزوں کے بیان (بقیہ صفحہ ۵۸)

مسئلہ ۲۲- مرد کے ہاتھ لگنے سے یا یوں ہی خیال کرنے سے اگر آگے کی راہ سے پانی آجاوے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اس پانی کو جو جوش کے وقت نکلتا ہے مذی کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲۳- بیماری کی وجہ سے رینٹ کی طرح لیسدار پانی آگے کی طرف کو آتا ہو تو احتیاط اس کہنے میں ہے کہ وہ پانی نجس ہے اور اسکے

نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ ۲۴۔ پیشاب یا مذی کا قطرہ سوراخ سے باہر نکل آیا لیکن ابھی اس کھال کے اندر ہے جو اوپر ہوتی ہے تب بھی وضو ٹوٹ گیا۔ وضو ٹوٹنے کے لئے کھال سے باہر نکلنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۵۔ مرد کے پیشاب کے مقام سے جب عورت کا پیشاب کا مقام ملجائے اور کچھ کپڑا وغیرہ بیچ میں آڑ نہ ہو تو وضو ٹوٹ جاتا ہے ایسے ہی اگر دو عورتیں اپنی اپنی پیشاب گاہیں ملاویں تب بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے لیکن خود یہ نہایت برا اور گناہ ہے۔ دونوں صورتوں میں چاہے کچھ نکلے چاہے نہ نکلے ایک ہی حکم ہے۔

# جن چیزوں سے غسل واجب ہوتا ہے اُن کا بیان

مسئلہ ۱۔ سوتے یا جاگتے میں جب جوانی کے جوش کے ساتھ منی نکل آوے تو غسل واجب ہوجاتا ہے چاہے مرد کے ہاتھ لگانے سے نکلے یا فقط خیال اور دھیان کرنے سے نکلے یا اور کسی طرح نکلے ہر حال میں غسل واجب ہے۔

مسئلہ ۲۔ اگر آنکھ کھلی اور کپڑے یا بدن پر منی لگی ہوئی دیکھی تو بھی غسل کرنا واجب ہے چاہے سوتے میں کوئی خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو۔

تنبیہ۔ جوانی کے جوش کے وقت اوّل اوّل جو پانی نکلتا ہے اسکے نکلنے سے جوش زیادہ ہوجاتا ہے کم نہیں ہوتا اسکو مذی کہتے ہیں اور خوب مزا آکر جب جی بھر جاتا ہے اس وقت جو نکلتا ہے اسکو منی کہتے ہیں۔ اور پہچان ان دونوں کی یہی ہے کہ منی نکلنے کے بعد جی بھر جاتا ہے اور جوش ٹھنڈا پڑجاتا ہے اور مذی نکلنے سے جوش کم نہیں ہوتا بلکہ زیادہ ہوجاتا ہے اور مذی پتلی ہوتی ہے اور منی گاڑھی ہوتی ہے سو فقط مذی نکلنے سے غسل واجب نہیں ہوتا البتہ وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ ۳۔ جب مرد کے پیشاب کے مقام کی سپاری اندر چلی جائے اور چھپ جائے تو بھی غسل واجب ہوجاتا ہے چاہے منی نکلے یا نہ نکلے۔ مرد کی سپاری آگے کی راہ میں گئی ہو تو بھی غسل واجب ہے چاہے کچھ بھی نہ نکلا ہو اور اگر پیچھے کی راہ میں گئی ہو تب بھی غسل واجب ہے۔ لیکن پیچھے کی راہ میں کرنا اور کرانا بڑا گناہ ہے۔

مسئلہ ۴۔ جو خون ہر مہینے آگے کی راہ سے آیا کرتا ہے اسکو حیض کہتے ہیں جب یہ خون بند ہوجائے تو غسل کرنا واجب ہے۔ اور جو خون بچہ پیدا ہونے کے بعد آتا ہے اسکو نفاس کہتے ہیں اسکے بند ہونے پر بھی غسل کرنا واجب ہے۔ خلاصہ یہ کہ چار چیزوں سے غسل واجب ہوتا ہے۔ جوش کے ساتھ منی نکلنا۔ مرد کی سپاری کا اندر چلا جانا۔ حیض اور نفاس کے خون کا بند ہوجانا۔

مسئلہ ۵۔ چھوٹی لڑکی سے اگر کسی مرد نے صحبت کی جو ابھی جوان نہیں ہوئی ہے تو اس پر غسل واجب نہیں ہے لیکن عادت ڈالنے کیلئے اُس سے غسل کرانا چاہیئے۔



مسئلہ ۶۔ سوتے میں مرد کے پاس رہنے اور صحبت کرنے کا خواب دیکھا اور مزا بھی آیا لیکن آنکھ کھلی تو دیکھا کہ منی نہیں نکلی ہے تو اس پر غسل واجب نہیں ہے البتہ اگر منی نکل آئی ہو تو غسل واجب ہے۔ اور اگر کپڑے یا بدن پر کچھ بھیگا بھیگا معلوم ہو لیکن یہ خیال ہوا کہ یہ مذی ہے منی نہیں ہے تب بھی غسل کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۷۔ اگر تھوڑی سی منی نکلی اور غسل کر لیا پھر نہانے کے بعد اور منی نکل آئی تو پھر نہانا واجب ہے اور اگر نہانے کے بعد شوہر کی منی نکلی جو عورت کے اندر تھی تو غسل درست ہوگیا پھر نہانا واجب نہیں۔

مسئلہ ۸۔ بیماری کی وجہ سے یا اور کسی وجہ سے آپ ہی آپ منی نکل آئی مگر جوش اور خواہش بالکل نہیں تھی تو غسل واجب نہیں البتہ وضو ٹوٹ جائیگا

مسئلہ ۹۔ میاں بی بی دونوں ایک پلنگ پر سو رہے تھے جب اٹھے تو چادر پر منی کا دھبہ دیکھا اور سوتے میں خواب کا دیکھنا نہ مرد کو یاد ہے نہ عورت کو۔ تو دونوں نہالیویں احتیاط اسی میں ہے کیونکہ معلوم نہیں یہ کس کی منی ہے۔

مسئلہ ۱۰۔ جب کوئی کافر مسلمان ہوجائے تو اس کو غسل کر لینا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۱۔ جب کوئی مردے کو نہلائے تو نہلانے کے بعد غسل کر لینا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۲۔ جس پر نہانا واجب ہے وہ اگر نہانے کے پہلے کچھ کھانا پینا چاہے تو پہلے اپنے ہاتھ اور منہ دھولیوے اور کلی کر لیوے تب کھائے پیئے اور اگر بے ہاتھ منہ دھوئے کھا پی لیوے تب بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۳۔ جس کو نہانے کی ضرورت ہے ان کو کلام مجید کا چھونا اور اس کا پڑھنا اور مسجد میں جانا جائز نہیں اور اللہ تعالیٰ کا نام لینا اور کلمہ پڑھنا اور درود شریف پڑھنا جائز ہے اور اس قسم کے مسئلوں کو ہم انشاءاللہ حیض کے باب میں اچھی طرح بیان کریں گے وہاں دیکھ لینا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۴۔ تفسیر کی کتابوں کو بے نہائے اور بے وضو چھونا مکروہ ہے اور ترجمہ دار قرآن کو چھونا بالکل حرام ہے۔